مصائبِ

یا فاطمہ سلام اللہ علیہا

سیدۃ نساء العالمین

مسئلہ احرافِ بابِ فاطمہ سلام اللہ علیہا لطمُ خدِّھا و اِسقاطُ جنینِھا

تحقیق

مولانا سیّد شہنشاہ حسین نقوی

ادارہ باب العلم دار التحقیق

ناشر

ولی العصر جعفریہ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

قاسم آباد حیدر آباد

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على محمد
وعلى آل محمد كما صليت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد ٥
اللهم بارک على محمد وعلى
آل محمد كما باركت على
ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد ٥

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مصائبِ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

تحقیق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سیّد شہنشاہ حسین نقوی

ادارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔باب العلم دارالتحقیق

مسجدِ باب العلم، (فروغِ ایمان ٹرسٹ)،

شمالی ناظم آباد، بلاک 'ڈی'، کراچی۔

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔1000

سال اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔2019ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ولی العصر جعفریہ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

قاسم آباد حیدرآباد

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔-/200روپے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ چند

پیش کردہ مسوّدہ اُن کتابوں کے عکس ہیں جو برادرانِ اہلِ سنّت کے نزدیک معتبر یا معروف ہیں۔ جناب محترم ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے سیّدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر گزرنے والے حالات اور مصائب کا یکسر انکار ہی نہیں بلکہ اہلِ تشیُّع کے علماء وذاکرین کو نامناسب ا نا گوار الفاظ سے یاد کیا، جبکہ اِن مصائب کا ذکر کرنے والے مختلف ممالک میں ہمارے علمائے کرام تقویٰ، پرہیزگاری اور علم ودانش میں کوہِ گراں سے کم نہیں ہیں اور ان میں سے بعض کو اولیائے الٰہی کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔ بہت جلد مفصّل اور متقن جواب حضرت مولانا سیّد سفیر سجاد شیرازی دامت برکاتہٗ کی زبانی سوشل میڈیا کے ذریعے ہی دیا جائے گا جبکہ ہمارا یہ مختصر جواب تعارفِ کتب کی صورت میں سوشل میڈیا پر موجود ہے۔

ہم عامّۃ المسلمین کے مقدّسات کی توہین اور نازیبا الفاظ کو بمطابق فتویٰ مراجع شیعہ حرام جانتے ہیں مگر اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے کہ کتبِ تاریخ وحدیث میں درج روایات اور واقعات کو نظرانداز یا اُن کا انکار کردیا جائے۔ یاد رہے کہ اہلِ بیت علیہم السلام پر جو ظلم ہوا وہ ایک حقیقت اور تاریخ کی بڑی عبرت ہے۔ ہمیں ائمہ اہل بیت علیہم السلام نے انھیں یاد رکھنے اور دوہرانے کا حکم دیا ہے اور اسے احیائے امرِ امامت قرار دیا ہے اور ہم جن ہستیوں کی پیروی کرتے ہیں وہ اسلام کی کسی شخصیت سے نہ صرف کم نہیں ہیں بلکہ اُن کی افضلیت ثابت ہے۔

آخر میں شکرگزار ہوں حضرت مولانا عبداللہ جروار، حضرت مولانا شیخ وزیر حسین بوترابی، حضرت مولانا سائیں بخش مناظری، حضرت مولانا کریم بخش مطہری، حضرت مولانا منظور حسین ابوالحسنی، جناب آغا سیّد نادر علی رضوی، مولانا مشتاق حسین مٹھیانی کا، کہ جنھوں نے مفید مشورے اور علمی اعانت فرمائی۔

والسلام

سیّد شہنشاہ حسین نقوی

سوشل میڈیا پر موجود جواب کے ایڈریس

Youtube: Allama Syed Shahenshah Hussain Naqvi Official
Link: https//:www.youtube.com/watch?v=bkvD_ixjPxo
Link: https//:www.youtube.com/watch?v=0s_TXXZbKSQ
Link: https//:www.youtube.com/watch?v=iE_VUY6XgnY

فہرست کتب

کتاب نمبر	کتاب کا نام	مصنف/مؤلف	صفحہ نمبر	ناشر
1	کتاب اثبات الوصیۃ للامام علی بن ابی طالبؑ	علامہ الجلیل والمؤرخ المحقق والنسابۃ، المدقق ابی الحسن علی ابن حسین بن علی المسعودی الھذلی صاحب تاریخ مروج الذهب المتوفی عام ۳۴۶ھ	ص ۱۲۲-۱۲۳	و مطبعۃ الحیدریۃ فی النجف الاشرف
2	تاریخ الیعقوبی (جلد ۱-۲)	احمد بن اسحاق بن جعفر بن وھب ابن واضح الیعقوبی البغدادی، المتوفی بعد سنۃ ۲۹۲ھ	ص ۸۵-۸۶	دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
3	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال (جلد ۵)	علامہ علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الھندی المتوفی ۹۷۵ھ،	ص ۶۵۱	موسسۃ الرسالۃ، بیروت
4	مصنف ابن ابی شیبۃ فی الاحادیث والآثار (جلد ۸)	حافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان بن ابی بکر بن ابی شیبہ، المتوفی ۲۳۵ھ	ص ۵۷۲	مکتبہ امدادیہ ملتان۔ پاکستان
5	المعجم الکبیر (جلد ۱)	الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	ص ۱۰۸	دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان
6	المعجم الکبیر (جلد ۱)	الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	ص ۶۲	دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان
7	کتاب الاموال لابن زنجویہ ذھبی نے کہا ہے اس کی ولادت ۱۸۰ھ اور متوفی ۲۵۱ھ جو قدیم ہے اور زیادہ حدیث بیان کرنے والا ہے۔	أبی احمد حمید بن مخلد بن قتیبۃ بن عبداللہ الازدی الخراسانی۔ المتوفی ۲۵۱ھ	ص ۱۲۶	دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان
8	تحفۂ اثناعشریۃ	شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی	ص ۲۹۲	نورانی کتب خانہ، قصہ خوانی بازار پشاور
9	الامامۃ والسیاسۃ (الجزء الاوّل)	الامام ابی محمد عبداللہ بن مسلم ابن قتیبۃ الدینوری، المتوفی ۲۷۶	ص ۱۶-۱۷	دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان
10	ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء	حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی، المتوفی ۱۱۷۶ھ	ص ۲۹	سہیل اکیڈمی لاہور، پاکستان
11	جمع الجوامع (جلد ۱۱)	الامام الحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ	ص ۱۶	دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان
12	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	لابی عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر القرطبی، المتوفی سنۃ ۴۶۳ھ،	ص ۱۰۰	دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان
13	فرائد السمطین، فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والائمۃ۔ (جلد ۲)	المحدث الکبیر ابراہیم الجوینی الخراسانی، من اعلام القرن السابع والثامن الھجری	ص ۳۵	دار الحبیب، للطباعۃ والنشر والتوزیع والترجمۃ

14	ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء۔(جلد ۴)	مترجم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی (آرام باغ، کراچی)	ص ۱۳۲	قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔
15	تاریخ طبری (جلد اول)	علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۲۲۴۔۳۱۰ھ	ص ۵۲۹	نفیس اکیڈیمی ، اُردو بازار، کراچی۔
16	عربی۔ تاریخ الطبری ۲۲۴۔۳۱۰ھ (الجزء الثالث)	علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۲۲۴۔۳۱۰ھ	ص ۲۰۲	دار المعارف
17	سیدۃ نساء اہل الجنۃ فاطمہ الزہراء اور اتحاف السائل بمالفاطمۃ من المناقب	العلامۃ محمد عبد الرؤف بن علی بن زین العابدین المناویؒ	ص ۳۴	دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان
18	میزان الاعتدال فی نقدِ الرِّجال، (جلد ۳)	اَبی عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی	ص ۱۰۹	دار احیاء الکتب العربیۃ، عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاہ
19	لسان المیزان فی اسماء الرجال (الجزء الرابع) عطبۃ مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ الکائنۃ فی الممند محروسۃ حیدر آباد الدکن عمرھا اللہ الی اقصی الزمن سنۃ (۱۳۳۱) ہجریہ	للامام الحافظ شہاب الدین ابی الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی سنہ ۸۵۲ ہجریہ	ص ۱۸۸۔۱۸۹	ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوھر گیٹ، ملتان
20	المعارف لابن قتیبۃ	ابی محمد عبد اللہ بن مسلم ۲۱۳ ہجری، ۲۷۶ ہجری	ص ۹۲	قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔
21	کتاب الملل والنحل	للامام الشہرستانی ج ۱۔۲۔ المتوفی ۵۴۶ھ	ص ۵۹	مکتبۃ الانجلو المصریۃ، شارع محمد فرید، القاھرۃ
22	کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب علیہ السلام	للامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد القرشی الکنجی الشافعی۔ المقتول ۶۵۸،	ص ۴۱۳	
23	کتاب الاموال	امام الحدیث والفقہ واللغہ والادب ابی عبید القاسم بن سلام۔ ۱۵۷۔۲۲۴	ص ۱۹۳	دار السلام، للطباعۃ والنشر والتوزیع والترجمۃ
24	تاریخ اَبی الفداء المسمّٰی المختصر فی اَخبار البشر، (الجزء الاول)	الملک المؤید عماد الدین ابی الفداء اسماعیل بن علی بن محمود ابن عمر بن شاہنشاہ بن ایوب، المتوفی ۷۳۲ھ۔	ص ۲۱۹	دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان
25	العقد الفرید (المجلد الخامس)	الفقیہ احمد بن محمد بن عبد ربہ الاندلسی، المتوفی ۳۲۸ھ	ص ۱۳	دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ لبنان
26	مروج الذھب و معادن الجوھر (الجزء الثانی)	تصنیف الرحالۃ الکبیر والمؤرخ الجلیل ابی الحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی۔ المتوفی ۳۴۶ھ	ص ۳۰۱۔۳۰۲	من منشورات دار الھجرۃ ایران، قم
27	کتاب جمل من انساب الاشراف۔ (الجزء الثانی)	امام احمد بن یحیٰ بن جابر البلدزری المتوفی ۲۷۹ھ،	ص ۲۶۸	دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع
28	میزان الاعتدال فی نقد الرِّجال	اَبی عبد اللہ محمد ابن احمد بن عثمان الذھبی۔ المتوفی ۷۴۸ھ	ص ۱۳۹	دار احیاء الکتب العربیۃ، عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاہ

29	کتاب ''الف'' لغات الحدیث (جلد اول)	علامہ وحید الزمان	ص ۹۷	میر محمد، کتب خانہ مرکز علم وادب، آرام باغ، کراچی۔
30	الوافی بالوفیات۔ جزء رابع	تالیف صلاح الدین خلیل ابن ایبک الصفدی	ص ۲۳	دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع
31	صحیح بخاری (جلد ۲)	ابوعبداللہ بن اسماعیل بخاری	ص ۴۵۵۔۶۷۵	مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ، لاہور
32	شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید (جلد ۱)	بتحقیق محمد ابوالفضل ابراہیم	ص ۴۵	دار احیاء الکتب العربیۃ
33	تحفہ اثناعشریہ (اُردو)	تصنیف: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ ترجمہ: مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی (مظاہری)	ص ۵۶۸ تا ۵۷۰	عالمی مجلس تحفظ اسلام، کراچی، پاکستان
34	الفاروق سوانح عمری حضرت عمر فاروق	شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ	ص ۸۳	مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار، لاہور
35	الدرۃ البیضاء فی مناقب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا	ڈاکٹر محمد طاہر القادری		منہاج القرآن پبلیکیشنز
36	ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء (جلد سوم)	تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	ص ۱۱۲	قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی
37	تاریخ الامم والملول	للامام ابی جعفر محمد جریر الطبری	ص ۶۱۹	مطبعۃ الاستقامۃ بالقاہرۃ
38	صحیح بخاری، کتاب مغازی		ص ۱۰۴۰	مطبوعہ دار ابن کثیر، دمشق
39	مستدرک علی الصحیحین (جلد ۳)	مصطفی عبدالقادر عطا	ص ۱۷۸	دار الکتب العلمیہ، بیروت
40	مسند الامام احمد بن حنبل (جلد ۱)	شعیب الارنواوط۔ عادل مرشد	ص ۲۰۴۔۲۰۵	مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

(ملاحظہ: کتاب ازالۃ الخفاء، مسند الامام احمد بن حنبل، المستدرک علی الصحیحین، صحیح بخاری وغیرہ میں یہ روایت ''**فلم تکلّمہ حتی توفّیت**'' یا اس مضمون کی روایت کہ جناب سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت ابوبکر سے آخری وقت تک کلام نہیں کیا، درج ہے۔)

كتاب
01

كتاب

اثبات الوصية

للامام

علي بن ابي طالب عليه السلام

تاليف

العلامة الجليل والمؤرخ المحقق والنسابة
المدقق ابي الحسن علي بن الحسين بن علي المسعودي الهذلي
صاحب تاريخ مروج الذهب
المتوفى عام ٣٤٦هـ

ذكر فيه كيفية اتصال الحجج والاوصياء
من لدن (آدم) عليه السلام الى القائم
بالأمر عجل الله فرجه

﴿ طبعة مصححة ومنقحة ﴾

من منشورات المكتبة المرتضوية

ومطبعتها الحيدرية في النجف الاشرف

كتاب اثبات الوصية

علامہ الجلیل والمؤرخ المحقق والنسابة، المحقق ابی الحسن علی ابن حسین بن علی المسعودی الھذلی

صاحبِ تاریخ مروج الذھب المتوفی عام ۳۴۶ھ، ص ۱۲۲ - ۱۲۳

كتاب
01

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ فَاطِمَةُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ندا دی جائے گی کہ اے لوگوں اپنی نگاہیں نیچی کر لو تاکہ فاطمہ گزر جائیں۔

حوالہ: کنز العمال ج 13 ص 91 و 93 / منتخب کنز العمال بہامش المسند ج 5 ص 96 / الصواعق المحرقۃ ص 190 / أسد الغابۃ ج 5 ص 523 / تذکرۃ الخواص ص 279 / ذخائر العقبی ص 48 / مناقب ال إمام علی لابن المغازلی ص 356 / نور الأبصار ص 51 و 52 / ینابیع المودۃ ج 2 باب 56 ص 136۔

(ص) توجهوا الى منزله فهجموا عليه، واحرقوا بابه، واستخرجوه منه كرها، وضغطوا سيدة النساء بالباب حت اسقطت (محسنا) وأخذوه بالبيعة فامتنع وقال لا افعل فقالوا نقتلك فقال ان تقتلوني فاني عبد الله وأخو رسوله وبسطوا يده فقبضها، وعسر عليهم فتحها فمسحوا عليها وهي مضموة ثم لقي أمير المؤمنين (ع) بعد هذا الفعل بايام احد القوم فناشده الله وذكره بايام الله وقال له هل لك ان اجمع بينك وبين رسول الله (ص) حتى يأمرك وينهاك فقال له نعم! فخرجا الى مسجد (قبا) فاراه رسول الله (ص) قاعدا فيه فقال له يا (فلان) على هذا عاهدتموني به في (تسليم الامر الى علي وهو أمير المؤمنين) فرجع وقد هم بتسليم الامر اليه. فمنعه صاحبه من ذلك، فقال هذا سحر مبين معروف من سحر بني هاشم، او ما تذكر يوم كنا مع ابن ابي كبشة فامر شجرتين فالتقتا فقضى حاجته خلفها، ثم أمرها فتفرقتا، وعادتا الى حالهما فقال له اما ان ذكرتني هذا فقد كنت معه في الكهف فمسح يده على وجهي ثم اهوى رجله فاراني البحر ثم اراني جعفرا واصحابه في سفينته تقوم في البحر، فرجع عما كان عازم عليه وهموا بقتل أمير المؤمنين (ع) وتواصوا وتواعدوا بذلك وان يتولى قتله خالد ابن الوليد فبعثت (اسماء بنت عميس) الى أمير المؤمنين (ع) بجارية لها فاخذت بعضادتي الباب ونادت (ان الملاء يأتمرون بك ليقتلوك فاخرج اني لك من الناصحين) فخرج عليه السلام مشتملا سيفه وكان الوعد في قتله ينتهي امامهم من صلوته بالتسليم فيقوم خالد اليه بسيفه فاحسوا بأسه فقال الامام قبل ان يسلم (لا يفعلن خالد ما امرته به، ثم كان من اقاصيص ما رواه الناس، وفي سنتين وثلاثة اشهر وعشرة أيام من امامة أمير المؤمنين (ع) مات (ابن ابي قحافة) وهو عتيق ابن عثمان واوصى بالامر بعده الى عمر بن الخطاب لعهد كان بينهما واعتزله أمير المؤمنين (ع) كاعتزاله لصاحبه قبله لا يأمر الا بعالم يجد من الأمر به بدا ولا ينهى الا بمعالم يجد من النهي

فروی: ان العباس.... فَأَقَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام وَمَنْ مَعَهُ من شِيْعَتِهِ فِي مَنْزِلِهٖ بِمَا عَهِدَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ فَوَجَّهُوْا إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَهَجَمُوْا عَلَيْهِ وَ اَحْرَقُوْا بَابَهٗ وَ ضَغَطُوْا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ بِالْبَابِ حَتّٰى اَسْقَطَتْ مُحْسِنًا وَ أَخَذُوْهُ بِالْبَيْعَةِ فَامْتَنَعَ وَ قَالَ لَا أَفْعَلُ فَقَالُوْا نَقْتُلُكَ فَقَالَ إِنْ تَقْتُلُوْنِيْ فَإِنِّيْ عَبْدُ اللهِ وَ أَخُوْ رَسُوْلِهٖ وَبَسَطُوْا يَدَهٗ فَقَبَضَهَا وَ عَسُرَ عَلَيْهِمْ فَتْحُهَا فَمَسَحُوْا عَلَيْهِ وَ هِيَ مَضْمُوْمَةٌ.

عنه بدأوهم في خلال ذلك يسألونه ويستفتونه في حلالهم وحرامهم وفي تأويل
الكتاب وفصل الخطاب وبعد اثني عشرة سنة وثلاثة أشهر وايام من امامة
أمير المؤمنين قتل أبو لؤلؤة مولى المغيرة بن شعبة عمر بن الخطاب بخنجر جرحه
به وكان الخنجر مسموما فمكث ثلاثة أيام ثم مات وجعل الخلافة بعده شورى
بين ستة وقال هؤلاء احق الناس بالخلافة ولو كان سالم مولى ابي حذيفة حيا
ما اختلجني فيه الشكوك ان اقلده هذا الامر بعدي وجعل أمير المؤمنين (ع)
في الشورى آخر الستة منهم وبدا فسمى عثمان بن عفان وأشار اليه وعرض
بتوليه الأمر بعده ثم طلحة بن عبيد الله التيمي والزبير بن العوام الاسدي وعبد
الرحمن بن عوف الزهري وسعد بن ابي وقاص ثم علي بن ابي طالب الهاشمي
منهم في وصيته وأمر صهيبا ان يصلي بالناس الى أن يستقر أمر القوم في
الشورى فان اختلف الستة قتل الثلاثة الذين ليس فيهم عبد الرحمن ونصب
الثلاثة الذين فيهم عبد الرحمن بن عوف من يتفقون عليه وان انقضت ثلاثة
أيام ولم يقع الاختيار والاتفاق على احدهم قتل الستة بأجمعهم فصلى صهيب
(وروى عبد الرحمن بن عوف) بالناس ثلاثة أيام ثم وقع اختيار عبد الرحمن
ابن عوف على عثمان فقلده الأمر ولم يجد عبد الرحمن عنده ما قدره مع المواخاة
والصهر الذي كان بينهما فاظهر الندامة والاسى على فعله واختياره وصار احد
من يؤلب عليه الناس واعتزلهم أمير المؤمنين عليه السلام وكان من حديث
عثمان ما رواه الناس من ايوائه طريد رسول الله الحكم بن العاص ومروان
ابنه وانه استوزر مروان ورد اموره والنظر في أعماله واحكام المسلمين اليه
ونفيه اباذر جندب بن جنادة بعد ان وجر حلقه وضرب ظهره وحمل على
قتب يابس الى الربذة حتى مات فيها (وقد روى) الناس ما قاله رسول الله (ص)
فيه ووصفه له بالصدق وشهادته له بالجنة ثم اجتمع المهاجرون والانصار
الى محاصرة عثمان والهجوم عليه حتى قتلوه وذلك في أربع وعشرين سنة
من امامة أمير المؤمنين (ع) ثم صار الناس الى أمير المؤمنين ليبايعوه فامتنع

ترجمہ: روایت ہے کہ جب جناب عباسؓ نے مولا علیؑ سے گزارش کی کہ اپنا ہاتھ بڑھایئے تا کہ ہم بیعت کریں۔۔۔ پورا سقیفہ کا حال۔ پس مولا امیرؑ نے اپنے پیروکاروں کے ساتھ قیام کیا یعنی موجود تھے۔ پس ادھر خلافت کے لیے بیعت کے بعد لوگوں نے رُخ کیا مولا علیؑ کے گھر کی طرف، پس دروازے پر ہجوم کیا (بلوا کیا) اور دروازے کو آگ لگا دی گئی اور اس جلتے ہوئے دروازے کے سبب سیّدۃ النساءؑ پر تنگی و مصیبت لائے۔ جس کی وجہ سے محسنؑ شہید ہو گئے اور مولا علیؑ کو بیعت کے لیے لے گئے۔ مولا علیؑ نے منع فرمایا اور کہا کہ ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔ سب نے مل کر کہا، ہم اے علیؑ تجھے قتل کر دیں گے، جواب میں مولاؑ نے فرمایا: میں عبدِ خدا ہوں رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں، کیا مجھے قتل کر دو گے؟ لوگوں نے علیؑ کے ہاتھ کو کھولنا چاہا آپؑ نے اپنا ہاتھ بند کر لیا اور ان لوگوں کے لیے اسے کھولنا دشوار ہو گیا، تو انہوں نے ناچار حضرت ابوبکر کا ہاتھ علیؑ کی بند مٹھی سے مس کر دیا۔

كتاب 02

تاريخ اليعقوبي

أحمد بن إسحاق بن جعفر بن وهب
ابن واضح اليعقوبي البغدادي
المتوفى بعد سنة ٢٩٢هـ

علق عليه ووضع حواشيه
خليل المنصور

الجزء الأول

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

تاريخ اليعقوبى

احمد بن اسحاق بن جعفر بن وهب ابن واضح اليعقوبى البغدادى

جلدا - ٢، ص ٨٥ - ٨٦ - المتوفى بعد سنة ٢٩٢هـ

كتاب
02

تريد أنّ لك في هذا الأمر نصيباً يكون لك، ويكون لمن بعدك من عقبك إذ كنت عمّ رسول الله، وإن كان الناس قد رأوا مكانك ومكان صاحبك . . . . عنكم، وعلى رسلكم بني هاشم، فإن رسول الله منّا ومنكم.

فقال عمر بن الخطاب: إي والله وأخرى، إنّا لم نأتكم لحاجة إليكم، ولكن كرهاً أن يكون الطّعن فيما اجتمع عليه المسلمون منكم، فيتفاقم الخطب بكم وبهم، فانظروا لأنفسكم.

فحمد العبّاس الله وأثنى عليه وقال: إنّ الله بعث محمداً كما وصفت نبيّاً وللمؤمنين وليّاً، فمنّ على أمته به، حتى قبضه الله إليه، واختار له ما عنده، فخلّى على المسلمين أمورهم ليختاروا لأنفسهم مصيبين الحقّ، لا مائلين بزيغ الهوى، فإن كنت برسول الله فحقّاً أخذت، وإن كنت بالمؤمنين فنحن منهم، فما تقدّمنا في أمرك فرضاً، ولا حللنا وسطاً، ولا برحنا سخطاً، وإن كان هذا الأمر إنما وجبت لك بالمؤمنين، فما وجب إذ كنّا كارهين. ما أبعد قولك من أنهم طعنوا عليك من قولك إنّهم اختاروك ومالوا إليك؛ وما أبعد تسميتك بخليفة رسول الله من قولك خلّى على النّاس أمورهم ليختاروا فاختاروك؛ فأما ما قلت إنّك تجعله لي، فإن كان حقّاً للمؤمنين، فليس لك أن تحكم فيه، وإن كان لنا فلمْ نرضَ ببعضه دون بعض، وعلى رِسْلك، فإنّ رسول الله من شجرة نحن أغصانها وأنتم جيرانها، فخرجوا من عنده.

وكان فيمن تخلّف عن بيعة أبي بكر أبو سفيان بن حرب، وقال: أرضيتم يا بني عبد مناف أن يَلِي هذا الأمر عليكم غيرُكم؟ وقال لعليّ بن أبي طالب: امددْ يدكَ أبايعك، وعليّ معه قصيّ، وقال:

بني هاشمٍ لا تُطْمِعوا النّاسَ فيكمُ ولا سيّما تَيْمُ بنِ مرّة أو عديّ
فما الأمرُ إلاّ فيكمْ وإليكُمُ، وليسَ لها إلاّ أبو حَسَنٍ علي
أبا حسنٍ، فاشدُد بها كفّ حازمٍ، فإنك بالأمرِ الذي يُرتَجى مَليَّ
وإنّ امرأً يرمي قصيٌّ وراءه عزيزُ الحمى، والناسُ من غالبٍ قُصيّ

وكان خالد بن سعيد غائباً، فقدم فأتى عليّاً فقال: هلمّ أبايعك، فوالله ما في الناس أحدٌ أولى بمقام محمد منك. واجتمع جماعة إلى عليّ بن أبي طالب يدعونه إلى البيعة له، فقال لهم: اغدوا على هذا محلّقين الرؤوس. فلم يغدُ عليه إلاّ ثلاثة نفر.

وبلغ أبا بكر وعمر أنّ جماعة من المهاجرين والأنصار قد اجتمعوا مع عليّ بن أبي طالب في منزل فاطمة بنت رسول الله، فأتوا في جماعة حتى هجموا الدار، وخرج عليّ ومعه السيف، فلقيه عمر، فصارعه عمر فصرعه، وكسر سيفه، ودخلوا الدار فخرجت

٨٥ ٥

تاريخ اليعقوبي/ ج ٢/ ص ٢١٠

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {كُنتُ إِذَا اشْتَقْتُ إِلى رَائِحَةِ الْجَنَّةِ شَمَمْتُ رَقَبَةَ فاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے بہشت کی بو سونگھنے کی خواہش ہوتی میں فاطمہ کی گردن کو سونگھ لیا کرتا۔

حوالہ: منتخب کنز العمال ج5 ص97 / نور الابصار ص 51 / مناقب ال إمام علی لابن المغازلی ص360.

وَبَلَغَ اَبَابَكرٍ وَ عُمَرَ اَنَّ جَمَاعَةً مِن الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَدِ اجْتَمَعُوْا مَعَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ مَنْزِلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ فَاَتَوْا فِيْ جَمَاعَةٍ حَتّٰى هَجَمُوْا الدَّار وَ خَرَجَ عَلِيٌّ و مَعَهُ السَّيْفُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَصَارَعَهُ عُمَرُ فَصَرَعَهُ وَ كَسَرَ سَيْفَهُ وَ دَخَلُوا الدَّارَ فَخَرَجَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَتْ وَاللهِ لَتَخْرُجُنَّ أَوْلَأَكْشُفَنَّ شَعْرِى وَلَأَعُجَّنَّ إِلَى اللهِ فَخَرَجُوا وَ خَرَجَ مَنْ كَانَ فِي الدَّارِ وَأَقَامَ الْقَوْمُ أَيَّامًا ثُمَّ جَعَلَ الْوَاحِدُ بَعْدَ الْوَاحِدِ يُبَايِعُ وَلَمْ يُبَايِعْ عَلِيٌّ.

فاطمة فقالت: والله لتخرجنّ أو لأكشفنّ شعري ولأعجنّ إلى الله! فخرجوا . . . ج مَن كان في الدار وأقام القوم أياماً. ثمّ جعل الواحد بعد الواحد يبايع، ولم يبايع علي . . . لا بعد ستة أشهر وقيل أربعين يوماً.

أيام أبي بكر

وكانت بيعة أبي بكر يوم الاثنين[1] لليلتين خلتا من شهر ربيع الأول سنة ١١، في اليوم الذي توفي فيه رسول الله. واسم أبي بكر عبد الله بن عثمان بن عامر، وكان يسمّى عتيقاً لجماله؛ وأمّه سلمى بنت صخر من بني تيم بن مرّة، وكان منزله بالسُّنح خارج المدينة، وكانت امرأته حبيبة بنت خارجة فيه، وكان له أيضاً منزل بالمدينة فيه أسماء بنت عُمَيس. فلمّا ولي كان منزله المدينة، وأتته فاطمة ابنة رسول الله تطلب ميراثها من أبيها، فقال لها: قال رسول الله: «إنّا معشر الأنبياء لا نُورث، ما تركنا صدقة». فقالت: أفي الله أن ترث أباك ولا ارث أبي؟ أما قال رسول الله: «المرءُ يحفظ ولده»؟ فبكى أبو بكر بكاءً شديداً.

وأمر أسامة بن زيد أن ينفذ في جيشه. وسأله أن يترك له عمر يستعين به على أمره. فقال: فما تقول في نفسك؟ فقال: يا ابن أخي! فعل الناس ما ترى فدع لي عمر، وانفذ لوجهك. فخرج أسامة بالناس وشيّعه أبو بكر فقال له: ما أنا بموصيك بشيء، ولا آمرك به، وإنما آمرك ما أمرك به رسول الله، وامض حيث ولاّك رسول الله. فنفذ أسامة، فأقام منذ خرج إلى أن قدم المدينة منصرفاً ستّين يوماً، أو أربعين يوماً، ثمّ دخل المدينة ولواؤه معقود، حتى يدخل المسجد، فصلّى، ثمّ دخل إلى بيته ولواؤه الذي عقده رسول الله معه؛ وصعد أبو بكر المنبر عند ولايته الأمر، فجلس دون مجلس رسول الله بمرقاة، ثمّ حمد الله وأثنى عليه وقال: إني وُلّيتُ عليكم ولستُ بخيركم، فإن استقمت فاتبعوني، وإن زُغت فقوّموني! لا أقول إني أفضلكم فضلاً، ولكنّي أفضلكم حملاً. وأثنى على الأنصار خيراً وقال: أنا وإياكم، معشر الأنصار، كما قال القائل:

جزى الله عنّا جعفراً حين أزلقت ... بنا نعلُنا في الواطئين فزلّت
أبوا أن يملّونا ولو أنّ أمّنا ... تُلاقي الذي يلقون منّا لملّت

فاعتزلت الأنصار عن أبي بكر، فغضبت قريش، وأحفظها ذلك، فتكلّم خطباؤها، وقدم عمرو بن العاص فقالت له قريش: قم فتكلّم بكلام تنال فيه من الأنصار! ففعل ذلك،

(١) في البداية والنهاية ج ٦ ص ٣٠٥ «البيعة العامة كانت في بقية يوم الاثنين وصبيحة يوم الثلاثاء».

ترجمہ: جب یہ بات حضرت ابوبکر اور حضرت عمر تک پہنچی، ایک جماعت مہاجرین و انصار میں سے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ان کے گھر میں جمع ہے۔ پس ایک بڑی جماعت آئی، یہاں تک کہ اُنھوں نے دروازے پر اچانک حملہ کر کے دروازے کو گرا دیا اور حضرت علیؑ باہر آئے جب کہ ان کے ساتھ تلوار بھی تھی۔ پس حضرت عمر نے حضرت علیؑ سے ملاقات کی، فوراً حضرت علیؑ سے لڑنے لگ گئے پس مولا علیؑ کو زمین پر گرا دیا (کیونکہ عہدِ رسولؐ کی وجہ سے خاموش تھے) اور مولاؑ کی تلوار کو بھی توڑ دیا، پس جناب زہرا سلام اللہ علیہا فوراً فریاد کرتی ہوئی باہر آئیں اور کہنے لگیں، خدا کی قسم! میرے گھر سے باہر نکل جاؤ یا میں اپنے بال پریشان کردوں گی اور ضرور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بددعا کردوں گی، پس سارے نکل گئے۔ پھر ایک قوم نے قیام کیا، اس کے بعد اُنھوں نے ایک ایک کر کے بیعت کر لی سوائے حضرت علیؑ کے۔ پھر چھ مہینے کے بعد اور ایک قول کے مطابق چالیس روز بعد آپؑ نے بیعت کر لی۔

كتاب 03

كنز العمّال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الخامس

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال
علامہ علاء الدین علی المتقی ۔ بن حسام الدین الہندی المتوفی ۹۷۵ھ
ص ۶۵۱، ج خامس، بیروت

قال رسول الله {صلى الله عليه و آله}: {حَسْبُكَ مِنْ نِّسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَرْبَعٌ: مَرْيَمُ وَآسِيَةُ وَخَدِيْجَةُ وَفَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عالمین کی برترین خواتین چار ہی ہیں: مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ۔

حوالہ: مستدرک الصحیحین ج 3 باب مناقب فاطمہ ص 171 / سیر اعلام النبلاء ج 2 ص 126 / البدایۃ والنہایۃ ج 2 ص 59 / مناقب ال إمام علی لابن المغازلی ص 363.

رسول الله ﷺ مَن بعده ثاني اثنين إذ هما في الغار أبو بكر السبّاقُ المبين ، ثم أخذتُ بيده وبادرني رجلٌ من الأنصار فضرب على يده قبلَ أن أضرب على يده فتتابعَ الناسُ وميل عن سعد بن عبادةَ فقال الناسُ : قتل سعدٌ قتله الله ثم انصرفنا، وقد جمعَ اللهُ أمرَ المسلمين بأبي بكرٍ فكانت لعمري فلتةٌ كما أعطى اللهُ خيرها مَن وُقي شرَّها ، فمن دعا إلى مثلها فهو الذي لا بيعةَ له ولا لمن بايعه . (ش) .

١٤١٣٨ ـ عن أسلمَ أنه حين بُويع لأبي بكرٍ بعد رسول الله ﷺ كان عليٌّ والزبيرُ يدخلونَ على فاطمة بنت رسول الله ﷺ ويشاورونها ويرجعون في أمرهم ؛ فلما بلغَ ذلك عمر بن الخطاب خرجَ حتى دخل على فاطمة ، فقال : يابنتَ رسول الله ما من الخلق أحدٌ أحبُّ إليَّ من أبيك ، وما من أحدٍ أحبُّ إلينا بعدَ أبيك منك ، وايمُ الله ما ذاك بمانعي إن اجتمعَ هؤلاء النفرُ عندكَ أن آمرَ بهم أن يُحرق عليهم الباب ، فلما خرج عليهم عمرُ جاؤها قالت : تعلمون أن عمر قد جاءني وقد حلف بالله لئن عُدتم ليحرقنَّ عليكم الباب ، وايم الله ليمضينَّ ما حلفَ عليه : فانصرِفوا راشدين فروا[1] رأيكم ولا ترجعوا إليَّ فانصرفوا عنها ولم يرجعوا اليها حتى

(١) فروا أفرته أفره : فعلت به ما يفر منه ويهرب . يقال : فر يفر فراً فهو فارٌ إذا هرب . النهاية (٣/٤٢٧) ب .

عَنْ اَسْلَمَ اَنَّهُ حِيْنَ بُوْيِعَ لِاَ بِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ كَانَ عَلِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلُوْنَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ وَ يُشَاوِرُوْنَهَا وَيَرْجِعُوْنَ فِي اَمْرِهِمِ . فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ ابْنَ خَطَّابٍ خَرَجَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ فَقَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ مَا مِنَ الْخَلْقِ أَحَدٌ أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَبِيْكِ وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبُّ اِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيْكِ مِنْكِ وَ اَيْمُ اللهِ مَا ذَاكَ بِمَا نِعِيْ اِنِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ أَنْ اٰمُرَ بِهِمْ اَنْ يُحَرَّقَ عَلَيْهِمُ الْبَابُ فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاءُوْهَا قَالَتْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِيْ وَ قَدْ حَلَفَ بِاللهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحْرِقَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَابَ وَ اَيْمُ اللهِ لَيُمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ.

بايعوا لأبي بكر . (ش) .

١٤١٣٩ ـ عن عروةَ أن أبا بكرٍ وعمر لم يشهدوا دَفن النبي ﷺ وكانا في الأنصار فدُفنَ قبلَ أن يرجعا (ش) .

١٤١٤٠ ـ عن محمد بن سيرين أن رجلاً من بني زريق قال : لما كان ذلك اليومُ خرجَ أبو بكرٍ وعمر حتى أتو الأنصارَ فقال : يا معشرَ الأنصار إنا لا ننكرُ حقكم ولا ينكرُ حقكم مؤمنٌ وإنا والله ما أصبنا خيراً إلا شاركتمونا فيه ، ولكن لا ترضى العربُ ولا تقرُّ إلا على رجلٍ من قريشٍ لأنهم أفصحُ الناس ألسنةً ؛ وأحسن الناس وجوهاً وأوسطُ العرب داراً وأكثر الناس شحمة في العربِ ، فهلموا إلى عمر فبايعوه ، فقالوا : لا فقال عمرُ : فلِمَ ؟ فقالوا : نخافُ الأثرةَ فقال : أما ما عشتُ فلا بايعوا أبا بكرٍ ، فقال أبو بكرٍ لعمرَ : أنتَ أقوى مني ، فقال عمرُ : أنتَ أفضلُ مني ، فقالاها الثانيةَ ، فلما كانتِ الثالثةُ قال له عمر : إن قوتي لك مع فضلك ، فبايَعوا أبا بكرٍ ، وأتى الناس عند بيعة أبي بكرٍ أبا عبيدةَ بن الجراحِ فقال : تأتوني وفيكم ثاني اثنين . (ش) .

١٤١٤١ ـ عن إبراهيم التيمي قال : لما قُبِضَ رسول الله ﷺ أتى عمرُ أبا عبيدة بن الجراح فقال : ابسط يدَكَ فلأبايعك فانك أمينُ هذه الأمة على لسان رسول الله ﷺ فقال أبو عبيدة [لعمر] : ما رأيتُ

— ٦٥٢ —

ترجمہ: اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس وقت حضرت ابوبکر کی بیعت کی جا رہی تھی، اس دوران حضرت علیؑ اور زبیر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسول اللہؐ کے گھر میں داخل ہوئے اور خلافت کے بارے میں مشورہ اور رفت و آمد کرنے لگے۔ پس جب یہ بات حضرت عمر ابن خطاب تک پہنچی، وہ نکلے، یہاں کہ جناب سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر پر آئے اور کہا: اے بنتِ رسول اللہؐ! مجھے مخلوق میں آپ کے بابا سے بڑھ کر کوئی بھی محبوب نہیں ہے اور نہ ہی مجھے آپ کے بابا کے بعد آپ سے بڑھ کر کوئی عزیز ہے۔ خدا کی قسم! یہ بات مجھے گھر کا دروازہ جلانے کا حکم دینے سے مانع نہیں ہے، اگر یہ لوگ آپ کے پاس اسی طرح جمع ہوئے، پس حضرت عمر کے جانے بعد یہ افراد بی بیؑ کے پاس آئے، تو جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے ان سے کہا، تم جانتے ہو کہ عمر آیا تھا، اُس نے اللہ کی قسم اُٹھائی ہے کہ اگر تم پلٹ کر آئے تو وہ یقیناً دروازے کو تم پر جلا دے گا اور خدا کی قسم! اُس نے جس کام کے کرنے کی قسم اٹھائی، اُسے ضرور کر ڈالے گا۔

كتاب 04

مُصَنَّف ابْنُ أَبِي شَيْبَة

فِي الأَحَادِيث وَالآثَار

لِلحَافِظ عَبد الله بن محمد بن أبي شيبة ابراهيم بن عثمان
ابن أبي بكر بن أبي شيبة الكوفي العبسي المتوفى سنة ٢٣٥ھ

طبعة مستكملة النص ومنقحة ومشكولة ومرقمة الأحاديث ومفهرسة

الجزء الثامن

كتاب: التاريخ، الجنة، النار، رحمة الله، الزهد، الأوائل،
الرد على أبي حنيفة، المغازي، الفتن، الجمل، وصفين والخوارج

ضَبَطَهُ وَعَلَّقَ عَلَيه
الأُستاذ سَعيد اللحام

الإشراف الفني والمراجعة والتصحيح: مكتب الدراسات والبحوث في دار الفكر

مكتبه امداديه ملتان باكستان

مصنف ابن ابی شیبہ فی الاحادیث و الآثار

للحافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان ابن ابی بکر بن ابی شیبہ الکوفی العبسی المتوفی سنۃ ۲۳۵ھ۔

ج۸، ص ۵۷۲

من الأنصار فضرب على يده قبل أن أضرب على يده ، ثم ضربت على يده وتتابع الناس ، وميل على سعد بن عبادة فقال الناس : قتل سعد ، فقلت : اقتلوه قتله الله ، ثم انصرفنا وقد جمع الله أمر المسلمين بأبي بكر فكانت لعمر الله كما قلتم ، أعطى الله خيرها ووقى شرها ، فمن دعا إلى مثلها فهو للذي لا بيعة له ولا لمن بايعه .

(٣) حدثنا حسين بن علي عن زائدة عن عاصم عن زر عن عبد الله قال : لما قبض رسول الله ﷺ قالت الأنصار : منا أمير ومنكم أمير ، قال : فأتاهم عمر فقال : يا معاشر الأنصار ! ألستم تعلمون أن رسول الله ﷺ أمر أبا بكر أن يصلي بالناس ؟ قالوا : بلى ، قال : فأيكم تطيب نفسه أن يتقدم أبا بكر ، فقالوا : نعوذ بالله أن نتقدم أبا بكر .

(٤) حدثنا محمد بن بشر نا عبيد الله بن عمر حدثنا زيد بن أسلم عن أبيه أسلم أنه حين بويع لأبي بكر بعد رسول الله ﷺ كان علي والزبير يدخلان على فاطمة بنت رسول الله ﷺ فيشاورونها ويرتجعون في أمرهم ، فلما بلغ ذلك عمر بن الخطاب خرج حتى دخل على فاطمة فقال : يا بنت رسول الله ﷺ ! والله ما من أحد أحب إلينا من أبيك ، وما من أحد أحب إلينا بعد أبيك منك ، وايم الله ما ذاك بمانعي إن اجتمع هؤلاء النفر عندك ؛ إن أمرتهم أن يحرق عليهم البيت ، قال : فلما خرج عمر جاءوها فقالت : تعلمون أن عمر قد جاءني وقد حلف بالله لئن عدتم ليحرقن عليكم البيت وايم الله ليمضين لما حلف عليه ، فانصرفوا راشدين ، فروا رأيكم ولا ترجعوا إلي ، فانصرفوا عنها فلم يرجعوا إليها حتى بايعوا لأبي بكر .

(٥) حدثنا ابن نمير عن هشام بن عروة عن أبيه أن أبا بكر وعمر لم يشهدا دفن النبي ﷺ ، كانا في الأنصار فدفن قبل أن يرجعا .

(٦) حدثنا ابن إدريس عن ابن عجلان عن زيد بن أسلم عن أبيه قال : دخل عمر على أبي بكر وهو آخذ بلسانه ينضنضه ، فقال له عمر : الله الله يا خليفة رسول الله ! وهو يقول : هاه إن هذا أوردني الموارد .

(٧) حدثنا وكيع عن نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة قال : قال رجل لأبي بكر : يا خليفة الله ، قال : لست بخليفة الله ، ولكني خليفة رسول الله ، أنا راض بذلك .

(٨) حدثنا وكيع عن سفيان عن عبد الملك بن عمير عن مولى لربعي بن حراش عن ربعي عن حذيفة قال : كنا جلوساً عند النبي ﷺ فقال : «إني لا أدري ما قدر بقائي

كتاب 04

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {يَا عَلِيُّ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللّٰهَ زَوَّجَكَ فَاطِمَةَ}.

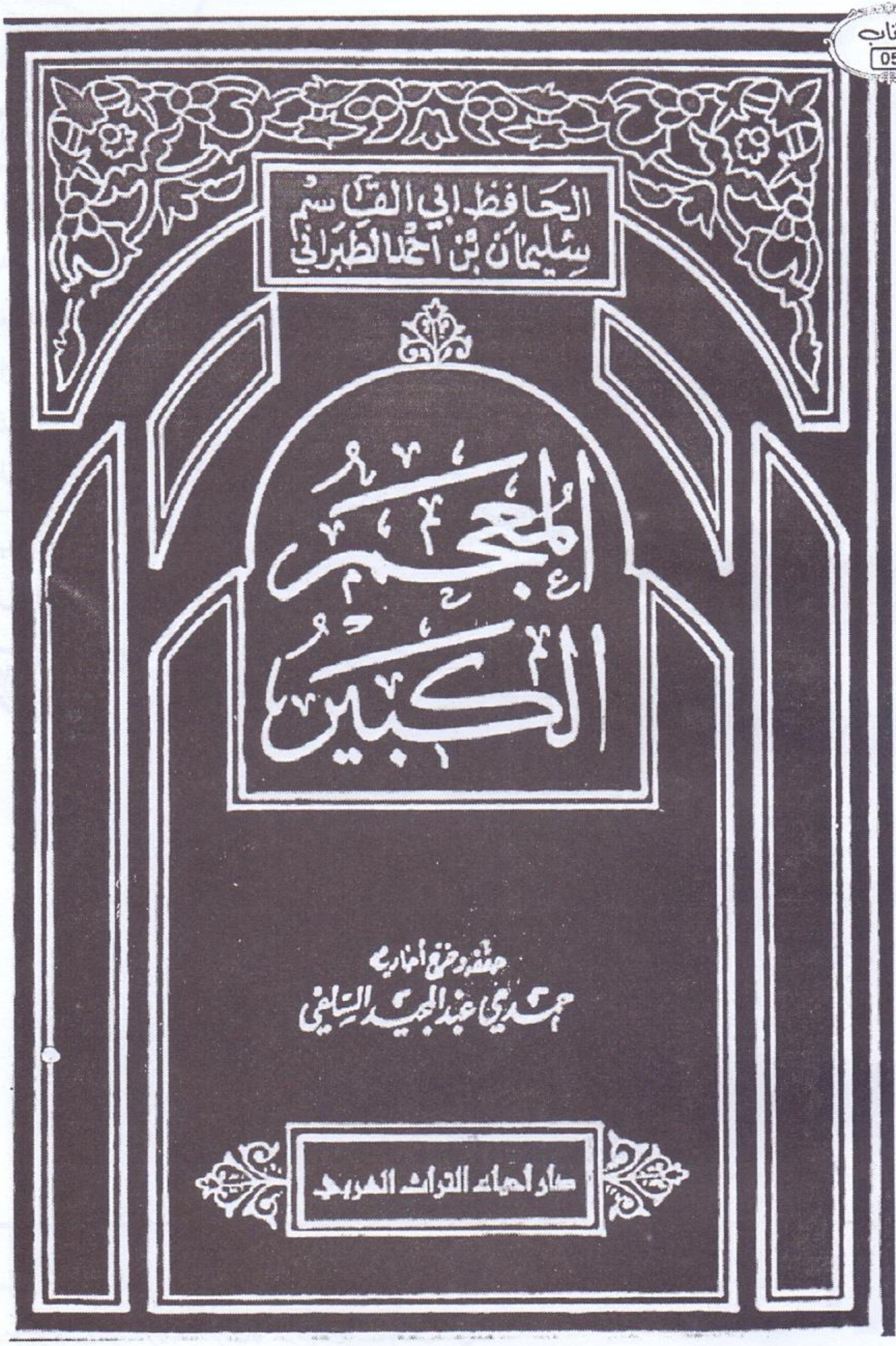
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ نے فاطمہ تمہاری زوجیت میں دی ہے۔

حوالہ: مناقب ال إمام علی من الریاض النضرۃ: ص 141.

عَنْ اَسْلَمَ أنّه حِيْنَ بُوْيِعَ لِاَ بِی بَكْرٍ بَعْدَ رَسُوْلِ الله كَانَ عليٌّ و الزبيرُ يَدْخُلُوْنَ عَلیٰ فاطمة بِنْتِ رَسُوْلِ الله وَ يُشَاوِرُوْنَهَا وَيَرْجِعُوْنَ فِی اَمْرِ هِمِ. فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ ابْنَ خَطَّابٍ خَرَجَ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی فَاطِمَةَ فَقَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ مَا مِنَ الْخَلْقِ أَحَدٌ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أَبِيْكِ وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبُّ اِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيْكِ مِنْكِ وَ اَيْمُ الله مَا ذَاكَ بِمَا نِعِیْ اِنْ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ أَنْ اٰمُرَ بِهِمْ اَنْ يُحْرَقَ عَلَيْهِمُ الْبَابُ فَلَمَّا خَرَجَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ جَاءُوْهَا قَالَتْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِی وَ قَدْ حَلَفَ بِاللهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحْرِقَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَابَ وَاَيْمُ اللهِ لَيُمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ۔

ترجمہ: اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس وقت حضرت ابوبکر کی بیعت کی جارہی تھی، اس دوران حضرت علیؑ اور زبیر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسول اللہؐ کے گھر میں داخل ہوئے اور خلافت کے بارے میں مشورہ اور رفت وآمد کرنے لگے۔ پس جب یہ بات حضرت عمر ابن خطاب تک پہنچی، وہ نکلے، یہاں کہ جناب سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر پر آئے اور کہا: اے بنتِ رسول اللہؐ! مجھے مخلوق میں آپ کے بابا سے بڑھ کر کوئی بھی محبوب نہیں ہے اور نہ ہی مجھے آپ کے بابا کے بعد آپ سے بڑھ کر کوئی عزیز ہے۔ خدا کی قسم! یہ بات مجھے گھر کا دروازہ جلانے کا حکم دینے سے سے مانع نہیں ہے، اگر یہ لوگ آپ کے پاس اسی طرح جمع ہوئے، پس حضرت عمر کے جانے بعد یہ افراد بی بیؑ کے پاس آئے، تو جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے ان سے کہا، تم جانتے ہو کہ عمر آیا تھا، اُس نے اللہ کی قسم اُٹھائی ہے کہ اگر تم پلٹ کر آئے تو وہ یقیناً دروازے کو تم پر جلا دے گا اور خدا کی قسم! اُس نے جس کام کے کرنے کی قسم اٹھائی، اُسے ضرور کر ڈالے گا۔

کتاب 05



المعجم الكبير

الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی۔

ج۱،ص۱۰۸، بیروت لبنان

كتاب 05

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {مَا رَضِيتُ حَتّٰى رَضِيَتْ فَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اُس وقت تک راضی نہیں ہوں، جب تک فاطمہ راضی نہ ہو۔

حوالہ: مناقب ال إمام علی لابن المغازلی: ص342.

هذه».

١٨٠ - حدثنا أبو مسلم الكشي ثنا عبدالحميد بن بحر الزهراني ثنا خالد بن عبدالله عن بيان عن الشعبي عن أبي جحيفة عن علي رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: «إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ قيلَ يا أَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوا أَبْصارَكُمْ حَتّى تَمُرَّ فاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَتَمُرُّ وَعَلَيْها رِيطَتانِ خَضْراوانِ رضي الله عنها».

١٨١ - حدثنا حفص بن عمر الرقي ثنا أبوحذيفة ثنا سفيان عن جابر عن أبي الطفيل عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال: «لَعَنَ الله سُهَيْلاً» ثلاث مرار «فَإِنَّهُ كانَ يُعَشِّرُ النّاسَ فِي الأَرْضِ فَمَسَخَهُ الله شِهاباً».

١٨٢ - حدثنا محمد بن عبدالله الحضرمي حدثنا عبدالله بن محمد بن سالم القزاز حدثنا حسين بن زيد بن علي عن علي بن عمر بن علي عن جعفر بن محمد عن أبيه عن علي بن الحسين عن الحسين بن علي رضي الله عنه عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة رضي الله عنها: «إِنَّ الله يَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَيَرْضى لِرِضاكِ».

---

١٨٠ - أورده ابن الجوزي في الموضوعات (١/٤٢٣) من طريق العباس بن الوليد. وقد رواه بذلك الطريق تمام والحاكم (٣/١٥٣) وصححه على شرط الشيخين فتعقبه الذهبي بقوله موضوع العباس كذبه الدار قطني. ورواه الحاكم (٣/١٦١) من طريق عبدالحميد بن بحر هذا قال في المجمع (٩/٢١٢) ضعيف وقال ابن حبان في كتاب المجروحين (٢/١٤٢) يروي عن مالك وشريك والكوفيين مما ليس من حديثهم كان يسرق الحديث لا يحل الاحتجاج به. وكذا قال ابن عدي. فالحديث موضوع. ورواه ابن السني (٦٥٥و٦٥٦). وسيأتي (١٠٢٨ من الجزء ٢٢).

١٨١ - قال في المجمع (٣/٨٩) وفيه جابر الجعفي وفيه كلام كثير وقد وثقه شعبة وسفيان الثوري. وكذبه بعضهم وقال النسائي متروك وقال الحافظ في التقريب ضعيف.

١٨٢ - في هامش الاصل: هذا حديث صحيح الاسناد وروي من طرق عن علي عليه السلام رواه الحارث عن علي وروي مرسلا وهذا الحديث احسن شيء رايته واصح اسناد قرانه. انتهى. وفي المجمع (٩/٢٠٣) واسناده حسن. وقال الذهبي في الميزان (٢/٤٩٢) في ترجمة محمد بن عبدالله انه أتي بما لا يعرف ثم ذكر هذا الحديث من طريق المصنف. وسيأتي (١٠٠١) من الجزء (٢٢).

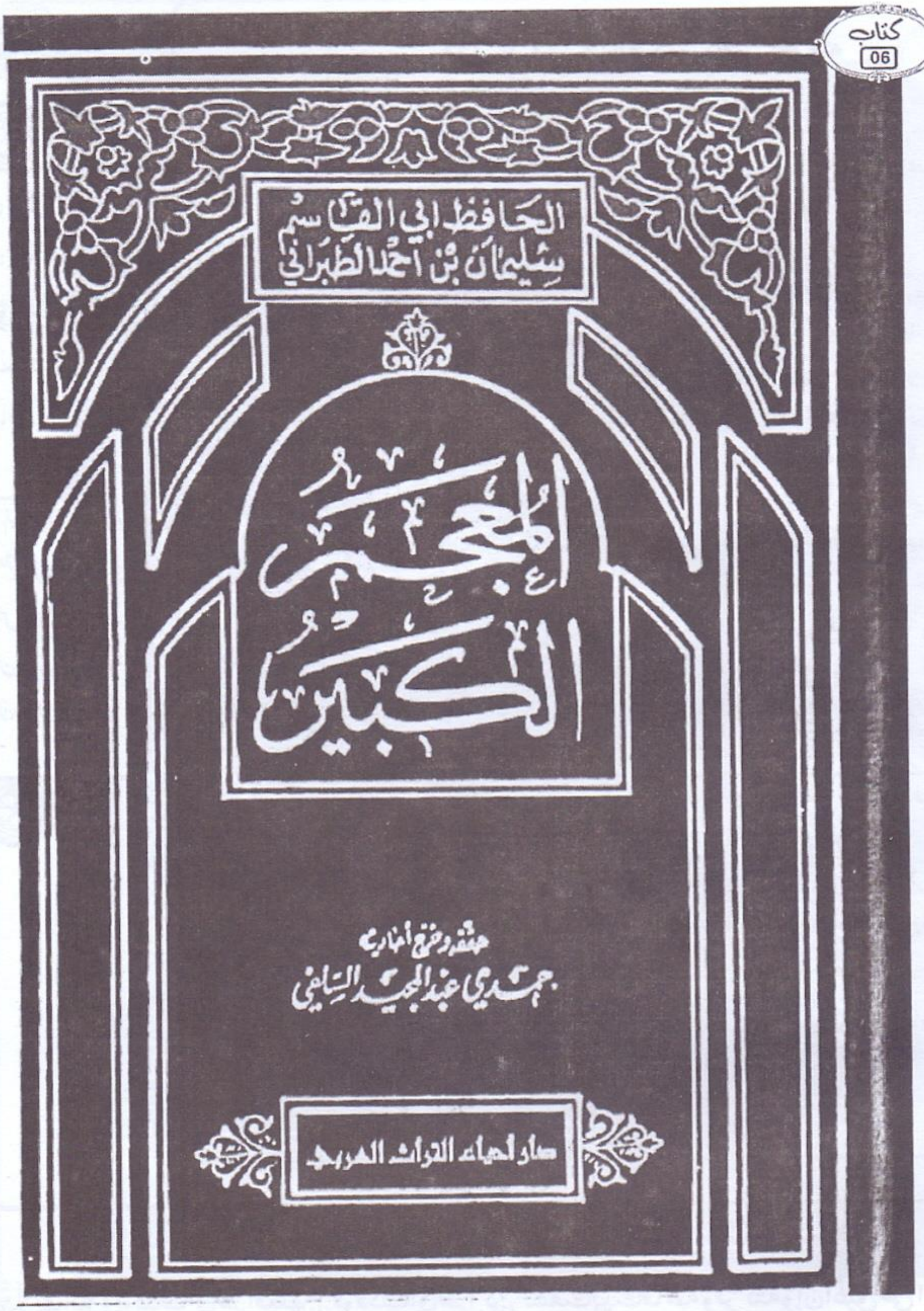
-١٠٨-

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ لِفَاطِمَةَ: اِنَّ اللهَ يَغْضِبُ لِغَضَبِكِ وَيَرْضٰى لِرِضَاكِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں۔

بے شک اللہ غضب ناک ہوتا ہے اے فاطمہؑ! آپ کے غضب ناک ہونے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے آپ کی رضا سے۔

کتاب 06



المعجم الكبير

الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی۔

ج۱، ص ۶۲، بیروت لبنان

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {يَا عَلِيُّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ}.
اے علی اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ فاطمہ کو تمہاری زوجیت میں دے دوں۔

حوالہ: الصواعق المحرقۃ باب 11 ص 142 / ذخائر العقبیٰ ص 30 و 31 / تذکرۃ الخواص ص 276 / مناقب ال إمام علی من الریاض النضرۃ ص 141 / نور الأبصار ص 53.

ومما أسند أبو بكر الصديق رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

٤٣ - حدثنا أبو الزنباع روح بن الفرج المصري ثنا سعيد ابن عفير حدثني علوان بن داود البجلي عن حميد بن عبدالرحمن بن حميد بن عبدالرحمن بن عوف عن صالح بن كيسان عن حميد بن عبدالرحمن بن عوف عن أبيه قال: دخلت على أبي بكر رضي الله عنه أعوده في مرضه الذي توفي فيه فسلمت عليه وسألته كيف أصبحت؟ فاستوى جالسا فقلت: أصبحت بحمد الله بارئاً، فقال: أما إني على ما ترى وجع وجعلتم لي شغلا مع وجعي، جعلت لكم عهداً من بعدي واخترت لكم خيركم في نفسي فكلكم ورم لذلك أنفه رجاء أن يكون الأمر له، ورأيت الدنيا قد أقبلت ولما تقبل وهي جائية وستنجدون بيوتكم بستور الحرير ونضائد الديباج، وتألمون ضجائع الصوف الأذري، كأن أحدكم على حسك السعدان، ووالله لأن يقدم أحدكم فيضرب عنقه في غير حد خير له من أن يسبح في غمرة الدنيا، ثم قال: أما إني لا آسي على شيء إلا على ثلاث فعلتهن وددت أني لم أفعلهن، وثلاث لم أفعلهن وددت أني فعلتهن، وثلاث وددت أني سألت رسول الله ﷺ عنهن، فأما الثلاث اللاتي وددت أني لم أفعلهن، فوددت أني لم أكن كشفت بيت فاطمة وتركته وأن أغلق علي الحرب، ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة كنت قذفت الأمر في عنق أحد الرجلين أبي عبيدة أو عمر، فكان أمير المؤمنين وكنت وزيراً، ووددت أني حيث كنت وجهت خالد بن الوليد إلى أهل الردة أقمت بذي القصة فان ظفر المسلمون ظفروا وإلا كنت ردءاً أو مدداً. وأما اللاتي وددت أني فعلتها، فوددت أني يوم أتيت بالأشعث أسيراً ضربت

٤٣- في مجمع الزوائد (٥ / ٢٠٣) وفيه علوان بن داود البجلي وهو ضعيف وهذا الأثر مما انكر عليه. ومن طريقه رواه أبو نعيم في الحلية (١ / ٣٤).

- ٦٢ -

حضرت ابوبکر کی وصیت ۔ اقرارِ جرم

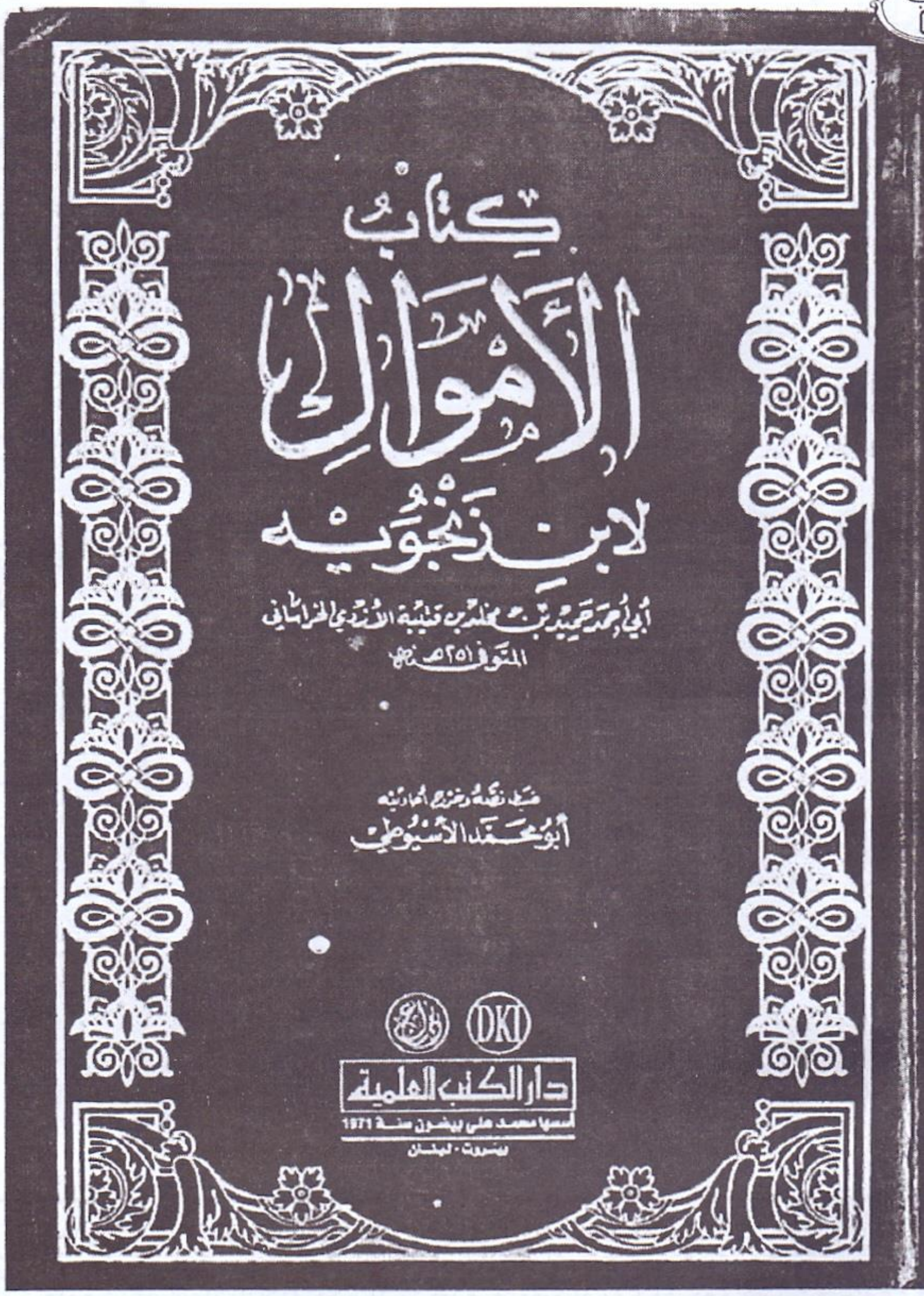
۱) فَأَمَّا الثَّلَاثُ اللَّاتِي وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْهُنَّ. فَوَدَدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ كَشَفْتُ بَيْتَ فَاطِمَةَ وَتَرَكْتُهُ وَإِنْ أُغْلِقَ عَلَى الْحَرْبِ

(كَشَفْتُ): رسوا کرنا، ظاہر کرنا، کھولنا

(وَإِنْ أغلق على الْحَرْبِ): قرینہ ہے گھر پہ حملہ کرنے کا اور جلانے کا

پس حضرت ابوبکر نے زندگی کے آخری دِنوں میں افسوس کیا کہ تین کام میں انجام نہ دیتا کہا ے کاش میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کی تفتیش نہ کراتا (گھر کی بے حرمتی نہ کرتا، گھر کو نہ کھلواتا) اگر چہ وہ گھر جنگ کرنے پر بند ہوتا۔

کتاب
07



کتاب الاموال لابن زنجویہ

اَبی احمد حمید بن مخلد بن قتیبہ بن عبداللہ الازدی الخراسانی۔

ذھبی نے کہا ہے اس کی ولادت ۱۸۰ھ اور متوفی ۲۵۱ھ جو قدیم ہے اور زیادہ حدیث بیان کرنے والا ہے۔ص ۱۲۶

کتاب
07

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): (إِنَّ اللّٰهَ زَوَّجَ عَلِیًّا مِنْ فَاطِمَةَ).

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے فاطمہ کو علی کی زوجیت میں دیا ہے۔

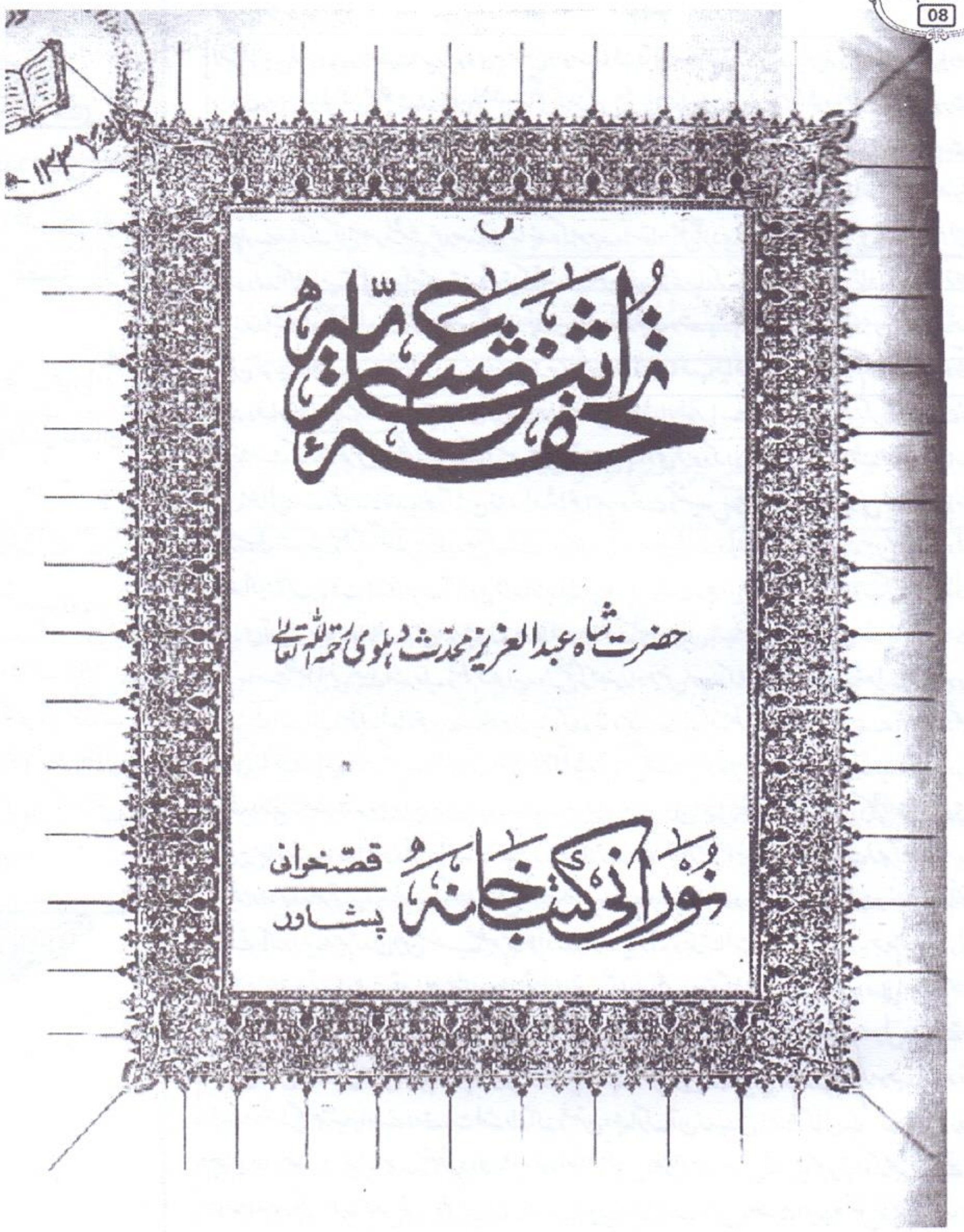
حوالہ: الصواعق المحرقہ ص 173.

بكر ، " أتراه ؟ " قال عبد الرحمن : نعم ، قال : " إني على ذلك لشديد الوجع ، ولما لقيت منكم يا معشر المهاجرين أشد علي من وجعي ؛ لأني وليت أمركم خيركم في نفسي ، وكلكم ورم من ذلك أنفه ، يريد أن يكون الأمر دونه ، ثم رأيتم الدنيا مقبلة ، ولما تقبل وهي مقبلة ، حتى تتخذوا ستور الحرير ونضائد الديباج وتألمون الاضطجاع على الصوف الأذربي كما يألم أحدكم اليوم أن ينام على شوك السعدان ، والله لأن يقدم أحدكم ؛ فتضرب عنقه في غير حد خير له من أن يخوض غمرة الدنيا ، وأنتم أول ضال بالناس غدا ، تصفونهم عن الطريق يمينا وشمالا ، يا هادي الطريق ، إنما هو الفجر أو البحر " ، قال عبد الرحمن ، فقلت له : خفض عليك رحمك الله فإن هذا يهيضك على ما بك ، إنما الناس في أمرك بين رجلين ، إما رجل رأى ما رأيت فهو معك ، وإما رجل خالفك ، فهو يشير عليك برأيه ، وصاحبك كما تحب ، ولا نعلمك أردت إلا الخير ، وإن كنت لصالحا مصلحا ، فسكت ، ثم قال : مع أنك ، والحمد لله ما تأسى على شيء من الدنيا ، فقال : " أجل إني لا آسى من الدنيا إلا على ثلاث فعلتهن ووددت أني تركتهن ، وثلاث تركتهن ووددت أني فعلتهن ، وثلاث وددت أني سألت عنهن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، أما اللاتي وددت أني تركتهن ، فوددت أني لم أكن كشفت بيت فاطمة عن شيء ، وإن كانوا قد أغلقوا على الحرب ووددت أني لم أكن حرقت الفجاءة السلمي ، ليتني قتلته سريحا ، أو خليته نجيحا ، ولم أحرقه بالنار ، ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة ، كنت قذفت الأمر في عنق أحد الرجلين ، عمر بن الخطاب أو أبي عبيدة بن الجراح ، فكان أحدهما أميرا ، وكنت أنا وزيرا ، وأما اللاتي تركتهن ، فوددت أني يوم أتيت بالأشعث بن قيس الكندي أسيرا ، كنت ضربت عنقه ، فإنه يخيل إلي أنه لن يرى شرا إلا أعان عليه ووددت أني حين سيرت خالد بن الوليد إلى أهل الردة كنت أقمت بذي القصة ، فإن ظفر المسلمون ، ظفروا ، وإن هزموا كنت بصدد لقاء أو مدد ، ووددت أني إذ وجهت خالدا إلى الشام وجهت عمر بن الخطاب إلى العراق ، فكنت قد بسطت يدي كلتيهما في سبيل الله ، وأما اللاتي وددت أني كنت سألت عنهن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فوددت أني سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن هذا الأمر ...

فَقَالَ (ابوبکر) إِنِّي لَا آسَى مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا عَلَى ثَلَاثٍ فَعَلْتُهُنَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُنَّ، وَثَلَاثٍ تَرَكْتُهُنَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي فَعَلْتُهُنَّ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنِّي سَأَلْتُ عَنْهُنَّ رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا اللَّاتِي وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُنَّ. فَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ كَشَفْتُ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَنْ شَيْءٍ وَإِنْ كَانُوا قَدْ أَغْلَقُوا عَلَى الْحَرْبِ. **(وَإِنْ كَانُوْ قَدْ أَغْلَقُوْا): قرینہ ہے جلانے کا**

حضرت ابوبکر نے موت کے وقت کہا کہ بے شک مجھے افسوس نہیں ہے مگر تین چیزوں پر اور میری آرزو تھی کہ وہ تین کام میں ترک کر دیتا اور تین کام جن کو میں نے ترک کر دیا کاش وہ میں انجام دیتا اور وہ تین کام جو میں نے انجام دیئے ہیں (جن پر افسوس ہے) انجام نہ دیتا، ان کو ترک کرتا، پس میری یہ آرزو تھی کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کی تفتیش نہ کراتا کسی بھی چیز کے بارے میں، اگر چہ وہ لوگ دروازہ جنگ پر بند کر کے رکھتے۔

کتاب 08


تحفہ اثنا عشریہ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

نورانی کتب خانہ
قصہ خوانی
پشاور

تحفۂ اثنا عشریہ

شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی، ص ۲۹۲۔

امیر المومنین فرموده بود و حضرت امیر را مولای هر مومن و مومنه ساخته و آن قصه مشهور آفاق و زبان زد خلق گشته بود اگر با وصف آن تقیید و تاکید و شهرت و تواتر موافق آن عمل نکنند ازین نوشتن خانگی که چند کس بیش از آنجا حاضر نبودند چه می کشود بالجمله به هیچ صورت در ممانعت ازین کتابت حق امت تلف نشده و مهمات دینی در پردهٔ خفا نمانده و این خیال باطل بعینه مثل خیال غیبت امام مهدی است (خدا بجند و) فرج گام به گام است قدم به قدم گو سواء بیش نیست و مرض وسواس را علاجی نه طعن دوم آنکه عمر رضی الله عنه خانهٔ حضرت سیدة النساء را سوخت و بر پهلوی مبارک آن معصومه شمشیر خود صدمه رسانیده که موجب اسقاط حمل گردید و این قصه سراسر واهی و بهتان و افترا است هیچ اصلی ندارد و لهذا اکثر امامیه قائل این قصه نیستند و گویند که قصد سوختن آن خانهٔ مبارک کرده بود و لکن بعمل نیاورد و قصد از امور قلبیه است که بران غیر از خدا تعالی دیگر مطلع نمی تواند شد و اگر مراد ایشان از قصه تخویف و تهدید زبانی است گفتن اینکه من خواهم سوخت پس جواب آن است که این تخویف و تهدید کسانی را بود که خانهٔ حضرت زهرا را ملجا و پناه هر صاحب جنایت دانسته و حکم حرم مکه معظمه داده در آنجا جمع می شدند و فتنه و فساد منظور میداشتند و برهم زدن خلافت خلیفهٔ اول بمکاشها و شورهای فساد انگیز قصد می کردند و حضرت زهرا هم ازین نشست و برخاست که سو ناخوش بود و لکن بسبب کمال حسن خلق با آنها بی پرده نمی فرمود که در خانهٔ من نیامده باشند عمر بن الخطاب چون دید که حال برین منوال است آنجماعه را تهدید نمود که من خانه را بر شما خواهم سوخت و تخصیص سوختن درین تهدید مبنی بر استنباط دقیق است از احادیث پیغمبر صلی الله علیه وسلم که آنحضرت نیز در حق کسانی که در جماعت حاضر نمی شدند. و با امام اقتدا نمیکردند همین قسم ارشاد فرموده بود که این جماعه اگر از ترک جماعت باز نخواهند آمد من خانها را بر ایشان خواهم سوخت و چون ابو بکر نیز امام منصوب کردهٔ پیغمبر بود در زمانه آنها ترک اقتدای آن امام بحق بخاطر خود ها می اندیشیدند و فائت جماعت مسلمین درین باب نمیکردند مستحق همان تهدید پیغمبر شدند پس این قول عمر مشابه است بفعل پیغمبر صلی الله علیه وسلم که چون روز فتح مکه بحضور او عرض نمودند که ابن خطل که یکی از شعرای کفار بود و بارها بهجو حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم در اشعار خود روی خود را سیاه کرده و پناه بخانهٔ خدا یعنی کعبهٔ معظمه برده و در پرده های آن خانه بجلی اشیانه خود را پنهان ساخته در باب او چه حکم است فرمود که او را همانجا بکشید و پاس نکنید و هرگاه این قسم مردودان جناب الٰهی را در خانهٔ خدا پناه نباشد در خانهٔ حضرت زهرا چرا پناه باید داد و حضرت زهرا چرا از زجر دادن اشرار فساد پیشه مکدر گردد که (تخلقوا باخلاق الله) ترجمه خوگیرید بعادتهای خدا شیوهٔ آن پاک طینت بود و معهذا از روی اخبار صحیحه ثابت است که حضرت زهرا نیز آن مردم را ازین اجتماع منع فرموده بود و نیز قول عمر درینجا بسیار کمتر از فعل حضرت امیر است که چون بعد از شهادت عثمان رضی الله عنه خلافت بر آنجناب قرار گرفت کسانی را که داعیهٔ برهم زدن این منصب عظیم بخاطر آورده از مدینه بر آمده بمکه شتافتند و در پناه سایه حرم محترم رسول یعنی ام المومنین عائشه صدیقه در آمده دعوی قصاص عثمان رض از قتلهٔ او نموده آمادهٔ جنگ و پیکار گشتند بقتل رسانید و اصلا پاس حرم محترم رسول و سیادت ادب مادر خود و مادر جمیع مومنین بموجب نص قرآن نفرمود هر چند درین هین آسیبی بجناب حرم محترم رسول را اهانتی و ذلتی که رسید اظهر من الشمس است و فی الواقع هر چه حضرت امیر فرمود عین صواب و محض حق بود که درین قسم امور عظام که موجب فتنه و فساد عام باشد برعایت مصالح جزئیه مبادی و مقدمات فتنه را واگذاشتن و تدارک آن نرسیدن باعث کمال بی انتظامی امور دین و دنیا میباشد و چنانچه خانهٔ حضرت زهرا واجب التعظیم والاحترام بود ام المومنین و حرم محترم رسول و زوجهٔ محبوبهٔ او که محبوب الٰهی بود نیز واجب التعظیم والاحترام بود بلکه از عمر رض محض قول و تخویف بنابر تهدید و ترهیب بوقوع آمده نه فعل و حضرت امیر رض فعل را هم باقصی الغایة رسانید پس درینمقام زبان طعن در حق عمر رض کشادن حالانکه قول او بمراتب کمتر از فعل حضرت امیر رض است مبنی بر تعصب و عناد است لا غیر و در مقابلهٔ اهل سنت فرق بر آوردن که خلافت حضرت امیر رض حق بود پس حفظ انتظام او ضرور افتاد و پاس ام المومنین و تعظیم حرم رسول ساقط گشت و خلافت ابو بکر صدیق ناحق بود برای حفظ انتظام آن خلافت فاسده و پاس خاطر حضرت زهرا بنت الرسول نکردن وبال بر مال است کمال نادانی و بی عقلی است زیرا که اهل سنت هر دو خلافت را برابر می دانند و هر دو را حق بی انکار علی الخصوص وقتیکه

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): {كُلُّ بَنِي أُمٍّ يَنْتَمُونَ إِلَى عُصْبَةٍ، إِلَّا وُلْدَ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کے بچے اپنے آبائی خاندان کی طرف منسوب ہوتے ہے، لیکن میری بیٹی فاطمہ کے دونوں بچے میری طرف منسوب ہیں۔

حوالہ: الصواعق المحرقۃ ص 156 و 187 / قریب من لفظہ فی مستدرک الصحیحین ج 3 ص 179 / کنز العمال ج13 ص101 / إسعاف الراغبین بذیل نور الأبصار ص 144.

اگر مرادقولِ حضرت عمر سے تخویف وتہدید زبانی ہے۔"اگر مراد ایشان از قصد تخویف و تہدید زبانی است و گفتن اینکه من خواہم سوخت پس وجہتش انست که این تخویف و تہدید کسانی رابود که خانه حضرت زہرا را ملجاء و پناہ ہر صاحب خیانت دانسته و حکم حرم مکه معظمه داده در انجا جمع می شدند و فتنه و فساد منظور میداشتند و برہم زدن خلافت خلیفه اول بکنکاشہا و شورہای فساد انگیز قصد می کردند، وحضرت زہرا سلام علیہا ہم از این نشست و برخاست کدره ناخوش بود لکن بسبب کمال حسن خلق یا آنہایے پرده نمی فرمود که در خانه من نیامده باشند عمر ابن خطاب چون دید که حال برین منوال است آنجماعة را تہدید نمود که من خانه را بر شما خواہم سوخت و تخصیص سوختن در این تہدید مبنی بر استنباط دقیق است از احادیث پیغمبرؐ۔

اگر قولِ حضرت عمر سے مراد اِن کا خوف دلانا اور دھمکانا زبانی ہے کہ حضرت عمر کا کہنا کہ میں جلا دوں گا، پس اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ خوف دلانا اور ڈرانا ان کو تھا جو حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر میں تھے، جو گھر ملجا اور پناہ گاہ تھا ہر صاحب خیانت کا، وہ یہ جانتے تھے کہ یہ گھر مکہ معظمہ کے حرم کا درجہ اور حکم رکھتا ہے، اس وجہ سے وہ جمع ہوتے تھے فتنہ وفساد ان کا منظورِ نظر تھا اور خلیفہ اوّل کی خلافت پردہ سارے برہم ہو گئے اور فساد و بغاوت کا قصد کیا اور جناب زہرا سلام اللہ علیہا خود ان کی اس نشست و برخاست پر راضی نہیں تھیں لیکن حُسنِ اخلاق کے کمال کے سبب ان کے چہرے سے پردہ نہیں ہٹانا چاہتی تھیں کہ گھر میں آنے سے اُن کو منع کرتیں۔

كتاب 09

الإمامة والسياسة

تأليف

الإمام أبي محمد عبد الله بن مسلم

ابن قتيبة الدينوري

المتوفى سنة ٢٧٦هـ

طبعة جديدة مصححة ومنقحة

الجزء الأول

DKI

دار الكتب العلمية

أسسها محمد علي بيضون سنة 1971

بيروت - لبنان

الامامة و السياسة

الامام ابی محمد عبد الله بن مسلم ابن قتیبة الدینوری

المتوفی ٢٧٦ ،ص ١٦-١٧

والله إنه لفينا، فلا تتبعوا الهوى فتضلوا عن سبيل الله، فتزدادوا من الحق بعداً. فقال بشير بن سعد الأنصاري: لو كان هذا الكلام سمعته الأنصار منك يا عليّ قبل بيعتها لأبي بكر، ما اختلف عليك اثنان. قال: وخرج علي كرّم الله وجهه يحمل فاطمة بنت رسول الله ﷺ على دابة ليلاً في مجالس الأنصار تسألهم النصرة، فكانوا يقولون: يا بنت رسول الله، قد مضت بيعتنا لهذا الرجل ولو أن زوجك وابن عمك سبق إلينا قبل أبي بكر ما عدلنا به، فيقول علي كرّم الله وجهه: أفكنت أدع رسول الله ﷺ في بيته لم أدفنه، وأخرج أنازع الناس سلطانه؟ فقالت فاطمة: ما صنع أبو الحسن إلا ما كان ينبغي له، ولقد صنعوا ما الله حسيبهم وطالبهم.

كيف كانت بيعة علي بن أبي طالب كرّم الله وجهه

قال: وإن أبا بكر رضي الله عنه تفقد قوماً تخلفوا عن بيعته عند عليّ كرم الله وجهه، فبعث إليهم عُمر، فجاء فناداهم وهم في دار عليّ، فأبوا أن يخرجوا فدعا بالحطب وقال: والذي نفس عمر بيده. لتخرجن أو لأحرقنها على من فيها، فقيل له: يا أبا حفص، إن فيها فاطمة؟ فقال: وإن، فخرجوا فبايعوا إلا علياً فإنه زعم أنه قال: حلفت أن لا أخرج ولا أضع ثوبي على عاتقي حتى أجمع القرآن، فوقفت فاطمة رضي الله عنها على بابها، فقالت: لا عهد لي بقوم حضروا أسوأ محضر منكم، تركتم رسول الله ﷺ جنازة بين أيدينا، وقطعتم أمركم بينكم، لم تستأمرونا، ولم تردوا لنا حقاً. فأتى عمر أبا بكر، فقال له: ألا تأخذ هذا المتخلف عنك بالبيعة؟ فقال أبو بكر لقنفذ وهو مولى له: اذهب فادع لي علياً، قال: فذهب إلى عليّ: فقال له: ما حاجتك؟ فقال: يدعوك خليفة رسول الله، فقال علي: لسريع ما كذبتم على رسول الله. فرجع فأبلغ الرسالة، قال: فبكى أبو بكر طويلا. فقال عمر الثانية: لا تمهل هذا المتخلف عنك بالبيعة، فقال أبو بكر رضي الله عنه لقنفذ: عد إليه، فقل له: خليفة رسول الله يدعوك لتبايع، فجاءه قنفذ، فأدى ما أمر به، فرفع علي صوته فقال: سبحان الله؟ لقد ادعى ما ليس له، فرجع قنفذ، فأبلغ الرسالة، فبكى أبو بكر طويلاً ثم قام عمر، فمشى معه جماعة، حتى أتوا باب فاطمة، فدقوا الباب، فلما سمعت أصواتهم نادت بأعلى صوتها: يا أبت يا رسول الله، ماذا لقينا بعدك من ابن الخطاب وابن أبي قحافة، فلما سمع القوم صوتها وبكاءها، انصرفوا باكين، وكادت قلوبهم تنصدع، وأكبادهم تنفطر، وبقي عمر ومعه قوم، فأخرجوا علياً، فمضوا به إلى أبي بكر، فقالوا له: بايع، فقال: إن أنا لم أفعل فمه؟ قالوا: إذاً والله الذي لا إله إلا هو نضرب عنقك، فقال: إذاً تقتلون عبد الله وأخا رسوله، قال عمر: أما عبد الله فنعم، وأما أخو رسوله فلا، وأبو بكر ساكت لا يتكلم، فقال له عمر: ألا تأمر فيه بأمرك؟ فقال: لا أكرهه على شيء ما كانت فاطمة إلى جنبه، فلحق علي بقبر رسول الله ﷺ

كتاب
09

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {كُلُّ بَنِي أُنْثَى عَصَبَتُهُمْ لِأَبِيهِمْ مَاخَلَا وُلْدَ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر عورت کی اولاد اپنے آبائی خاندان کی طرف منسوب ہوتے ہیں، بجز فاطمہ کی اولاد کے۔

حوالہ: کنز العمال ج 13 ص 101 / الصواعق المحرقۃ ص 187 و 188 / إسعاف الراغبين بهامش نور الأبصار ص 144.

يصيح ويبكي، وينادي: يابن أمّ إنّ القوم استضعفوني وكادوا يقتلونني.

فقال عمر لأبي بكر، رضي الله عنهما: انطلق بنا إلى فاطمة، فإنا قد أغضبناها، فانطلقا جميعاً، فاستأذنا على فاطمة، فلم تأذن لهما، فأتيا علياً فكلماه فأدخلهما عليها، فلما قعدا عندها، حولت وجهها إلى الحائط، فسلما عليها، فلم ترد عليهما السلام، فتكلم أبو بكر فقال: يا حبيبة رسول الله والله إنّ قرابة رسول الله أحب إليّ من قرابتي، وإنك لأحبّ إلي من عائشة ابنتي، ولوددت يوم مات أبوك أني متّ، ولا أبقى بعده، أفتراني أعرفك وأعرف فضلك وشرفك، وأمنعك حقك وميراثك من رسول الله إلا أني سمعت أباك رسول الله ﷺ يقول: «لا نورث، ما تركنا فهو صدقة» فقالت: أرأيتكما إنْ حدثتكما حديثاً عن رسول الله ﷺ تعرفانه وتفعلان به؟ قالا: نعم. فقالت: نشدتكما الله ألم تسمعا رسول الله يقول: «رضا فاطمة من رضاي، وسخط فاطمة من سخطي، فمن أحب فاطمة ابنتي فقد أحبني، ومن أرضى فاطمة فقد أرضاني، ومن أسخط فاطمة فقد أسخطني»؟ قالا: نعم سمعناه من رسول الله ﷺ؛ قالت: فإني أشهد الله وملائكته أنكما أسخطتماني وما أرضيتماني، ولئن لقيت النبيّ لأشكونكما إليه، فقال أبو بكر: أنا عائذ بالله تعالى منه سخطه وسخطك يا فاطمة؛ ثم انتحب أبو بكر يبكي، حتى كادت نفسه أنْ تزهق، وهي تقول: والله لأدعونّ الله عليك في كل صلاة أصليها، ثم خرج باكياً فاجتمع إليه الناس، فقال لهم: يبيت كل رجل منكم معانقاً حليلته مسروراً بأهله، وتركتموني وما أنا فيه، لا حاجة لي في بيعتكم، أقيلوني بيعتي.

قالوا: يا خليفة رسول الله، إنّ هذا الأمر لا يستقيم، وأنت أعلمنا بذلك، إنه إنْ كان هذا لم يقم لله دين، فقال: والله لولا ذلك وما أخافه من رخاوة هذه العروة ما بتّ ليلة ولي في عنق مسلم بيعة، بعد ما سمعت ورأيت من فاطمة. قال: فلم يبايع عليّ كرّم الله وجهه حتى ماتت فاطمة رضي الله عنهما، ولم تمكث بعد أبيها إلا خمساً وسبعين ليلة. قال: فلما توفيت أرسل عليّ إلى أبي بكر: أنْ أقبل إلينا، فأقبل أبو بكر حتى دخل على عليّ وعنده بنو هاشم فحمد الله وأثنى عليه، ثم قال: أما بعد يا أبا بكر: فإنه لم يمنعنا أن نبايعك إنكار لفضيلتك، ولا نفاسة عليك، ولكنا كنا نرى أن لنا في هذا الأمر حقاً، فاستبددت علينا، ثم ذكر علي قرابتهِ من رسول الله ﷺ، فلم يزل يذكر ذلك حتى بكى أبو بكر. فقال أبو بكر رضي الله عنه: لقرابة رسول الله أحب إلى من قرابتي، وإني والله لا أدع أمراً رأيت رسول الله يصنعهُ إلا صنعتهُ إن شاء الله تعالى. فقال عليّ: موعدك غداً في المسجد الجامع للبيعة إن شاء الله. ثم خرج فأتى المُغيرة بن شعبة[1]، فقال:

(١) المغيرة بن شعبة بن أبي عامر بن مسعود الثقفي، أبو عبد الله أسلم عام الخندق وشهد الحديبية، ولو في صلحها كلام مع عروة بن مسعود. سيرة ابن هشام ١/ ٣١٣.

قَالَ إِنَّ أَبَابَكْرٍ رضی الله عنه تَفَقَّدَ قَوْمًا تَخَلَّفُوْا عَنْ بَيْعَتِهِ عِنْدَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عُمَرَ فَجَاءَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ فِي دَارِ عَلِيٍّ، فَأَبَوْا أَنْ يُخْرِجُوْا فَدَعَا بِالْحَطَبِ وَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَتَخْرُجُنَّ أَوْ لَأُحْرِقَنَّهَا عَلَى مَنْ فِيْهَا. فَقِيْلَ لَهُ: يَا أَبَا حَفْصٍ إِنَّ فِيْهَا فَاطِمَةَ؛ فَقَالَ، وَإِنْ فَخَرَجُوْا فَبَايَعُوْا إِلَّا عَلِيًّا فَإِنَّهُ زَعَمَ أَنَّهُ قَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا أَخْرُجَ وَلَا أَضَعُ ثَوْبِي عَلَى عَاتِقِي حَتَّى أَجْمَعَ الْقُرْآنَ فَوَقَفَتْ فَاطِمَةُ عَلَى بَابِهَا فَقَالَتْ لَا عَهْدَ لِي بِقَوْمٍ حَضَرُوْا أَسْوَأَ مَحْضَرٍ مِّنْكُمْ تَرَكْتُمْ رَسُوْلَ اللهِ صلَّى الله عليه وآله وسلَّم. جَنَازَةً بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَقَطَعْتُمْ أَمْرَكُمْ بَيْنَكُمْ لَمْ تَسْتَأْمِرُوْنَا وَلَمْ تَرِدُوْا لَنَا حَقًّا فَأَتَى عُمَرُ أَبَابَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَلَا تَأْخُذُ هٰذَا لْمُتَخَلِّفَ عَنْكَ بِالْبَيْعَةِ؛ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ لِقُنْفُذٍ وَهُوَ مَوْلَى لَهُ: إِذْهَبْ فَادْعُ لِي عَلِيًّا قَالَ: فَذَهَبَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ مَا حَاجَتُكَ؛ فقال: يَدْعُوْكَ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللهِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَسَرِيْعٌ مَا كَذَبْتُمْ عَلَى رسول الله.... ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَمَشَى مَعَهُ جماعةٌ حَتَّى أَتَوْا بَابَ فَاطِمَةَ فَدَقُّوْا الْبَابَ فَلَمَّا سَمِعَتْ أَصْوَاتَهُمْ نَادَتْ بِأَعْلَى صَوْتِهَا يَا أَبَتِ يَا رَسُوْلَ الله مَاذَا لَقِيْنَا بَعْدَكَ مِنْ إِبْنِ خَطَّابٍ وَ ابْنِ أَبِي قحافه فَلَمَّا سَمِعَ الْقَوْمُ صَوْتَهَا وَبُكَاءَهَا اِنْصرفوا بَاكِيْنَ وَ كَادَتْ قُلُوْبُهُمْ تَنْصَدِعُ وَأَكْبَادُهُمْ تَنْفَطِرُ وَبَقِيَ عُمَرُ وَمَعَهُ قومٌ فَأَخْرَجُوْا عَلِيًّا فَمَضَوْا بِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوْا لَهُ بَايِعْ فَقَالَ إِنْ أَنَا لَمْ أَفْعَلْ فَمَهْ؛ قَالُوْا إِذًا وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ نَضْرِبُ عُنُقَكَ فَقَالَ إِذًا تَقْتُلُوْنَ عَبْدَاللهِ وَ أَخَا رَسُوْلِهِ قَالَ عُمَرُ أَمَّا عَبْدُاللهِ فَنَعَمْ وَ أَمَّا أَخُوْ رَسُوْلِهِ فَلَا، وَ أَبُوْبَكْرٍ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَا تَأْمُرُ فِيْهِ بِأَمْرِكَ؛ فَقَالَ لَا أُكْرِهُهُ عَلَى شَيْءٍ مَا كَانَتْ فَاطِمَةُ إِلَى جَنْبِهِ فَلَحِقَ عَلِيٌّ بِقَبْرِ رَسُوْلٍ يَصِيْحُ وَ يَبْكِي وَيُنَادِي يَا ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِي و كَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِي....

تنصدعُ: عداوت تنفطرُ: پھٹنا

فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ اِنْطَلِقْ بِنَا إِلَى فَاطِمَةَ فَإِنَّا قَدْ أَغْضَبْنَاهَا فانطلقا جميعًا فَاسْتَأْذَنَا عَلَى فَاطِمَةَ فَلَمْ تَأْذَنْ لَهُمَا فَأَتَيَا عَلِيًّا فَكَلَّمَاهُ فَأَدْخَلَهُمَا عَلَيْهَا فَلَمَّا قَعَدَا عِنْدَهَا حَوَّلَتْ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَسَلَّمَا عَلَيْهَا فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيْهِمَا السَّلَامَ....

فَقَالَتْ أَرَأَيْتُكُمَا إِنْ حَدَّثْتُكُمَا حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ يَقُوْلُ رِضَا فَاطِمَةَ مِنْ رِضَايَ وَ سَخَطُ فَاطِمَةَ مِنْ سَخَطِي فَمَنْ أَحَبَّ فَاطِمَةَ اِبْنَتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَرْضَى فَاطِمَةَ فَقَدْ أَرْضَانِي وَ مَنْ أَسْخَطَ فَاطِمَةَ فَقَدْ أَسْخَطَنِي؛ قَالَا نَعَمْ سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ قَالَتْ فَإِنِّي أُشْهِدُ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ أَنَّكُمَا أَسْخَطْتُمَانِي وَمَا أَرْضَيْتُمَانِي وَلَئِنْ لَقِيْتُ النَّبِيَّ لَأَشْكُوَنَّكُمَا إِلَيْهِ.... وَهِيَ تَقُوْلُ وَاللهِ لَأَدْعُوَنَّ اللهَ عَلَيْكُمَا فِي كُلِّ صَلَاةٍ أُصَلِّيْهَا.

(عليك۔ بددُعا کے لیے استعمال ہوتا ہے، یٰ کے معنی ''ضرر'' کے ہیں۔)

لك۔ دُعا کے لیے استعمال ہوتا ہے، لام کے معنی ''منفعت'' کے ہے۔)

(اَدْعُ لك اَدْعُ عليك)

حضرت ابوبکر نے حضرت علیؑ کے پاس اپنی بیعت کی مخالفت کرنے والے افراد کی موجودگی کا پتا لگایا، تو حضرت عمر کو اُن کی طرف روانہ کیا۔ وہ افراد حضرت علیؑ کے گھر میں موجود تھے۔ اُس نے اُنھیں پکارا، تو اُنھوں نے باہر نکلنے سے انکار کیا، تو اُس نے لکڑیاں منگوائیں اور کہنے لگا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم لوگ نکلتے ہو یا میں اس گھر کو تم سمیت آگ لگا دوں۔ کسی نے کہا: اے اباحفص! گھر میں تو فاطمہؑ ہیں۔ اُس نے کہا، خواہ فاطمہ ہوں! سوائے حضرت علیؑ کے باقی افراد باہر نکل آئے اور اُنھوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کی۔ حضرت علیؑ نے قسم کھائی تھی کہ جب تک قرآن کی جمع آوری نہ کرلیں، اُس وقت تک گھر سے باہر نہیں نکلیں گے اور اپنے دوش پر عبا نہ رکھیں گے۔ اتنے میں جناب فاطمہؑ دروازے کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: میں نے تم سے برے لوگ نہیں دیکھے، جو اس بری طرح سے اکٹھے ہوئے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازے کو ہمارے سامنے رکھا ہے اور اپنے مابین خلافت کا فیصلہ کر ڈالا۔ ہم سے اس سلسلے میں مشورہ نہیں کیا اور ہمارے حق کو نظر انداز کر ڈالا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا: تم بیعت کی مخالفت کرنے والے فرد (علیؑ) سے بیعت کا مطالبہ نہیں کرو گے؟ حضرت ابوبکر نے اپنے نوکر قنفذ سے کہا: جاؤ حضرت علیؑ کو میرے پاس بھیجو۔ وہ گیا اور حضرت علیؑ کو حضرت ابوبکر کا پیغام دیا۔ حضرت علیؑ نے اُس سے کہا: تم لوگوں نے کتنی جلدی جھوٹ باندھ لیا۔ وہ پلٹا اور اُس نے حضرت علیؑ کی بات حضرت ابوبکر کو پہنچا دی۔ حضرت ابوبکر نے بہت گریہ کیا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے پھر سے کہا: حضرت علیؑ کو مہلت نہ دو۔ حضرت ابوبکر نے قنفذ سے کہا: حضرت علیؑ کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو پیغمبرؐ کے خلیفہ نے آپ کو طلب کیا ہے کہ آپ آ کے اُن کی بیعت کریں۔ جب قنفذ نے حضرت ابوبکر کا پیغام حضرت علیؑ کو پہنچایا تو حضرت علیؑ با آوازِ بلند بولے: سبحان اللہ! حضرت ابوبکر ایسی چیز کا دعویٰ کر رہے ہیں جس کے وہ روادار نہیں۔ قنفذ پلٹ گیا اور حضرت علیؑ کی بات حضرت ابوبکر کو پہنچا دی، حضرت ابوبکر پھر رو پڑے۔ اس وقت حضرت عمر ایک گروہ کے ہمراہ جناب فاطمہؑ کے گھر پر آ کر دروازہ پیٹنے لگے۔ جب بی بی سیّدہؑ نے اُن کی آوازیں سنیں تو بلند آواز میں پکاریں: اے میرے بابا! یا رسول اللہؐ! آپ کے بعد ہمیں خطاب کے بیٹے کے ہاتھوں کیا کچھ نہیں جھیلنا پڑا۔

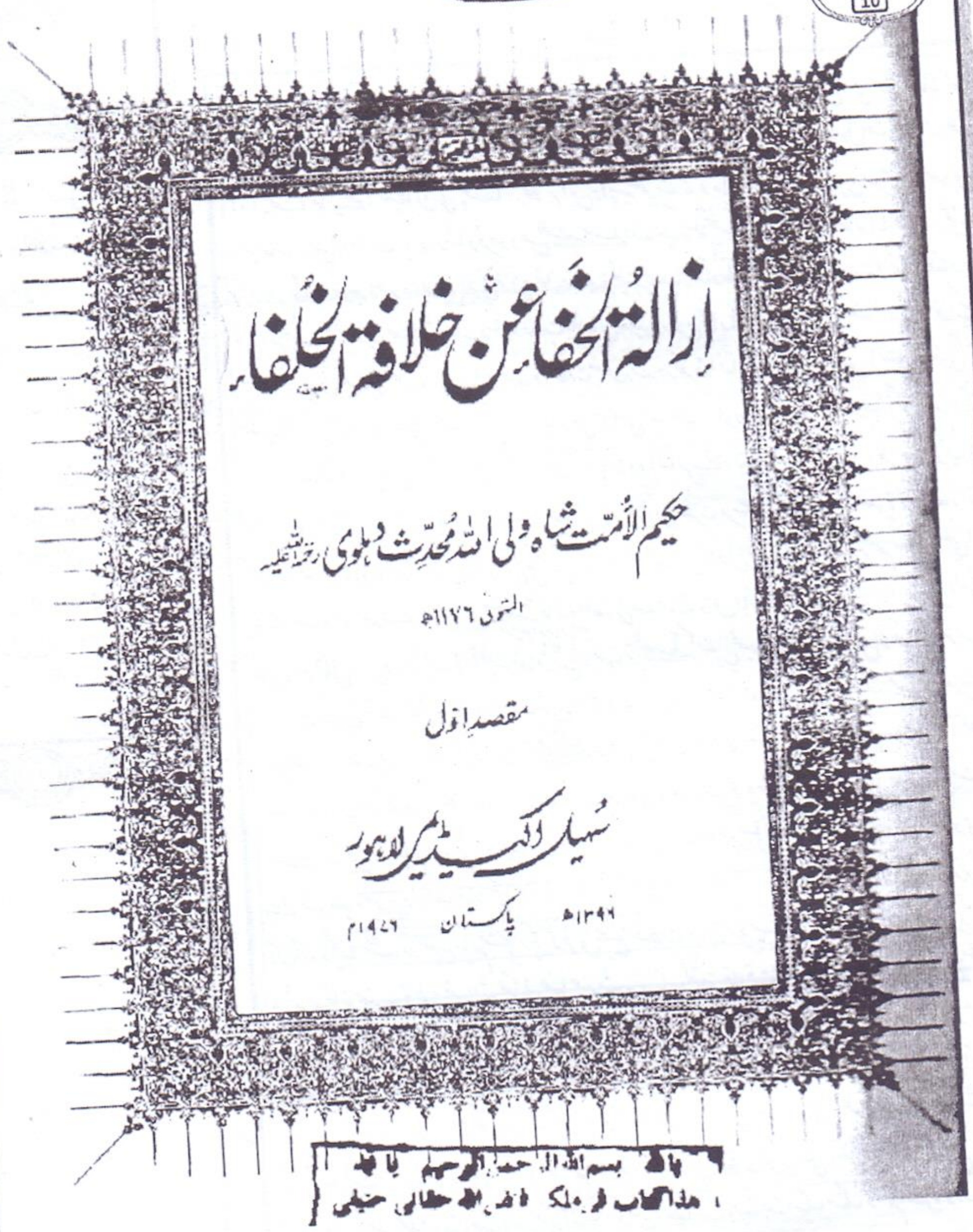
اُس گروہ نے جب بی بی سیّدہؑ کی آہ و فریاد سنی تو یوں روتے ہوئے پلٹنے لگے کہ گویا اُن کے دل پھٹ پڑیں اور ان کے جگر پارہ پارہ ہو جائیں۔ حضرت عمر اور کچھ افراد اپنی جگہوں پر کھڑے رہے اور حضرت علیؑ کو گھر سے باہر لے آئے اور حضرت ابوبکر کے پاس لے گئے اور آپ سے بیعت کرنے کو کہا گیا۔ حضرت علیؑ نے اُن سے کہا: اگر بیعت نہ کروں تو؟؟ وہ بولے: اُس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں، ہم آپ کی گردن مار دیں گے۔ حضرت علیؑ اُن سے بولے: اگر تم لوگ مجھے مار دو تو تم نے بندۂ خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی کو قتل کیا۔ حضرت عمر بولے: آپ کا بندۂ خدا ہونے کو تو ہم تسلیم کرتے ہیں، لیکن آپ کے برادرِ رسولؐ ہونے کو ہم قبول نہیں کرتے۔ اس دوران حضرت ابوبکر خاموش تھے، حضرت عمر نے اُن سے کہا: کیا حضرت علیؑ سے متعلق اپنے فیصلے کو عملی جامہ نہیں پہناؤ گے؟ حضرت ابوبکر بولے: جب تک فاطمہؑ ان کے پاس ہیں، میں اِنھیں بیعت کے لیے مجبور نہیں کروں گا۔

حضرت علیؑ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی جانب گئے، جب کہ آپ گریہ کرتے ہوئے کہتے تھے: اے میرے ماں جائے، اِس گروہ نے مجھے لاچار کر دیا اور اِس کے افراد میرے قتل کے درپے تھے۔

حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا: ہم فاطمہؑ کے غضب کا باعث بنے، چلو اُن کے پاس چلتے ہیں۔ وہ دونوں جب اُن کے دَر پر پہنچے اور ان کی اجازت چاہی، آپ نے اِنھیں اجازت نہ دی۔ وہ دونوں حضرت علیؑ کے پاس آئے۔ حضرت علیؑ انھیں گھر لے آئے۔ بی بی سیّدہؑ نے ان دونوں سے رُخ موڑ لیا اور دیوار کی جانب اپنا رُخ کر دیا۔

فاطمہؑ نے کہا: اگر میں پیغمبرؐ کی حدیث تم دونوں سے بیان کروں، تو تمھاری کیا رائے ہوگی؟ آپؐ فرماتے ہیں: فاطمہ جس سے راضی، اُس سے میں راضی، اُس کا غضب میرا غضب۔ جس کسی نے میری بیٹی فاطمہؑ سے محبت کی، بتحقیق اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اسے راضی کیا اُس نے مجھے راضی کیا، جس کسی نے فاطمہؑ کو ناراض کیا، اُس نے مجھے ناراض کیا۔ وہ دونوں بولے: جی ہاں! ہم نے یہ تمام باتیں رسول اللہؐ کی زبانی سنی ہیں۔ اس پر فاطمہؑ بولیں: میں اللہ اور اُس کے فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ تم دونوں نے مجھے غضب ناک کیا اور مجھے راضی نہ کیا اور جب میں نبیؐ سے ملاقات کروں گی تو اُن سے تم دونوں کی شکایت کروں گی اور بی بیؑ نے کہا: میں ہر نماز میں تم دونوں کو بد دُعا دوں گی۔

کتاب 10



ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء

حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۱۷۶ھ

مقصد اول

سہیل اکیڈمی لاہور

۱۳۹۶ھ پاکستان ۱۹۷۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء

حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ج ۲۔ ص ۲۹

پیش آمد آن رجالٌ من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حزنوا علیه حتی کاد بعضهم یوسوس وفی بعض الفاظ الحدیث
انهم اشتکوا الحدیث النفس وفی روایة محمد بن جبیر بن مطعم عن عثمان قال تمنیت ان اکون سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم
ماذا ینجینا مما یلقی الشیطان فی انفسنا در علاج این داهیه متحیر شدند وندانستند که نجات ازین امر چیست صدیق اکبر
وجه نجات ازین داهیه شدیده ارشاد فرمود عن النبی صلی الله علیه وسلم ینجیکم من ذلکم ان تقولوا ما امرت به عمی ان
یقوله فلم یقله اخرجه احمد وابو یعلی بطرق مختلفة والفاظ متغایرة یفسر بعضها بعضا وحاصل این قصه آنست که قوم معتاد بودند
بدوام صحبت آنحضرت صلی الله علیه وسلم وحالت اتصال که بنور روح بکارهای خود مشغول باشند بصحبت آنجناب کسب
مینمودند چون سعادت صحبت از دست رفت وآن حالات مفقود شد در تفرقه افتادند وحدیث نفس برایشان مستولی گشت
حضرت صدیق که خلیفه مطلق آنحضرت بود ونائب برحق او صلی الله علیه وسلم در علم ظاهر وباطن طریقه ذکر تعلیم نمود وایت
منه این قصه که بعد جمیع طرق حدیث مفهوم گشت فلا تغتر بما تاویل الناس فی ذلک واین اول احیاء طریقه صوفیه است
که از دست خلیفه اول رضی الله عنه وارضاه بظهور پیوست بعد ازان حضرت مرتضی رضی الله عنه صلوة استغفار از صدیق
اکبر اخذ نمود وبآن اعتنای تمام فرمود عن علی قال کنت اذا سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا نفعنی الله به
ما شاء منه واذا حدثنی عنه غیری استحلفته فاذا حلف لی صدقته وان ابا بکر حدثنی وصدق ابوبکر انه سمع النبی صلی الله
علیه وسلم قال ما من عبد یذنب ذنبا فیتوضأ فیحسن الوضوء ثم یصلی رکعتین فیستغفر الله عز وجل الا غفر له اخرجه احمد و
ابو یعلی بطرق متعدده پس ازان صعب ترین اشکالات آن بود که حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها وحضرت عباس
رضی الله عنه بظاهر عموم آیت یُوصِیکُمُ اللّٰهُ فِیٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ متمسک شده میراث آنحضرت صلی
الله علیه وسلم طلب کردند مشکل آنکه اگر میراث دهند مخالفت قاعده شرع باشد واگر ندهند ملال خاطر اهل بیت لازم آید
حضرت صدیق درین باب حدیثی روایت کرد که میراث بردن را از پیغامبر صلی الله علیه وسلم وبودن این قری مملوک ی
صلی الله علیه وسلم بر دو شقه منع نمود وبا حضرت فاطمه رضی الله عنها وسایر اهل بیت العفو ملاطفت فرمود که جبر نقصان
آن آزردگیها شد درهمین ایام مشکل دیگر که فوق جمیع مشکلات توان شمرد پیش آمد وآن این بود که زبیر وجمعی از بنی
هاشم در خانه حضرت فاطمه رضی الله تعالی عنها جمع شده در باب نقض خلافت مشورت میکردند حضرت تحقیق آنرا
بتدبیری که بالیشی برهم زدند وتدارک حالی که برخروج حضرت مرتضی عارض شده بود بحسن ملاطفت فرمود هر دو واقعه
هر یکی چیزی را حفظ کرد وچیزی ترک نمود درینجا چند روایت بنویسیم تا قضیه منقح گردد عن زید بن اسلم عن ابیه انه حین
بویع لابی بکر بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم کان علی والزبیر یدخلان علی فاطمة بنت رسول الله صلی الله
علیه وسلم فیشاورونها ویرتجعون فی امرهم فلما بلغ ذلک عمر بن الخطاب خرج حتی دخل علی فاطمة فقال یا بنت رسول
الله والله ما من الخلق احد احب الینا من ابیک وما من احد احب الینا بعد ابیک منک وایم الله ما ذاک بمانعی ان
اجتمع هؤلاء النفر عندک ان آمر بهم ان یحرق علیهم البیت قال فلما خرج عمر جاؤها فقالت تعلمون ان عمر قد جاءنی وقد
حلف بالله لئن عدتم لیحرقن علیکم البیت وایم الله لیمضین لما حلف علیه فانصرفوا راشدین فروا رأیکم ولا ترجعوا الی

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی عورتوں کی سردار فاطمہ ہیں۔

حوالہ: الجامع الصغیر ج 1 ح 203 ص 37/ الصواعق المحرقة ص 191/ ینابیع المودة ج 2 باب 59 ص 479/ کنز العمال ج 13 ص 93.

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ اَنَّهٗ حِيْنَ بُوْيِعَ لِأَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ كَانَ عَلِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلَانِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ فَيُشَاوِرُوْنَهَا وَ يَرْتَجِعُوْنَ فِيْ أَمْرِهِمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ فقال يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ وَ اللهِ مَا مِنَ الْخَلْقِ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ أَبِيْكِ وَمَا مِنْ اَحَدٍ اَحَبُّ اِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيْكِ مِنْكِ و اَيْمُ اللهِ مَاذَاكِ بِمَانِعِيْ اِنْ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ اَنْ اٰمُرَهُمْ اَنْ يُحَرَّقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاءُوْهَا فَقَالَتْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِيْ وَ قَدْ حَلَفَ بِاللهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحَرِّقَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَيْتَ وَ اَيْمُ اللهِ لَيُمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ۔

یہ اسلم سے روایت صحیح ہے علی شرط شیخین ایضا ۱۷۹

ترجمہ: اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس وقت حضرت ابوبکر کی بیعت کی جا رہی تھی، اس دوران حضرت علیؑ اور زبیر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسول اللہؐ کے گھر میں داخل ہوئے اور خلافت کے بارے میں مشورہ اور رفت و آمد کرنے لگے۔ پس جب یہ بات حضرت عمر ابن خطاب تک پہنچی، وہ نکلے، یہاں کہ جناب سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر پر آئے اور کہا: اے بنتِ رسول اللہؐ! مجھے مخلوق میں آپ کے بابا سے بڑھ کر کوئی بھی محبوب نہیں ہے اور نہ ہی مجھے آپ کے بابا کے بعد آپ سے بڑھ کر کوئی عزیز ہے۔ خدا کی قسم! یہ بات مجھے گھر کا دروازہ جلانے کا حکم دینے سے مانع نہیں ہے، اگر یہ لوگ آپ کے پاس اسی طرح جمع ہوئے، پس حضرت عمر کے جانے بعد یہ افراد بی بیؑ کے پاس آئے، تو جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے ان سے کہا، تم جانتے ہو کہ عمر آیا تھا، اُس نے اللہ کی قسم اُٹھائی ہے کہ اگر تم پلٹ کر آئے تو وہ یقیناً دروازے کو تم پر جلا دے گا اور خدا کی قسم! اُس نے جس کام کے کرنے کی قسم اٹھائی، اُسے ضرور کر ڈالے گا۔

كتاب
11

جمع الجوامع

الجامع الكبير في الحديث والجامع الصغير وزوائده

تأليف

الإمام الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي

المتوفى سنة ٩١١هـ

تخريج وتعليق وضبط

خالد عبد الفتاح شبل

قسم المسانيد

مقدمة بالعشرة ثم الباقي على حروف المعجم في الأسماء
ثم الكنى كذلك

الجزء الحادي عشر

المحتوي:

مسند أبي بكر الصديق، ومسند عمر بن الخطاب

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

جمع الجوامع

الامام الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، ج ١١، ص ١٦۔

الآية. (خ في تاريخه، وعثمان بن سعيد الدّارمي في الرّدّ على الجهميّة، والأصبهاني في الحجة، قال ابن كثير: رجال إسناده ثقات).

٤٢ ـ عن عائشة رضي الله عنها: «أنّ فاطمة بنت رسول الله ﷺ سألت أبا بكر بعد وفاة رسول الله ﷺ أن يقسم لها ميراثها ممّا ترك رسول الله ﷺ ممّا أفاء الله، فقال لها أبو بكر: إن رسول الله ﷺ قال: لا نورث ما تركنا صدقة، فغضبت فاطمة فهجرت أبا بكر، فلم تزل مهاجرةً له حتى توفّيت، وعاشت بعد رسول الله ﷺ ستة أشهر، فكانت فاطمة تسأل أبا بكر نصيبها ممّا ترك رسول الله ﷺ من خيبر وفدك وصدقته بالمدينة فأبى أبو بكر ذلك، وقال: لست تاركاً شيئاً كان رسول الله ﷺ يعمل به إلا عملت به، فإنّي أخشى إن تركت شيئاً من أمره أن أزيغ، فأمّا صدقته بالمدينة فدفعها عمر إلى عليّ والعبّاس فغلب عليّ عليها، وأمّا خيبر وفدك فأمسكهما عمر وقال: هما صدقة رسول الله ﷺ كانتا لحقوقه الّتي تعروه ونوائبه وأمرهما إلى من ولي الأمر، قال: فهما على ذلك إلى اليوم». (حم خ م هق).

٤٣ ـ عن أنس رضي الله عنه أنّ أبا بكر كان رديف النّبيّ ﷺ من مكّة إلى المدينة، وكان أبو بكر يختلف إلى الشّام، فكان يعرف، وكان النّبيّ ﷺ لا يعرف، فكانوا يقولون يا أبا بكر من هذا الغلام بين يديك؟ فيقول: هاد يهديني السّبيل، فلمّا دنوا من المدينة نزلا بحرّة، وبعث إلى الأنصار فجاءوا، قال: فشهدته يوم دخل المدينة، فما رأيت يوماً كان أحسن ولا أضوأ من يوم دخل علينا فيه، وشهدته يوم مات فما رأيت يوماً كان أقبح ولا أظلم من يوم مات فيه» . (ش).

٤٤ ـ قال الديلمي في مسند الفردوس: حدثنا والدي وقال: أنا أحبّها منذ سمعت شيخي أبا إسحاق إبراهيم بن أحمد المراغي والمطهر بن محمّد بن جعفر البيع بأصبهان قالا: إنّا نحبّها منذ سمعنا من أبي سعيد إسماعيل بن علي بن الحسين السمان قال: أنا أحبّها منذ سمعت من أحمد بن محمّد بن أحمد بن عبد الله بن حفص الصّوفي قال: أنا أحبّها منذ سمعت من أبي بكر محمّد بن محمود الفارسي الزاهد ببلخ قال: أنا أحبّها منذ سمعت أبا سهيل ميمون بن محمد بن يونس الفقيه قال: أنا أحبّها منذ سمعت من عبد الله بن موسى السلامي قال: أنا أحبّها منذ سمعت من إبراهيم بن محمّد قال: أنا أحبّها منذ سمعت من أحمد بن العباس الحضرمي قال: أنا أحبّها منذ سمعت من

٤٢ ـ (●) حم (١/ ٤ و٦ و٩ و١٠ و٤٧ و٤٩ و٦٠ و٢٠٨)، خ (٤/ ٩٦)، ن (٧/ ١٣٢)، د (٢٩٦٣ و٢٩٦٨ و٢٩٦٩)، عب (٩٧٧٢)، ت (١٦٠٨ و١٦١٠) وهق (٦/ ٢٩٩ و٣٠٠ و٣٠١ و٣٠٢).

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ وَآسِيَةُ وَخَدِيجَةُ وَفَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عالمین کی بہترین خواتین چار ہیں: مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ۔

حوالہ: الجامع الصغیر ج 1 ح 4112 ص 469 / الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ ج 4 ص 378 / البدایۃ والنہایۃ ج 2 ص 60 / ذخائر العقبی ص 44.

جناب زہرا سلام اللہ علیہا غضب ناک تھیں حضرت ابو بکر پر۔

عن عائشہ " اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ سَأَلَتْ أَبَابَكرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ اَنْ يُقَسِّمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ...

فَغَضَبَتْ فَاطِمَةُ فَهَجَرَتْ اَبَابَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَةً لَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ فَهَجَرتْ (اظہار ناراضگی، مسلسل یہ عمل رہا)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسول اللہؐ نے سوال کیا حضرت ابو بکر سے رسول اللہؐ کی وفات کے بعد کہ ان کا میراث ترکہ رسول اللہؐ سے دیا جائے جو اللہ نے مالِ غنیمت میں سے عطا کیا ہے رسولؐ کو، حضرت ابو بکر نے دینے سے انکار کیا۔ پس جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا غضب ناک ہوگئیں، پس حضرت ابو بکر پر ناراض ہوگئیں۔ پس یہ ناراضگی برقرار رہی، پس ناراضگی کی حالت میں دُنیا سے رُخصت ہوگئیں۔

كتاب 12

الاستيعاب في معرفة الأصحاب

لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر القرطبي

المتوفى سنة ٤٦٣هـ

تحقيق وتعليق

الشيخ علي محمد معوض — الشيخ عادل أحمد عبد الموجود

قدم له وقرظه

الأستاذ الدكتور محمد عبد المنعم البري، جامعة الأزهر

الدكتور جمعة طاهر النجار، جامعة الأزهر

الجزء الثالث

المحتوى

تتمة حرف العين - حرف الميم

منشورات محمد علي بيضون لنشر كتب السنة والجماعة

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

الاستيعاب فى معرفة الاصحاب

لابی عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر القرطبی، المتوفی سنۃ ٤٦٣ھ، ص ١٠٠

كتاب
12

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی عورتوں کی سردار فاطمہ ہیں۔

حوالہ: کنز العمال ج 13 ص 94 / صحیح البخاری، کتاب الفضائل، باب مناقب فاطمہ / البدایہ والنہایہ ج 2 ص 61.

[حدّثنا محمد بن أحمد، حدّثنا محمد بن أيوب][1]، حدّثنا أحمد بن عمرو البزار، حدّثنا أحمد بن يحيى، حدّثنا محمد بن نسير، حدّثنا عبد الله بن عمر، عن زيد بن أسلم، عن أبيه ـ أن علياً والزّبير كانا حين بُويع لأبي بكر يدخلان على فاطمة رضي الله عنهم فيشاورانها ويتراجعان في أمرهم، فبلغ ذلك عمر، فدخل عليها عمر، فقال: يا بنت رسول الله [والله][2] ما كان من الخلق أحدٌ أحبّ إلينا من أبيك، وما أحد أحبّ إلينا بعده منك، ولقد بلغني أنّ هؤلاء النّفر يدخلون عليك، ولئن بلغني لأفعلنّ ولأفعلنّ. ثم خرج وجاءوها، فقالت لهم: إن عمر قد جاءني وحلف لئن عدتم ليفعلنّ، وايم الله ليفينّ بها، فانظروا[3] في أمركم، ولا ترجعوا إليّ. فانصرفوا فلم يرجعوا حتى بايعوا لأبي بكر.

وحدّثنا أحمد بن محمد، حدّثنا أحمد بن الفضل، حدّثنا محمد بن جرير، حدّثنا محمد بن سلمة، عن ابن إسحاق، عن عبد الله بن أبي بكر، أنّ خالد بن سعيد[4] لما قدم من اليمن بعد وفاةِ رسول الله ﷺ تربّص ببيعته لأبي بكر شهرين، ولقي عليّ بن أبي طالب، وعثمان بن عفان، وقال: يا بَني عبد مناف، لقد طبتُم نفساً عن أمركم يليه غيركم، فأما أبو بكر فلم يحفل بها، وأما عمر فاضطغنها عليه، فلما بعث أبو بكر خالد بن سعيد أميراً على ربع من أرباع الشّام، وكان أول من استعمل عليها، فجعل عمر يقول أتؤمّرُهُ، وقد قال ما قال، فلم يزل بأبي بكر حتى عزله، وولّى يزيد بن أبي سفيان، وقال ابن أبي عزة القرشيّ الجمحيّ: [الكاملُ]:

شُكْراً لِمَنْ هُوَ بِالثَّنَاءِ خَلِيقُ ... ذَهَبَ اللَّجَاجُ وَبُويِعَ الصِّدِّيقُ
مِنْ بَعْدِ مَا رَكَضَتْ بِسَعْدٍ بَغْلَةٌ ... وَرَجَا رَجَاءً دُونَهُ الْعَيُّوقُ
جَاءَتْ بِهِ الأَنْصَارُ عَاصِبَ رَأْسِهِ ... فَأَتَاهُمُ الصِّدِّيقُ وَالْفَارُوقُ
وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَالَّذِينَ إِلَيْهِمُ ... نَفْسُ الْمُؤَمِّلِ لِلْبَقَاءِ تَتُوقُ
كُنَّا نَقُولُ لَهَا عَلِيٌّ وَالرِّضَا ... عُمَرٌ، وَأَوْلاَهُمْ بِتِلْكَ عَتِيقُ
فَدَعَتْ قُرَيْشٌ بِاسْمِهِ فَأَجَابَهَا ... إِنَّ الْمُنَوَّهَ بِاسْمِهِ الْمَوْثُوقُ

وحدّثنا خلف بن قاسم، حدّثنا الحسن بن رشيق، حدّثنا أبو بشر الدولابيّ، حدّثنا إبراهيم، حدّثنا الحميديّ، حدّثنا سفيان، قال: حدّثنا الوليد بن كثير، عن ابن صياد، عن سعيد بن المسيّب، قال: لما قُبض رسول الله ﷺ ارتجّت مكّة، فسمع بذلك أبو قحافة،

(١) في أ: حدثنا محمد بن إبراهيم حدثنا محمد بن أحمد حدثنا محمد بن أيوب.
(٢) سقط في ط. (٣) في أ: فانتظروا. (٤) في أ: سعد بن حميد.

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمْ عَنْ اَبِيْهِ . . اَنَّ عليًّا و الزّبير كَانَا حِيْنَ بُوْيِعَ لِأَبِي بكر يَدْخُلَانِ عَلٰى فَاطِمَةَ فَيُشَاوِرَانِهَا وَيَتَرَاجَعَانِ فِي اَمْرِهِمْ .
فَبَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ فَقَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ وَ اللهِ مَا كَانَ مِنَ الْخَلْقِ اَحَدٌ أَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ أَبِيْكِ وَمَا اَحَدٌ أَحَبُّ اِلَيْنَا بَعْدَهُ مِنْكِ وَ لَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ هٰؤُلَاءِ النَّفَرَ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْكِ وَلَئِنْ بَلَغَنِيْ لَأَفْعَلَنَّ وَلَأَفْعَلَنَّ . ثُمَّ خَرَجَ وَجَاءُوْهَا فَقَالَتْ لَهُمْ اِنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِيْ وَ حَلَفَ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيَفْعَلَنَّ وَ اَيْمُ اللهِ لَيَفِيَنَّ بِهَا فَانْظُرُوْا فِي اَمْرِكُمْ وَلَا تَرْجِعُوْا اِلَيَّ فَانْصَرَفُوا فَلَمْ يَرْجِعُوْا حَتّٰى بَايَعُوْا لِأَبِي بكر .

لَيُحْرِقَنَّ . لَيُحْرِقَنَّ کی عبارت کو ہٹانے کے بعد لَيَفْعَلَنَّ . لَيَفْعَلَنَّ لکھ کر خیانتِ علمی کی گئی ہے۔

حضرت ابوبکر کی بیعت کے وقت حضرت علیؑ اور زبیر بی بی فاطمہؑ کے گھر میں داخل ہوئے اور اپنے اُمور کے سلسلے میں اُن سے مشاورت کی۔ اس بات کی خبر حضرت عمر کو ملی تو بی بی فاطمہؑ کے گھر میں داخل ہوئے اور بولے، اللہ کی قسم! آپ کے والد سے زیادہ محبوب ہمیں مخلوق میں سے کوئی فرد نہیں اور اُن کے بعد آپ سے زیادہ کوئی اور محبوب نہیں۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ چند افراد آپ کے گھر آئے ہیں، اگر مجھے ان افراد کے آنے کی خبر ہوئی تو میں کچھ کر بیٹھوں گا۔ پھر حضرت عمر چلے گئے۔ اُن کے بعد وہ افراد آئے تو حضرت فاطمہؑ نے اُن سے کہا، حضرت عمر میرے پاس آئے تھے اور اُنھوں نے قسم کھائی کہ اگر تم لوگ دوبارہ آئے تو وہ کچھ کر بیٹھیں گے۔ اللہ کی قسم! وہ اپنی قسم پوری کریں گے۔ اب تم لوگ سوچ لو! میرے پاس پلٹ کر نہ آنا۔ وہ افراد چلے گئے، دوبارہ پلٹ کر نہیں آئے، یہاں تک کہ اُنھوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کرلی۔

كتاب 13

فَرائِدُ السِمطين

في فضائل المرتضى و البتول و السبطين و الأئمة
من ذريتهم عليهم السلام

تأليف

المحدث الكبير ابراهيم الجويني الخراساني

من اعلام القرن السابع و الثامن الهجري

الجزء الثاني

تحقيق و تعليق

العلامة الشيخ محمد باقر المحمودي

دار الحبيب
للطباعة والنشر والتوزيع والترجمة

فرائد السمطين

المحدث الكبير ابراهيم الجويني الخراساني، ج ٢، ص ٣٥

وإمام كل مؤمن وقائد كل تقيّ وهو وصييّ وخليفتي على أهلي وأمتي في حياتي وبعد موتي ومحبّه محبّي ومبغضه مبغضي وبولايته صارت أمّتي مرحومة ، وبعداوته صارت المخالفة له ملعونة ؛ وإني بكيت حين أقبل لأني ذكرت غدر الأمّة به بعدي حتى إنّه يزال عن مقعدي وقد جعله الله له بعدي ثم لا يزال الأمر به حتى يضرب على قرنه ضربة تخضّب منها لحيته في أفضل الشهور شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن .

وأمّا ابنتي فاطمة فإنّها سيّدة نساء العالمين من الأولين والآخرين وهي بضعة مني وهي نور عيني وهي ثمرة فؤادي وهي روحي التي بين جنبيّ وهي الحوراء الأنسيّة متى قامت في محرابها بين يدي ربها جلّ جلاله زهر نورها لملائكة السماء كما يزهر نور الكواكب لأهل الأرض ويقول الله عزّ وجلّ لملائكته يا ملائكتي انظروا إلى أمتي فاطمة سيّدة إمائي قائمة بين يديّ ترعد فرائصها من خيفتي وقد أقبلت بقلبها على عبادتي أشهدكم أني قد أمنت شيعتها من النار. وإني لمّا رأيتها ذكرت ما يصنع [بها] بعدي كأني بها وقد دخل الذلّ بيتها وانتهكت حرمتها وغصب حقها ومنعت إرثها وكسر جنبها وأسقطت جنينها وهي تنادي يا محمداه فلا تجاب وتستغيث فلا تغاث ، فلا تزال بعدي محزونة مكروبة باكية(فتذكر انقطاع الوحي من بيتها مرّة وتتذكّر فراقي أخرى وتستوحش إذا جنّها الليل لفقد صوتي التي كانت تستمع إليه إذا تهجّدت بالقرآن.ثم ترى نفسها ذليلة بعد أن كان في أيّام أبيها عزيزة وعند ذلك يؤنسها الله تعالى فيناديها بما نادى به مريم ابنة عمران فيقول : يا فاطمة إن الله اصطفاك وطهّرك واصطفاك على نساء العالمين ، يا فاطمة اقنتي لربّك واسجدي واركعي مع الراكعين ، ثم يبتدئ بها الوجع فتمرض فيبعث الله عزّ وجلّ إليها مريم ابنة عمران تمرّضها وتؤنسها في علّتها .فتقول عند ذلك يا رب إني قد سئمت الحياة وتبرّمت بأهل الدنيا فألحقني بأبي فيلحقها الله عزّ وجلّ بي فتكون أوّل من يلحقني من أهل بيتي ، فتقدم عليّ محزونة مكروبة مغمومة مغصوبة مقتولة ؛ يقول رسول الله [صلى الله عليه وآله وسلم] عند ذلك : ألّلهمّ العن من ظلمها وعاقب من غصبها وذلّل من أذلّها وخلّد في نارك من ضرب جنبها حتى ألقت ولدها فتقول الملائكة عند ذلك آمين .

وأمّا الحسن عليه السلام فإنّه إبني وولدي ومنّي وقرة عيني وضياء قلبي وثمرة فؤادي وهو سيّد شباب أهل الجنّة وحجّة الله على الأمّة أمره أمري وقوله قولي ، من تبعه فإنّه منّي ومن عصاه فإنه ليس منّي وإني إذا نظرت إليه تذكرت ما يجري عليه من الذلّ بعدي ولا يزال الأمر به حتى يقتل بالسمّ ظلماً وعدواناً فعند ذلك تبكي الملائكة والسبع الشداد لموته ويبكيه كل شيء حتى الطير في جوّ السماء والحيتان في

كتاب
13

قال رسول الله {صلّى الله عليه وآله}: {إِذَا اشْتَقْتُ إِلَى ثِمَارِ الْجَنَّةِ قَبَّلْتُ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے بہشت کے پھلوں کی خواہش ہوتی، تو میں فاطمہ کا بوسہ لیتا۔

حوالہ: نور الابصار ص 51.

نقشِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَإِنِّي لَمَّا رَأَيْتُهَا ذَكَرْتُ مَا يُصْنَعُ بِهَا بَعْدِي، كَأَنِّي بِهَا وَقَدْ دَخَلَ الذُّلُّ بَيْتَهَا، وَانْتُهِكَتْ حُرْمَتُهَا، وَغُصِبَتْ حَقُّهَا، وَمُنِعَتْ إِرْثُهَا، وَكُسِرَ جَنْبُهَا، وَأُسْقِطَتْ جَنِينُهَا، وَهِيَ تُنَادِي: يَا مُحَمَّدَاهُ! فَلَا تُجَابُ، وَتَسْتَغِيثُ فَلَا تُغَاثُ. فَلَا تَزَالُ بَعْدِي مَحْزُونَةً، مَكْرُوبَةً، بَاكِيَةً، تَتَذَكَّرُ انْقِطَاعَ الْوَحْيِ عَنْ بَيْتِهَا مَرَّةً، وَتَتَذَكَّرُ فِرَاقِي أُخْرَى، .... فَتَقْدَمُ عَلَيَّ مَحْزُونَةً، مَكْرُوبَةً، مَغْمُومَةً، مَغْصُوبَةً، مَقْتُولَةً. يَقُولُ رَسُولُ اللهِ عِنْدَ ذَلِكَ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ مَنْ ظَلَمَهَا، وَعَاقِبْ مَنْ غَصَبَهَا، وَذَلِّلْ مَنْ أَذَلَّهَا، وَخَلِّدْ فِي نَارِكَ مَنْ ضَرَبَ جَنْبَهَا حَتّٰى أَلْقَتْ وَلَدَهَا. فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذَلِكَ: آمين.

جب میں اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھتا ہوں مجھے ان پر ہونے والے مظالم یاد آتے ہیں جو میرے بعد ان پر ہوں گے۔ گویا میں اپنی بچی کے ساتھ ہوں اس مصیبت میں اور ذلیل لوگ ان کے گھر میں داخل ہوں گے اور میری بچی کی حرمت واحترام کو پارہ پارہ کیا جائے گا اور ان کا حق غصب کیا جائے گا، انھیں میراث نہیں دی جائے گی اور ان کے پہلو کو شکستہ کیا جائے گا اور ان کے بچے کو ساقط کیا جائے گا اور یہ فریاد کرے گی، یا محمدہ، پس کوئی جواب نہ دے گا، کوئی مدد نہیں کرے گا اور میرے بعد ان کا حزن وغم برقرار رہے گا اور کرب ومصیبت اور گریہ میں رہے گی اور اپنے گھر سے وحی کے منقطع ہونے کو یاد کرے گی ایک دفعہ اور دوسری دفعہ میری جدائی کو یاد کرے گی۔

پس وہ میرے پاس آئے گی حزن ورنجیدہ ہوکر، کرب ومصیبت میں مبتلا ہوکر غمگین حالت میں، وراثت سے ترک شدہ اور مقتولہ کیفیت میں آئے گی۔

اُس وقت اللہ کے رسولؐ فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ لعنت بھیج اس پر جس نے فاطمہ سلام اللہ علیہا پر ظلم کیا اور سخت سزا دے جس نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حق غصب کیا اور اس کو ذلیل کر جس نے احترام فاطمہ سلام اللہ علیہا کو پارہ پارہ کیا اور ہمیشہ اسے جہنم میں رکھ جس نے زہراؑ کے پہلو پر ضربت ماری یہاں تک کہ ان کا بچہ ساقط ہوگیا۔ پس اس وقت ملائکہؑ نے آمین کہا۔

کتاب
14

ازالۃ الخفاء
عن خلافۃ الخلفاء

مترجم

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

مترجم
حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب

جلد چہارم

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء

مترجم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی، ج ۴، ص ۱۳۱، ۱۳۲

کتاب
14

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): {كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّاأَرْبَعٌ: مَرْيَمُ وَآسِيَةُ وَخَدِيجَةُ وَفَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں بہت سے افراد کمال کو پہنچے، لیکن عورتوں میں فقط چار عورتیں کمال کو پہنچی ہیں: مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ۔

حوالہ: نور الابصار ص 51.

قرابتک وما آتاک الله من العلم والفقه
فاتق الله وان ولیت هذا الامر فلا ترفعن بنی
... علی رقاب الناس وقال لعثمان یا عثمان
... هؤلاء القوم لعلهم یعرفون لک صهرک
... رسول الله صلی الله علیه وسلم وسنک و
شرفک فان انت ولیت هذا الامر فاتق الله
ولا ترفع بنی فلان علی رقاب الناس
... ادعوا لی صهیبا فقال صل بالناس ثلثا
... هؤلاء الرهط فلیخلوا فان اجمعوا علی
رجل فاضربوا رأس من خالفهم. واحمد بن حنبل
عن الزهری عن ربیعة بن دراج ان علی بن
ابی طالب سبح بعد العصر رکعتین فی طریق
مکة فرآه عمر فتغیظ علیه ثم قال اما والله
لقد علمت ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم نهی عنها. ابو بکر بن اسلم باسناد صحیح
علی شرط الشیخین انه حین بویع لابی بکر
بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان علی و
الزبیر یدخلان علی فاطمة بنت رسول الله صلی
الله علیه وسلم فیشاورونها ویرتجعون فی امرهم
فلما بلغ ذلک عمر بن الخطاب خرج حتی
دخل علی فاطمة فقال یا بنت رسول الله صلی
الله علیه وسلم والله ما من الخلق احب الینا
من ابیک وما من احد احب الینا بعد ابیک

بوقت وفات فرمایا کہ میرے پاس بلا کر لاؤ علی کو اور طلحہ اور زبیر کو اور عثمان کو اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد کو۔ کہا کہ پھر ان میں سے کسی سے گفتگو کی بجز علی اور عثمان کے۔ تو عمرؓ نے کہا کہ اے علی غالباً یہ سب لوگ پہچانتے ہیں آپ کی قرابت کو اور اس علم اور دین کی سمجھ کو جو اللہ نے آپ کو دی ہے تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور اگر تم اس امرِ خلافت کے ذمہ دار بنا دیئے جاؤ تو بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کر دینا۔ اور عثمانؓ سے فرمایا کہ اے عثمان اُمید ہے کہ یہ لوگ تم کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری دامادی کے تعلق کو اور تمہاری عمر کو اور تمہارے شرف کو پہچانیں گے تو اگر تم اس امر کے (یعنی خلافت کے) ذمہ دار بنا دیئے گئے تو اللہ سے ڈرنا اور بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کر دینا۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس صہیب کو بلا کر لاؤ (جب وہ آ گئے) تو فرمایا کہ تین دن تم لوگوں کو نماز پڑھانا اور چاہئے کہ یہ جماعت اکٹھی ہو کر تخلیہ میں فیصلہ پر غور کریں پھر اگر کسی ایک شخص پر متفق ہو جائیں تو جو کوئی مخالفت کرے اس کی گردن مار دینا۔ احمد بن حنبل، زہری سے وہ ربیعہ بن دراج سے کہ علی بن ابی طالب نے بعد عصر دو رکعت نوافل مکہ کے راستہ میں پڑھیں، اس کو عمرؓ نے دیکھا تو وہ علیؓ پر ناراض ہوئے پھر فرمایا خبردار واللہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا ہے۔ ابو بکر بن اسلم سے روایت کرتے ہیں باسناد صحیح شیخین کی شرط پر کہ یہ واقعہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر سے بیعت کر لی گئی اور علی اور زبیر فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جا کر اُن سے مشورہ کیا کرتے تھے اور اپنے امر (بیعت) کے بارے میں تبادلۂ آراء کرتے۔ جب اس اجتماع کی اطلاع عمر بن الخطاب کو پہنچی تو وہ نکل کر فاطمہؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی خدا کی قسم مخلوق میں سے کوئی ہم کو تمہارے باپ سے زیادہ پیارا نہیں تھا اور تمہارے باپ کے بعد اب ہمیں

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ اَنَّهُ حِيْنَ بُوْيِعَ لِأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ كَانَ عَلِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلَانِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ فَيُشَاوِرُوْنَهَا وَ يَرْتَجِعُوْنَ فِي أَمْرِهِمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ ابن الخَطَّابِ خَرَجَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ فقال يا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ و الله مَامِنَ الْخَلْقِ اَحَدٌ اَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ أَبِيْكِ وَمَا مِنْ اَحَدٍ اَحَبُّ إِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيْكِ مِنْكِ و اَيْمُ اللهِ مَاذَاكَ بِمَانِعِي اِنْ اِجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ اَنْ آمُرَهُمْ اَنْ يُحَرِّقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتُ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاءُ و هَا فَقَالَتْ تَعْلَمُوْنَ اِنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِي وَ قَدْ حَلَفَ بِاللهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحَرِقَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَيْتَ وَ اَيْمُ اللهِ لَيُمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ۔

منک وایم اللہ ما ذلک بمانعی ان اجتمع هؤلاء النفر عندک ان آمر بهم ان یحرق علیهم البیت قال فلما خرج عمر جاؤها فقالت تعلمون ان عمر قد جاءنی وقد حلف باللہ لئن عدتم لیحرقن علیکم البیت وایم اللہ لیمضین لما حلف علیه فانصرفوا راشدین فروا رأیکم و لا ترجعوا الی فانصرفوا عنها فلم یرجعوا الیها حتی بایعوا لابی بکر۔ مالک عن اسلم مولی عمر ان عمر بن الخطاب رأی علی طلحة بن عبید اللہ ثوبا مصبوغا وهو محرم فقال عمر ما هذا الثوب المصبوغ یا طلحة فقال طلحة یا امیر المومنین انما هو مدر فقال عمر انکم ایها الرهط ائمة یقتدی بکم الناس فلو ان رجلا جاهلا رأی هذا الثوب لقال ان طلحة بن عبید اللہ قد کان یلبس الثیاب المصبغة فی الاحرام فلا تلبسوا ایها الرهط شیئا من هذه الثیاب المصبغة۔ احمد بن حنبل عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت عمر بن الخطاب یقول لطلحة بن عبید اللہ مالی اراک قد شعثت واغبرت منذ توفی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لعلک ساءک یا طلحة امارة ابن عمک قال معاذ اللہ انی لاجدرکم ان لا افعل ذلک انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول انی لاعلم کلمة لا یقولها رجل عند حضرة

تم سے زیادہ پیارا کوئی نہیں اور خدا کی قسم اگر یہ جماعت (بنو ہاشم) اگر تمھارے پاس جمع ہوئی تو یہ بات (یعنی آپ کا پیارا ہونا) مجھے اس بات سے نہ روک سکے گی کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرلوں کہ ان کے اوپر اس گھر کو جلا دیا جائے کہا کہ جب عمرؓ نکلے تو یہ لوگ فاطمہؓ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ عمر میرے پاس آیا اور اس نے خدا کی قسم کھائی ہے کہ اگر تم پھر جمع ہوئے تو وہ ضرور تمھارے اوپر اس گھر کو جلا دے گا اور خدا کی قسم جس چیز پر وہ قسم کھا کر گیا ہے اس کو وہ ضرور کر گذرے گا تو عافیت کے ساتھ لوٹ جاؤ اور جو رائے مشورہ کرتے ہو کئے جاؤ مگر میرے پاس لوٹ کر نہ آؤ تو یہ سب اُن کے پاس سے واپس ہو گئے اور پھر لوٹ کر اُن کے پاس نہیں آئے یہاں تک کہ انہوں نے ابوبکر سے بیعت کرلی۔ مالک۔ اسلم مولیٰ عمرؓ سے کہ عمر بن الخطاب نے طلحہ بن عبید اللہ کے بدن پر رنگا ہوا کپڑا دیکھا جب کہ وہ مُحرِم تھے۔ تو عمرؓ نے کہا کہ اے طلحہ (بحالت احرام) یہ رنگا ہوا کپڑا کیسا ہے تو طلحہ نے کہا اے امیر المومنین یہ تو مٹی سے رنگا ہوا ہے (اس میں کیا حرج ہے) تو عمرؓ نے کہا اے جماعت صحابہ تم ایسے ائمہ ہو کہ لوگ تمھاری اقتداء کرتے ہیں تو اگر کسی جاہل نے اس کپڑے کو دیکھا تو وہ ضرور یہ کہے گا کہ طلحہ بن عبید اللہ احرام کی حالت میں زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔ تو اے جماعت صحابہ ان رنگے کپڑوں کو نہ پہنو۔ احمد بن حنبل، جابر بن عبد اللہ سے کہ میں نے عمر بن الخطاب سے سنا جو طلحہ بن عبید اللہ سے کہہ رہے تھے کہ کیا بات ہے کہ میں تم کو اس حال میں دیکھتا ہوں کہ تمھارے بال بکھرے رہتے ہیں اور چہرہ غبار آلود رہتا ہے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ شاید تمھارے چچا کے بیٹے کی امارت تم کو ناگوار ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ معاذ اللہ میں تم سب سے زیادہ شایاں ہوں کہ ایسا نہ کروں (یعنی حسد و پریشانی میں مگر اس بات کا سبب کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

زید ابن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے: جب رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر سے بیعت کر لی گئی اور حضرت علی اور زبیر فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ کے گھر جا کر اُن سے مشورہ کیا کرتے تھے اور اپنے امر (بیعت) کے بارے میں تبادلہ آراء کرتے۔ جب اس اجتماع کی اطلاع حضرت عمر بن الخطاب کو پہنچی تو وہ نکل کر فاطمہؑ کے پاس پہنچے اور کہا، اے رسول ﷺ کی بیٹی خدا کی قسم! مخلوق میں سے کوئی ہم کو تمھارے باپ سے زیادہ پیارا نہیں تھا اور تمھارے باپ کے بعد اب ہمیں تم سے زیادہ پیارا کوئی نہیں اور خدا کی قسم! اگر یہ جماعت ''بنو ہاشم'' آ کر تمھارے پاس جمع ہوئی تو یہ بات ''یعنی آپ کا پیارا ہونا'' مجھے اس بات سے نہ روک سکے گی کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرلوں کہ ان کے اوپر اس گھر کو جلا دیا جائے، کہا کہ جب حضرت عمر نکلے تو یہ لوگ بی بی فاطمہؑ کے پاس پہنچے تو اُنھوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ عمر میرے پاس آیا اور اُس نے خدا کی قسم کھائی کہ اگر تم پھر جمع ہوئے تو وہ ضرور تمھارے اوپر اس گھر کو جلا دے گا اور خدا کی قسم جس چیز پر وہ قسم کھا کر گیا اُس کو وہ ضرور کر گزرے گا۔

کتاب 15

تاریخ طبری

جلد اوّل۔ دوم یکجا

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

جلد اوّل

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاریخ اسلام کے قدیم ترین اور مستند مورخ علامہ جریر الطبری کی تاریخ الامم والملوک کا پہلا حصہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کی تمام تفصیلات معتبر اور اصل راویوں تک مکمل سلسلۂ اسناد کے ذریعہ بیان کی گئی ہیں، یہی وہ نایاب تاریخ ہے جو زمانۂ قدیم سے لے کر عصر حاضر تک سیرت مبارکہ کی معتبر اور مستند ماخذ رہی ہے تاریخ اسلام کے تمام مورخین نے اسکی خوشہ چینی کی ہے

ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم اے) ندوی　　ترتیب و تبویب: شبیر حسین قریشی ایم اے

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

تاریخ طبری

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ، ج اوّل، ص ۵۲۹ھ۔

کتاب 15

قال رسول الله {صلی الله علیه وآله}: {أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے فرد علی اور فاطمہ ہیں۔

حوالہ: نور الأبصار ص 52 / قریب من لفظہ فی کنز العمال ج13 ص95.

۔۔دم کیا ہے یہ کہہ کر عمرؓ نے ابوبکرؓ کی بیعت کی اور سب لوگوں نے ان کی بیعت کر لی، مگر اس ۔۔ت تمام انصار نے یا ان میں سے بعض نے یہ کہا کہ ہم تو صرف علیؓ کی بیعت کریں گے۔

زیاد بن کلیب کی روایت

۳۰ / ۴۴۳ زیاد بن کلیب سے مروی ہے کہ وہاں سے عمرؓ بن الخطاب علیؓ کے مکان پر آئے وہاں طلحہؓ ۔۔بیر رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صاحب موجود تھے۔ عمرؓ نے کہا چل کر بیعت کرو ورنہ میں اس گھر میں آگ لگا کر تم سب کو جلا دوں گا۔ زبیرؓ تلوار نکال کر عمرؓ پر بڑھے مگر فرش میں پاؤں اُلجھ جانے کی وجہ سے گرے اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی، تب اور لوگوں نے فوراً زبیر پر یورش کر کے ان کو قابو میں کر لیا۔

حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ابوبکرؓ مدینہ کی کسی بستی میں تھے۔ مدینے آ کر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کھولا اور بوسہ دیا اور کہا میرے والدین آپ پر نثار ہوں آپ کی زندگی اور موت دونوں کس قدر پاک ہوئیں۔ رب کعبہ کی قسم محمدؐ مر گئے۔ پھر وہ مسجد میں منبر پر آئے انھوں نے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو دھمکا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ زندہ ہیں ہرگز نہیں مرے اور وہ بہت جلد واپس آئیں گے اور آپ کی موت کی خبر بیان کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں قطع کریں گے۔ ابوبکرؓ نے تقریر شروع کی، عمرؓ نے کہا چپ رہو مگر انہوں نے نہ مانا۔ ابوبکرؓ نے اپنی تقریر میں لوگوں سے کہا کہ اللہ نے خود اپنے نبیؐ سے کہا ہے کہ انک میت و انہم میتون ثم انکم یوم القیامۃ عند ربکم تختصمون (ترجمہ: بے شک تم مرو گے اور سب مریں گے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے جھگڑو گے) اور اس کے بعد ابوبکرؓ نے یہ پوری آیت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل، افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم پڑھی اور کہا جو محمدؐ کے پرستار تھے ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا معبود مر گیا، اور جو اللہ وحدہٗ لاشریک کے پرستار ہیں ان کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ وہ زندہ ہے جسے کبھی موت نہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کا انصار کو خطاب

بعض صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب تک ابوبکرؓ نے ان دونوں

زیاد بن کلیب کی روایت ہے عمر نے کہا چل کر بیعت کرو ورنہ میں اس گھر میں آگ لگا کر تم سب کو جلا دوں گا۔ (اُردو)

كتاب 16

ذخائر العرب

٣٠

تاريخ الطبرى

تاريخ الرسل والملوك

لأبى جعفر محمد بن جرير الطبرى

٢٢٤ – ٣١٠ هـ

الجزء الثالث

تحقيق

محمد أبو الفضل إبراهيم

الطبعة الرابعة

دار المعارف

عربی-تاریخ الطبری

تاریخ الرسل والملوک لابی جعفر محمد بن جریر الطبری ۲۲۴-۳۱۰ھ، الجزء الثالث،

تحقیق، محمد ابوالفضل ابراہیم، ص ۲۰۲

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {أُنزِلَتْ آيَةُ التَّطْهِيرِ فِي خَمْسَةٍ فِيَّ، وَفِي عَلِيٍّ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آیۂ تطہیر پانچ افراد کے بارے میں نازل ہوئی: میں، علی، حسن، حسین اور فاطمہ۔

حوالہ: إسعاف الراغبین ص 116 / صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة.

فقالوا : منّا أميرٌ ومنكم أمير ، فقال أبو بكر : منّا الأمراء ومنكم الوزراء .

ثم قال أبو بكر : إني قد رضيتُ لكم أحدَ هذين الرجلين : عمر أو أباعبيدة ، إنّ النبيّ صلى الله عليه وسلم جاءه قومٌ فقالوا : ابعث معنا أمينًا فقال :

١٨١٨/١ لأبعثنّ معكم أمينًا حقَّ أمين ؛ فبعث معهم أبا عبيدة بن الجراح ، وأنا أرضى لكم أبا عُبيدة . فقام عمر ، فقال : أيّكم تطيب نفسه أن يخلُف قدمين قدّمهما النبيّ صلى الله عليه وسلم ! فبايعه عمر وبايعه الناس ، فقالت الأنصار — أو بعض الأنصار : لا نبايع إلاّ عليًّا .

حدّثنا ابنُ حميد ، قال : حدّثنا جرير ، عن مغيرة ، عن زياد بن

اردو جلد 1 ص ٥٢٩ كليب ، قال : أتى عمرُ بن الخطاب منزلَ عليٍّ وفيه طلحة والزبير ورجالٌ من المهاجرين ، فقال : والله لأحرقنّ عليكم أو لتخرجُنّ إلى البَيْعة . فخرج عليه الزبيرُ مُصْلِتًا بالسيف ، فعثر فسقط السّيْف من يده ، فوثبوا عليه فأخذوه .

حدّثنا زكرياء بن يحيى الضرير ، قال : حدّثنا أبو عَوانة ، قال : حدّثنا داود بن عبد الله الأوْدِيّ ، عن حُمَيد بن عبد الرحمن الحميريّ ، قال : تُوُفّيَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر في طائفة من المدينة ، فجاء فكشف الثوبَ عن وجهه فقبّله ، وقال : فداك أبي وأمي ! ما أطيبَكَ حيًّا وميتًا ! مات محمدٌ وربِّ الكعبة ! قال : ثم انطلق إلى المنبر ، فوجد عمر ابن الخطاب قائمًا يُوعِد الناس ، ويقول : إنّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم حيٌّ لم يمت ، وإنه خارج إلى من أرْجَفَ به ، وقاطع أيديهم ، وضارب أعناقهم ، وصالبهم . قال : فتكلّم أبو بكر ، وقال : أنْصِتْ . قال : فأبى عمر أن يُنصت ، فتكلّم أبو بكر ، وقال : إن الله قال لنبيّه صلى الله عليه وسلم :

١٨١٩/١ ﴿ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ • ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴾ (١) . ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ . . . ﴾ (٢) ؛ حتى ختم الآية ، فمن

(١) سورة الزمر ٣٠ ، ٣١ . (٢) سورة آل عمران ١٤٤ .

عن زیاد بن کلیب قال أَتَى عُمَرُ ابن الخطاب مَنْزِلَ عَلِيٍّ وَ فِيْهِ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ وَ اللهِ لَأُحرِقَنَّ عَلَيْكُمْ أَوْلَتَخرُجُنَّ إِلَى الْبَيْعَةِ.

زیاد بن کلیب سے روایت ہے کہ عمر ابن خطاب علی علیہ السلام کے گھر آیا جس میں حضرت علیؑ اور زبیر وطلحہ اور مہاجرین میں سے کچھ مرد موجود تھے، پس حضرت عمر نے کہا، خدا کی قسم! ضرور تم سمیت گھر جلا دوں گا یا تم ضرور نکلو گے بیعت کی طرف۔

كتاب 17

سيدة نساء أهل الجنة

فاطمة الزهراء

أو

إتحاف السائل

بما لفاطمة من المناقب

تأليف

العلامة محمد عبد الرؤوف بن علي بن زين العابدين المناوي

المتوفى سنة ١٠٣١هـ

تحقيق وتعليق

الشيخ علي أحمد عبد العال الطهطاوي

[illegible]

تنبيه:

ألحقت في آخر الكتاب عدة صفحات تضم قصائد في السيدة خديجة الكبرى رضي الله عنها والسيدة
آمنة بنت وهب ومساجلات في مناقب السيدة فاطمة لم ترد في متن الكتاب.

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

سيدة نساء اہل الجنۃ فاطمۃ الزہراء

اواتحاف السائل بما لفاطمۃ من المناقب

تالیف العلامۃ محمد عبدالرؤوف بن علی بن زین العابدین المناویؒ، المتوفی ۱۰۳۱ھ ،ص ۳۴

كتاب
17

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): {أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: مَرْيَمُ وَآسِيَةُ وَخَدِيجَةُ وَفَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل بہشت کی برترین (افضل) عورتیں: مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ۔

حوالہ: سیر أعلام النبلاء: ج 2 ص 126 / ذخائر العقبیٰ ص 44.

[٢٧] ـ عن أم هانئ(١) بنت أبي طالب أن فاطمة أتت أبا بكر رضي الله عنه تسأله سهم ذوي القربى فقال لها ، أبو بكر : سمعت رسول الله ﷺ يقول : سهم ذوي القربى لهم في حياتي وليس لهم بعد موتي (ابن راهويه ، وفيه الكلبي(٢) متروك) .

[٢٨] ـ عن عبد الرحمن بن عوف أن أبا بكر الصديق قال له في مرض موته : إني لا آسي(٣) على شيء إلا على ثلاث فعلتهن ، ووددت أني لم أفعلهن ، وثلاث لم أفعلهن ووددت أني فعلتهن ، وثلاث وددت أني سألت رسول الله ﷺ عنهن فأما التي فعلتها ووددت أني لم أفعلها وددت أني لم أكن أكشف بيت فاطمة وتركته ، وإني أغلق على الحرب ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة كنت قذفت الأمر في عنق أحد الرجلين أبي عبيدة بن الجراح أو عمر فكان أميراً وكنت وزيراً ووددت أني حيث وجهت خالداً إلى أهل الردة أقمت بذي القصة فإن ظهر(٤) المسلمون ظهروا(٥) أو إلا كنت بصدد لقاء [أو(٦)] مدد ، وأما الثلاث التي تركتها وددت أني فعلتها فوددت أني يوم أتيت بالأشعث أسيراً ضربت عنقه فإنه يخيل إلي أنه لا يرى شراً إلا أعان عليه ، ووددت أني يوم أتيت بالفجاءة(٧) لم أكن أحرقته و [كنت(٦)] قتلته سريحاً أو طلقته نجيحاً(٨) ووددت أني حيث وجهت خالداً إلى [أهل(٦)] الشام كنت وجهت عمر إلى العراق فأكون قد بسطت يدي(٩) يميناً وشمالاً(٩) في سبيل الله ، وأما الثلاث التي وددت أني [كنت] سألت عنهن رسول الله ﷺ فوددت أني سألته فيمن هذا

---

(١) راجع تهذيب التهذيب لابن حجر ١٢/٤٨ .
(٢) وهو محمد بن السائب .
(٣) من كتاب الأموال ص ١٣١ ، وفي الأصل : لا أسيء .
(٤) في رواية أبي عبيد : ظفر .
(٥) في رواية : ظفروا .
(٦) زيد من كتاب الأموال .
(٧) من كتاب الأموال ، وفي الأصل : بالفجاءة ـ خطأ .
(٨) من كتاب الأموال : وفي الأصل : زجيماً ـ خطأ .
(٩ ـ ٩) في كتاب الأموال : بميني وشمالي

فَامّا الَّتِي فَعَلْتُهَا وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ اَفْعَلْهَا وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ اَكْشُفْ بَيْتَ فَاطِمَةَ وَتَرَكْتُهُ وَاِنْ اُغْلِقَ عَلَى الْحَرْبِ

افسوس تین کام انجام نہ دیتا مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں ... فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کو منکشف نہ کرتا اور اس گھر کو ویسے ہی چھوڑ دیتا اگر چہ وہ دروازہ بند ہوتا جنگ پر بھی۔ وان أُغْلِقَ عَلَى الْحَرْب۔ قرینہ ہے جلانے پر۔

كتاب 18

ميزان الاعتدال

في نقد الرجال

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى سنة [illegible] هجرية

تحقيق

علي محمد البجاوي

القسم الثالث

دار إحياء الكتب العربية
عيسى البابي الحلبي وشركاه

ميزان الاعتدال فی نقدالرجال

تالیف أبي عبدالله محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، ج ۳، ص ۱۰۹

کتاب
18

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): {أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ الجَنَّةَ فاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی فرد فاطمہ ہیں۔

حوالہ: ینابیع المودۃ ج2 ص322 باب56.

ـتری حالسا فقلت : أصبحتَ بحمد الله بارئا . فقال : أمَا إنى على ماترى بى ، ـت لى معشر المهاجرين شغلا مع وجعى ، جعلت لكم عهدا من بعدى ، واخترتُ ـ خيركم فى نفسى ، فكلّكم من ذلك وَرِمَ أنفه ، رجاء أن يكون الأمرُ له ، ـتم الدنيا وقد أقبلت ولما تقبل وهى جائية فتتخذون ستور الحرير ، ونضائدَ ـباج ، وتألمون من ضجائع الصوف الأذربىّ ، حتى كأن أحدكم على حَسَك السَّعْدان ، ـه لأن يقدم⁽¹⁾ أحَدُكم فتضرب عنقه فى غير حدّ خير له من أن يسبح فى غَمْرَة ـيا . وأنتم أول ضالّ بالناس تصفقون بهم عن الطريق يمينا وشمالا ، ياهاديَ الطريق ـعر الفجر أو البحر .

ـقال له عبدُ الرحمن : لا تكثر على ما بك ؛ فوالله ما أردت إلا الخير ، وما الناس ـرجلان : رجل رأى ما رأيتَ ، ورجل رأى غير ذلك ، فإنما يُشير عليك برأيه . ـسكت . ثم قال عبد الرحمن ⁽²⁾ : ما أرى بك بأساً والحمد لله ، فلا تأسَ على ـ . فوالله إنْ علمناك إلّا كنتَ صالحا مصلحاً . فقال : إنى لا آسى على شىء إلا ـلاث وددت أنى لم أفعلهن : وددتُ أنى لم أكشف بيتَ فاطمة وتركته ، وأن ـ على الحرب . وددت أنى يوم السقيفة كنت قذفتُ الأمر فى عنق أبى عُبيدة ـعمر ، فكان أميرا وكنتُ وزيرا . وددت أنى كنت حيث وجهت خالد بن ـ إلى أهل الردّة أقمتُ بذى القصّة ؛ فإنْ ظفر المسلمون ظفروا وإلّا كنت بصدد ـ أو مَدَدا .

وثلاث تركتها: وددتُ أنى كنت فعلتها ؛ فوددتُ أنى يوم أُتيت بالأشعث أسيراً ـتُ عنقه ؛ فإنه قد خُيِّل إلىّ أنه لا يرى شرّا إلّا أعان عليه ، ووددت أنّى يوم ـت بالفجاءة لم أكن حرقته وقتلته سريحاً أو أطلقته نجيحاً . وددت أنّى حيث ـتُ خالدا إلى الشام كنت وجهتُ عمرَ إلى العراق فأكون قد بسطت يمينى وشمالى ـ سبيل الله .

(١) س : لا يقدم . (٢) س : ياعبد الرحمن . والمثبت فى ل .

اقرارِ جرم

فَقَالَ اِنِّيْ لَا آسٰی عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا عَلٰی ثَلَاثٍ وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ اَفْعَلْهُنَّ وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكْشُفْ بَيْتَ فَاطِمَةَ و تَرَكْتُهٗ وَاِنْ أُغْلِقَ عَلَى الْحَرْبِ۔

حضرت ابوبکر نے کہا مجھے کسی عام پر افسوس نہیں، بجز تین کاموں کے۔اے کاش میں ان تین کاموں کو انجام نہ دیتا، ان کاموں میں سے ایک یہ کہ کاش میں فاطمہ کا گھر نہ کھلواتا اور اس سے کوئی سروکار نہ رکھتا اگر چہ وہ جنگ کی خاطر بند کیا گیا ہوتا۔

كتاب
19

لسان الميزان

للإمام الحافظ شهاب الدين أبي الفضل
أحمد بن علي بن حجر العسقلاني المتوفى سنة ٨٥٢ هجرية

الجزء الرابع

بمطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند
بمحروسة حيدرآباد الدكن عمرها الله الى اقصى الزمن
سنة (١٣٣١) هجريه

الطبعة الاولى في الباكستان

ادارة تاليفات اشرفية
بيرون بوهر گيٹ ملتان

لسان الميزان فى اسماء الرجال

الجزء الرابع۔ المتوفی ۱۳۳۱ ہجریہ ص ۱۸۹۔

كتاب
19

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): {اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری عترت میں مہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہیں۔

حوالہ: الصواعق المحرقہ ص 237.

{حرف العين} {١٨٩} {لسان الميزان (٤) ج}

بضائد الديباج ونالمون ضجائع الصوف الاذربي حتى كان احدكم على حسك السعدان والله لان تقدم احدكم فتضرب عنقه في غير حد خير له من ان يسبخ في غمرة الدنيا وانتم اول ضال بالناس تصفقون بهم عن الطريق يمينا وشمالا يا هادي الطريق جز انما هو الفجر او البحر فقال له عبد الرحمن لا تكثر على مالك والله ما اردت الا الخير وما الناس الا رجلان رجل رأى ما رأيت ورجل رأى غير ذلك فانما نشير عليك برأيه فسكت ٭ ثم قال عبد الرحمن له ما ارى بك باسا والحمد لله فلا تأس على الدنيا فوالله ان علمناك الا كنت صالحا مصلحا فقال اني لا آسى على شيء الا على ثلاث وددت اني لم افعلهن وددت اني لم اكشف بيت فاطمة وتركته وان اغلق على الحرب ووددت اني يوم السقيفة كنت قذفت الامر في عنق ابي عبيدة او عمر فكان اميرا وكنت وزيرا ووددت اني كنت حيث وجهت خالد بن الوليد الى اهل الردة اقمت بذي القصة فان ظفر المسلمون ظفروا والا كنت بصدد اللقاء او مددا و ثلاث تركتها وددت اني كنت فعلتها وددت اني يوم اتيت بالاشعث اسيرا ضربت عنقه ٭ فانه قد خيل الي انه لا يرى شرا الا اعان عليه ووددت اني يوم اتيت بالفجاءة لم اكن حرقته وقتلته سريحا واطلقته نجيحا ووددت اني حيث وجهت خالدا الى الشام كنت وجهت عمر الى العراق فاكون قد بسطت يميني وشمالي في سبيل الله وثلاث وددت اني سألت عنهن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وددت اني سألت فيمن هذا الامر فلا ينازعه اهله ووددت اني كنت سألته هل للانصار في هذا الامر شيء ووددت اني سألته عن ميراث العمة وبنت الاخت فان في نفسي منها حاجة ٭ قال وحدثناه يحيى بن عثمان حدثنا ابو صالح حدثني الليث حدثني علوان عن صالح بن كيسان اخبرني حميد بن عبد الرحمن مرسلا ٭ وحدثناه روح بن الفرج

(مالك)

اقرارِ جرم

فَقَالَ اِنِّیْ لَا آسٰی عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا عَلٰی ثَلَاثٍ وَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَفْعَلْهُنَّ وَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَکْشُفْ بَیْتَ فَاطِمَةَ وَ تَرَکْتُهٗ وَ اِنْ اُغْلِقَ عَلَی الْحَرْبِ۔

حضرت ابوبکر نے کہا مجھے کسی عام پر افسوس نہیں، بجز تین کاموں کے۔ اے کاش میں ان تین کاموں کو انجام نہ دیتا، ان کاموں میں سے ایک یہ کہ کاش میں فاطمہ کا گھر نہ کھلواتا اور اس سے کوئی سروکار نہ رکھتا اگرچہ وہ جنگ کی خاطر بند کیا گیا ہوتا۔

كتاب 20

المعارف

لابن قتيبة

أبي محمد عبد الله بن مسلم

٢١٣ هـ (٨٢٨ م) — ٢٧٦ هـ (٨٨٩ م)

صحح وعلق عليه وراجعه على نسخة جوتنجن ونسخة خطية أخرى
فى دار الكتب المصرية
محمد اسماعيل عبد الله الصاوي

وقدم له

ثروت عكاشه

ناشر
قديمي كتب خانه
آرام باغ — كراچی

المعارف لا بن قتبة

ابی محمد عبداللہ بن مسلم، ۲۱۳ ہجری، ۲۷۶ ہجری، ص ۹۲

كتاب
20

— ٩٢ —

على أنفسهم وعبيد الله وأبا بكر أمهما ليلى بنت مسعود بن خالد النَّهشلي وعُمر ورُقية أمهما تغلبية وكان خالد بن الوليد سباها في الردة فاشتراها علي ويحيى أمه أسماء بنت عُميس وجعفرا والعباس وعبد الله أمهم أم البنين بنت حرام الوحيدية (١) ورملة وأم الحسن أمهما أم سعيد بنت عُروة بن مسعود الثقفي وأم كلثوم الصغرى وزينب الصغرى وجُمانة ومَيمونة وخديجة وفاطمة وأم الكرام ونفيسة وأم سلمة وأُمامة وأم أبيها لأمهات أولاد شتى .

(بنات علي بن أبي طالب) فأما زينب الكبرى بنت فاطمة فكانت عند عبد الله بن جعفر فولدت له أولادا قد ذكرناهم ه وأما أم كلثوم الكبرى وهي بنت فاطمة فكانت عند عمر بن الخطاب وولدت له ولدا قد ذكرناهم فلما قتل عمر تزوجها محمد بن جعفر بن أبي طالب فمات عنها ثم تزوجها عون بن جعفر بن أبي طالب فماتت عنده وكان سائر بنات علي عند ولد عقيل وولد العباس خلا أم الحسن فانها كانت عند جعدة بن هُبيرة المخزومي وخلا فاطمة فانها كانت عند سعيد بن الاسود من بني الحارث ابن أسد (محسن بن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهما) وأما محسن بن علي فهلك وهو صغير (الحسن بن علي) وأما الحسن بن علي رضي الله عنهما فكان يكنى أبا محمد ولما قتل علي بويع له بالكوفة وبويع لمعاوية بالشام وبيت المقدس فسار معاوية يريد الكوفة وسار الحسن يريده فالتقوا بمسكن من أرض الكوفة فصالح الحسن معاوية وبايع له ودخل معه الكوفة ثم انصرف معاوية عن الكوفة إلى الشام واستعمل على الكوفة المُغيرة بن شعبة وعلى البصرة عبد الله بن عامر ثم جمعهما لزياد وانصرف الحسن إلى المدينة فمات بها ويقال إن امرأته جَعدة بنت الأشعث بن قيس سمته وكانت وفاته في شهر ربيع الأول من سنة تسع وأربعين وهو يومئذ ابن سبع وأربعين سنة وصلى عليه سعيد بن العاص وهو أمير المدينة فولد الحسن حسنا أمه خولة بنت منظور بن زبّان الفَزارية وزيدا وأم الحسن أمهما بنت عُقبة بن مسعود البدري وعُمر وأمه ثقفية والحسين الأثرم لأم ولد وطلحة وأمه أم اسحق بنت طلحة بن عُبيد الله وأم عبد الله لأم ولد ه فأما الحسن بن الحسن

---

(١) بنو الوحيد قوم من بني كلاب ، والوحيدة من أعراض المدينة بينها وبين مكة .

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَطَمَ ابْنَتِي فَاطِمَةَ وَوُلْدَهَا وَمَنْ أَحَبَّهُمْ مِّنَ النَّارِ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ).

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزّ وجل نے میری بیٹی فاطمہ، ان کی اولاد اور ان کے محبین کو آتشِ جہنم سے الگ رکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کا نام فاطمہ رکھا گیا ہے۔

حوالہ: کنز العمال ج 6 ص 219.

مُحْسِنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَمَّا مُحْسِنُ بْنُ عَلِيٍّ فَهَلَكَ وَهُوَ صَغِيْرٌ

دلیل ہے کہ بچہ محسن تھا کہ جن کو مارا گیا ہے اس حالت میں کہ وہ صغیر تھا شکم میں تھا۔

كتاب 21

سلسلة فى الدراسات الفلسفية والأخلاقية

بشرف على إصدارها الدكتور محمود قاسم أستاذ الفلسفة بجامعة القاهرة

كتاب الملل والنحل

للإمام الشهرستانى

المتوفى ۵۴۸ هـ

الطبعة الثانية

القسم الأول

تخريج

محمد بن فتح الله بدران

أستاذ بكلية أصول الدين بالأزهر الشريف

توثيق
(١)
لسان الميزان
متوفى ۵۴۸ ج ۵ ص ۲۶۳
(٢)
وفيات الأعيان
ج ۴ ص ۲۷۳
(٣)
دول الإسلام ذهبى ص ۲۸۲

الناشر
مكتبة الأنجلو المصرية
١٦٥ شارع محمد فريد
القاهرة

كتاب الملل و النحل

للامام الشهرستانی ج ١ـ ٢ ص ٥٩

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لُحُوقًا بِي}.
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ تم میرے اہلبیت میں سے پہلی فرد ہو، جو مجھ سے ملحق ہوگی۔

حوالہ: حلیۃ الأولیاء ج 2 ص 40 / صحیح البخاری کتاب الفضائل / کنز العمال ج 13 ص 93 / منتخب کنز العمال ج 5 ص 97.

الحادية عشرة : ميله إلى « الرفض » ، ووقيعته فى كبار الصحابة ؛ قال : أولا : لا إمامة إلا « بالنص » و « التعيين » ظاهراً مكشوفاً ، وقد نص النبى صلى الله عليه وسلم على « علىّ » رضى الله عنه فى مواضع ، وأظهره إظهاراً لم يشتبه على الجماعة ، إلا أن « عمر » كتم ذلك ، وهو الذى تولى بيعة أبى بكر يوم « السقيفة » . ونسبه إلى الشك يوم « الحديبية » فى سؤاله الرسول عليه السلام حين قال : ألسنا على الحق ؟ أليسوا على الباطل ؟ قال : « نعم » ، قال « عمر » : فلم نعطىَ الدنية فى ديننا ؟ . قال : هذا شك وتردد فى الدين ، ووجدان حرج فى النفس مما قضى وحكم . وزاد فى الفرية (١) ؛ فقال : إن « عمر » ضرب بطن « فاطمة » يوم البيعة حتى ألقت الجنين من بطنها ، وكان يصيح : احرقوا [دار] ها (٢) بمن فيها ؛ وما كان فى الدار غير : « على » ، و « فاطمة » ، و « الحسن » ، و « الحسين » .

وقال : تغريبه « نصر بن الحجاج » من « المدينة » إلى « البصرة » ؛ وإبداعه « التراويح » ؛ ونهيه عن متعة الحج ؛ ومصادرته العمال . . . كل ذلك أحداث . ثم وقع فى أمير المؤمنين « عثمان » ، وذكر أحداثه : من رده « الحكيم بن أمية » إلى المدينة ؛ وهو طريد رسول الله عليه السلام ، ونفيه « أبا ذر » إلى « الربذة » ؛ وهو صديق رسول الله ، وتقليده « الوليد بن عقبة » الكوفة ؛ وهو من أفسد الناس ، و « معاوية » الشام ، و « عبدالله بن عامر » البصرة ، وتزويجه « مروان بن الحكم » ابنته ؛ وهم أفسدوا عليه أمره ، وضربه « عبدالله بن مسعود » على إحضار المصحف ، وعلى القول الذى شاقه به ... كل ذلك أحداثه . ثم زاد على خزيه ذلك ؛ بأن عاب « علياً » و « عبدالله بن مسعود » لقولهما : أقول فيها برأيى ، وكذب « ابن مسعود »

(١) الفرية [بكسر فسكون] : أشد الكذب وأخشه .

(٢) ولعل « دار » سقطت من تحت أعين الناسخ أو من فوق أقلامهم فلم يقفوا عندها ، مع أن السياق يحتمها : ليتساوق المعنى ، وليستقيم عود الضمير « ها » فى قوله : بمن فيها » ، وليتضح معنى اسم الموصول « من » فى قوله : « بمن فيها » ، وليمكن توضيح اسم الموصول بالأعلام المذكورين بعد ، وأخيراً ، ليتسق الكلام مع لاحقه : « وما كان فى الدار غير . . . .

فقال: إِنَّ عُمَرَ ضَرَبَ بَطْنَ فَاطِمَةَ يَوْمَ الْبَيْعَةِ حَتّٰى أَلْقَتِ الْجَنِيْنَ مِنْ بَطْنِهَا وَ كَانَ يَصِيْحُ اَحْرِقُوْا دَارَهَا بِمَنْ فِيْهَا وَ مَا كَانَ فِي الدَّارِ غَيْرَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ.

بتحقیق حضرت عمر نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پیٹ پر مارا بیعت کے دن یہاں تک کے بچہ شکم مبارک سے ساقط ہوگیا اور حضرت عمر چیخ رہے تھے کہ فاطمہ کے گھر کو اس میں موجود افراد سمیت جلا ڈالو اور گھر میں کوئی نہ تھا سوائے علیؑ و فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہم السلام کے۔

كتاب 22

كفاية الطالب

في مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

للإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الگنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

تحقيق وتصحيح وتعليق

محمد هادي الأميني

كفاية الطالب في مناقب على ابن ابى طالب عليه السلام

للامام الحافظ ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن محمد القرشی الگنجی الشافعی المقتول ۶۵۸، ص ۲۱۳

٤١٣

وكانت تخرج الى المسجد وهي جارية فيمازحها علي عليه السلام ويقول لها من
خوالك ؟ فتقول (وه وه) تعني كلباً ، فجميع ولد علي « ع » لصلبه في
هذه الرواية اربعة عشر ولداً وعشرون امرأة .

هكذا ذكره غير واحد من أهل السير ، (وأسقط ابو عبد الله) المفيد
لعون من الحنفية وجعل ابا بكر كنية لمحمد الأصغر ، ولم يذكر محمد الأوسط ،
وذكر ابو الفرج علي الأموي الاصبهاني في مقاتل آل ابي طالب الذين قتلوا
مع امير المؤمنين : أبي عبد الله الحسين « ع » : جعفراً ، وعلياً ، وعثمان
والعباس ، ومحمد الأصغر ، وأسقط عبيد الله ، وما ذكره المفيد اشبه عندي
بالصواب ، وأسقط المفيد من البنات اربعاً : وهن رملة الصغرى ، وأم كلثوم
الصغرى ، وأم جعفر جعلها كنية لجمانة ، وهذا قريب ، ولم يذكر الابنة
التي هلكت وهي جارية.

وزاد على الجمهور ، وقال : ان فاطمة عليها السلام اسقطت بعد النبي
ذكراً ، كان سماه رسول الله ﷺ محسناً ؛ وهذا شيء لم يوجد عند أحد
من اهل النقل إلا عند ابن قتيبة .

فائدة في ذكر المعقبين من أولاد أمير المؤمنين عليه السلام
ومن قتل ومن مات وهو صغير رضوان الله عليهم اجمعين

أولهم امير المؤمنين الحسن بن علي عليه السلام ، كنيته ابو محمد ، ولد
بالمدينة ليلة النصف من رمضان سنة ثلاث من الهجرة ، وكان اشبه الناس
برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم .

لنا اخبرنا ابن الزبيدي ، اخبرنا ابو الوقت السنجري ، اخبرنا الداودي

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ، يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا، وَ يُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا}

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے ناپسند ہے وہ مجھے ناپسند ہے اور جس نے اسے ایذا پہنچائی، اُس نے مجھے ایذا پہنچائی۔

حوالہ: صحیح مسلم ج 5 ص 54 / خصائص الامام علی للنسائی ص 121 و 122 / مصابیح السنۃ ج 4 ص 185 / ال إصابۃ ج 4 ص 378 / سیر أعلام النبلاء ج 2 ص 119 / کنز العمال ج 13 ص 97 / وقریب من لفظہ فی سنن الترمذی ج 3 باب فضل فاطمۃ ص 241 / حلیۃ الأولیاء ج 2 ص 40 / منتخب کنز العمال بہامش المسند ج 5 ص 96 / معرفۃ ما یجب لآل البیت النبوی من الحق علی من عداہم ص 58 / ذخائر العقبی ص 38 / تذکرۃ الخواص ص 279 / ینابیع المودۃ ج 2 باب 59 ص 478.

وَزَادَ عَلَى الْجُمْهُوْرِ وَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اَسْقَطَتْ بَعْدَ النَبِيِّ ذَكَرًا كَانَ سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللهِ صلّى الله عليه وآلِه مُحَسِنًا ۔
اسے ابن قتیبہ نے بھی ذکر کیا۔

اور جمہور علماء پر اضافہ کیا ہے اور کہا کہ بتحقیق نبی مکرمؐ کے بعد فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بچہ ساقط ہوا، جس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محسن رکھا تھا۔

كتاب
23

كتاب
الأموال

تأليف
إمام الحديث والفقه واللغة والأدب
أبي عبيد القاسم بن سلام
(١٥٧ - ٢٢٤هـ / ٧٧٤ - ٨٣٨م)

تقديم ودراسة وتحقيق
أ. د. محمد عمارة

دار السلام
للطباعة والنشر والتوزيع والترجمة

كتاب الاموال

تاليف: امام الحديث و الفقه و اللغة و الادب ابي عبيد القاسم بن سلام ـ ص ١٩٣ـ

کتاب 23

قال رسول الله {صلی الله علیه وآله}: {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي يَسُرُّنِي مَا يَسُرُّهَا}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے خوش کرتی ہے، وہ مجھے خوش کرتی ہے۔

حوالہ: الصواعق المحرقۃ ص 180 و 232 / مستدرک الحاکم / معرفۃ ما یجب لآل البیت النبوی من الحق علی من عداہم ص 73 / ینابیع المودۃ ج 2 باب 59 ص 468.

٣٥١ – عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الفَتْح وعليه مِغْفَرٌ(١) من حديد، فقيل: هذا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقًا بأَسْتَارِ الكَعْبَة، فقال: « اقتلوه ».

قال أبو عبيد: فهذا ما رُوِيَ عن رسول الله ﷺ في قتل الأسارَى، وقد عَمِلَتْ به الخلفاء بعده.

٣٥٢ – كُتِبَ إلى أبي بكر الصديق: في أسير من المشركين قد أُعْطِيَ به كذا وكذا، فكتب: أن لا تفادوا به، واقتلوه.

٣٥٣ – عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن أبيه عبد الرحمن قال: « دخلتُ على أبي بكر أعوده في مرضه الذي تُوُفِّيَ فيه، فسلمت عليه وقلتُ: ما أرى بأسًا، والحمد لله، ولا بأس على الدُّنيا، فو الله إنْ عَلِمناكَ إلَّا كنتَ صالحًا مُصلِحًا، فقال: أما إني لا آسَى على شيء إلا على ثلاثٍ فَعلتُهُنَّ، وَدِدْتُ أني لمْ أفْعَلْهُنَّ، وثلاثٍ لم أفعلهن وَدِدْتُ أني فعَلتهن، وثلاثٍ وَدِدْتُ أنِّي سَأَلْتُ رسول الله ﷺ عَنْهن، فأمَّا التَّي فعلتُها وَوَدِدْتُ أني لم أفعلها: فوددت أني لم أكن فعلت كذا وكذا – لِخَلَّة ذكرها – قال أبو عبيد: لا أريد ذكرها – ووددت أني يَوْمَ سَقِيفَةِ بَني سَاعِدَةَ كُنْتُ قَذَفْتُ الأمر في عُنُق أَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: عمر، أو أبي عُبَيْدَةَ، فكان أميرًا، وكُنت وَزيرًا، وَوَدِدْتُ أني حيثُ كنتُ وَجَّهْتُ خالدًا إلى أهل الردَّة أقمت بذِي القَصَّة، فإن ظفر المسلمون ظفروا وإلا كنت بصدد لقاء أو مددٍ، وأما الثلاث التي تركتها ووددت أني فعلتها: فوددت أني يوم أُتِيتُ بالأَشْعَث بن قَيْس أسيرًا كنتُ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، فإنه يُخيل إليَّ أنه لا يرى شَرًّا إلَّا أعان عليه، وَوَدِدْتُ أني يوم أُتيتُ بالفُجاءَةِ لم أكُنْ أحْرَقْتهُ، وكنتُ قتلته سَريحًا(٢)، أو أطلقته نَجيحًا(٣)، وَودِدْتُ أني

٣٥١ – السند: [قال: حدثنا يحيى بن بُكير، عن مالك بن أنس، عن ابن شهاب ..].

٣٥٢ – السند: [قال: حدثنا حجاج، عن ابن جُريج، عن معمر، عن عبد الكريم قال: ..].

٣٥٣ – السند: [قال: حدثني سعيد بن عُفير، قال: حدثني علوان بن داود – مولى أبي زُرْعة بن عمرو بن جرير – عن حُميد بن عبد الرحمن بن حُميد بن عبد الرحمن بن عوف، عن صالح بن كيسان ..].

(١) المغفر – بكسر الميم وسكون الغين –: زرد يلبسه المحارب تحت القلنسوة، والجمع: مغافر.

(٢) أي قتلته قتلًا عاجلًا.

(٣) أي صابرًا.

خیانت کی ہے وصیت حضرت ابوبکر میں کذا کذا کہہ کر پہلے خیانت کی تھی دروازہ جلانے کے مسئلے میں۔

فَوَدِدتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا

كتاب
24

تاريخ
أبي الفداء

المسمّى

المختصر في أخبار البشر

تأليف
الملك المؤيد عماد الدين أبي الفداء إسماعيل بن علي بن محمود
ابن عمر بن شاهنشاه بن أيوب
المتوفى سنة ٧٣٢هـ

علّق عليه ووضع حواشيه
محمود ديوب

الجزء الأول

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

تاريخ أبى الفداء المسمّى المختصر فى أخبار البشر

تاليف: الملک المويد عماد الدين ابي الفداء اسماعيل بن على بن محمود ابن عمر بن شاہنشاہ بن ايوب

المتوفى ۷۳۲ھ۔ الجزء الاول ص ۲۱۹

کتاب
24

قال رسول الله {صلی الله علیه وآله}: {فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ}
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

حوالہ: صحیح البخاری ج 3 کتاب الفضائل باب مناقب فاطمہ ص 1374/ مستدرک الصحیحین ج 3 باب مناقب فاطمہ ص 164/ سنن الترمذی ج 3 ص 226/ کنز العمال ج 13 ص 93/ منتخب کنز العمال ج 5 ص 97/ الجامع الصغیر ج 2 ص 654 ح 5760/ سیر أعلام النبلاء ج 2 ص 123/ الصواعق المحرقہ ص 187 و 191/ خصائص آل إمام علی للنسائی ص 118/ ینابیع المودۃ ج 2 ص 79/ الجوہرۃ فی نسب علی وآلہ ص 17/ البدایۃ والنہایۃ ج 2 ص 60.

الكتاب بقتل الأسود في خلافة أبي بكر رضي الله عنه، فكان كما أخبر به رسول الله ﷺ، وروى عبد الله بن أبي بكر: أنّ رسول الله ﷺ قال: «أيها الناس إني قد رأيت ليلة القدر، ثم انتزعت مني، ورأيت في يدي سوارين من ذهب فكرهتهما فنفختهما فطارا، فأولتهما هذين الكذابين صاحب اليمامة وصاحب صنعاء، ولن تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون دجالاً كل منهم يزعم أنه نبي» وكان قتل الأسود المذكور قبل وفاة رسول الله ﷺ بيوم وليلة، وكان من أول خروج الأسود إلى أن قتل أربعة أشهر، وأما صاحب اليمامة فهو مسيلمة الكذاب، وسنذكر خبره ومقتله في خلافة أبي بكر رضي الله عنه.

(ذكر أخبار أبي بكر الصديق وخلافته رضي الله عنه)

لما قبض الله نبيه، قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه: من قال: إنّ رسول الله ﷺ مات علوت رأسه بسيفي هذا، وإنما ارتفع إلى السماء، فقرأ أبو بكر ﴿وما محمد إلا رسول قد خلت من قبله الرسل أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم﴾ [آل عمران: ١٤٤] فرجع القوم إلى قوله وبادروا سقيفة بني ساعدة، فبايع عمر أبا بكر رضي الله عنهما، وانثال الناس عليه يبايعونه، في العشر الأوسط من ربيع الأول سنة إحدى عشرة، خلا جماعة من بني هاشم والزبير وعتبة بن أبي لهب وخالد بن سعيد ابن العاص والمقداد بن عمرو وسلمان الفارسي وأبي ذر وعمار بن ياسر والبراء بن عازب وأُبي بن كعب ومالوا مع علي بن أبي طالب، وقال في ذلك عتبة بن أبي لهب:

ما كنت أحسب أن الأمر منصرف عن هاشم ثم منهم عن أبي حسن
عن أول الناس إيماناً وسابقة وأعلم الناس بالقرآن والسنن
وآخر الناس عهداً بالنبي ومن جبريل عون له في الغسل والكفن
من فيه ما فيهم لا يمترون به وليس في القوم ما فيه من الحسن

وكذلك تخلف عن بيعة أبي بكر أبو سفيان من بني أمية ثم إن أبا بكر بعث عمر بن الخطاب إلى علي ومن معه ليخرجهم من بيت فاطمة رضي الله عنها، وقال: إن أبوا عليك فقاتلهم. فأقبل عمر بشيء من نار على أن يضرم الدار، فلقيته فاطمة رضي الله عنها وقالت: إلى أين يا ابن الخطاب؟ أجئت لتحرق دارنا؟ قال: نعم، أو تدخلوا فيما دخل فيه الأمة فخرج علي حتى أتى أبا بكر فبايعه، كذا نقله القاضي جمال الدين بن واصل، وأسنده إلى ابن عبد ربه المغربي. (وروى) الزهري عن عائشة قالت: لم يبايع علي أبا بكر حتى ماتت فاطمة، وذلك بعد ستة أشهر لموت

وَقَالَتْ إِلَى أَيْنَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؛ أَجِئْتَ لِتُحْرِقَ دَارَنَا؛ قَالَ: نَعَمْ.

حضرت عمر ابن خطاب جب جناب زہرا سلام اللہ علیہا کے دروازے پر آیا تو شہزادی حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: اے ابن خطاب! تو کہاں آیا ہے، کیا تو اس لیے آیا ہے کہ ہمارے گھر کو جلا دے۔ حضرت عمر نے کہا: جی ہاں۔

كتاب
25

العقد الفريد

تأليف
الفقيه أحمد بن محمد بن عبد ربه الأندلسي
المتوفى ٣٢٨ هـ

تحقيق
الدكتور عبد المجيد الترحيني

الجزء الخامس

DKI
دار الكتب العلمية
أسسها محمد علي بيضون سنة 1971
بيروت - لبنان

العقد الفريد

تاليف: الفقيه احمد بن محمد بن عبدربه الاندلسي ،ص ١٣
المتوفى ٣٢٨ھ المجلد الخامس - بيروت - لبنان

أقبل على أبيّ فقال: هذا ما قلت لك قال: فأوص بنا . فخرج يخط برجليه حتى صار على المنبر ثم قال:

يا معشر المهاجرين إنكم أصبحتم تزيدون، وأصبحت الأنصار كما هي لا تزيد، ألا وإن الناس يكثرون وتقل الأنصار حتى يكونوا كالملح في الطعام فمن ولي من أمرهم شيئاً فليقبل من محسنهم ويعف عن مسيئهم.

ثم دخل، فلما توفي، قيل لي: هاتيك الأنصار مع سعد بن عبادة يقولون: نحن أولى بالأمر. والمهاجرون يقولون: لنا الأمر دونكم! فأتيت أبيا فقرعت بابه، فخرج إليّ ملتحفاً، فقلت: ألا أراك قاعداً ببيتك مُغلقاً عليك بابك، وهؤلاء، قومك في بني ساعدة ينازعون المهاجرين، فاخرج إلى قومك فخرج، فقال:

إنكم والله ما أنتم من هذا الأمر في شيء، وإنه لهم دونكم؛ يليها من المهاجرين رجلان، ثم يقتل الثالث، وينزع الأمر فيكون ههنا - وأشار إلى الشام - وإن هذا الكلام لمبلول بريق رسول الله ﷺ ثم أغلق بابه ودخل.

ومن حديث حذيفة قال: كنا جلوساً عند رسول الله ﷺ، فقال: «إني لا أدري ما بقائي فيكم؛ فاقتدوا باللذين من بعدي - وأشار إلى أبي بكر وعمر - واهتدوا بهدي عمار، وما حدثكم ابن مسعود فصدقوه.

الذين تخلفوا عن بيعة أبي بكر

عليٌّ، والعباس، والزبير، وسعد بن عبادة. فأما علي والعباس والزبير فقعدوا في بيت فاطمة حتى بعث إليهم أبو بكر عمرَ بن الخطاب ليخرجوا من بيت فاطمة، وقال له: إنْ أبوا فقاتلهم. فأقبل بقبس من نار على أن يضرم عليهم الدار، فلقيته فاطمة فقالت: يا ابن الخطاب: أجئت لتحرق دارنا؟ قال: نعم، أو تدخلوا فيما دخلت فيه الأمة! فخرج علي حتى دخل على أبي بكر فبايعه، فقال له أبو بكر: أكرهت إمارتي؟ فقال: لا، ولكني آليت أن لا أرتدي بعد موت رسول الله ﷺ

١٣

كتاب 25

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): (فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي).

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے غضب ناک کیا اُس نے مجھے غضب ناک کیا۔

حوالہ: صحیح البخاری ج 3 کتاب الفضائل باب مناقب فاطمہ ص 1374 / خصائص ال إمام علی للنسائی ص 122 / الجامع الصغیر ج 2 ص 653 ح 5858 / کنز العمال ج 3 ص 93 / 97 / منتخب بہامش المسند ج 5 ص 96 / مصابیح السنۃ ج 4 ص 185 / إسعاف الراغبین ص 188 / ذخائر العقبی ص 37 / ینابیع المودۃ ج 2 ص 79,52.

فَقَالَتْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَجِئْتَ لِتُحْرِقَ دَارَنَا؟ قَالَ نَعَمْ

حضرت عمر ابن خطاب جب جناب زہرا سلام اللہ علیہا کے دروازے پر آیا تو شہزادی حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: اے ابن خطاب! تو کہاں آیا ہے، کیا تو اس لیے آیا ہے کہ ہمارے گھر کو جلا دے۔ حضرت عمر نے کہا: جی ہاں۔

كتاب 26

مروج الذهب

ومعادن الجوهر

تصنيف الرحالة الكبير والمؤرخ الجليل أبي الحسن علي بن الحسين بن علي المسعودي

المتوفى في عام ٣٤٦ من الهجرة

الجزء الثاني

تمتاز هذه الطبعة بدقة فهارسها

التي وضعها العلامة الاستاذ

يوسف اسعد داغر

من منشورات دار الهجرة

ايران - قم

مروج الذهب و معاون الجوهر

الجزء الثاني ـ المتوفى ۳۴۶ھ (اقرار جرم)، ص ۳۰۱

من هذا الكتاب ومقتله في أخبار معاوية بن أبي سفيان .

موت أبي قحافة : ومات أبو قُحافة في خلافة عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ، وهو ابن تسع وتسعين سنة ، وذلك في سنة ثلاث عشرة من الهجرة ، وهي السنة التي استخلف فيها عمر بن الخطاب رضي الله عنه ، وقد قيل : أنه مات في سنة أربع عشرة .

يوم السقيفة : ولما بويع أبو بكر في يوم السَّقيفة وجددت البيعة له يوم الثلاثاء على العامة خرج علي فقال : أفسدت علينا أمورنا ، ولم تستشر ، ولم ترع لنا حقاً ، فقال أبو بكر : بلى ؛ ولكني خشيت الفتنة ، وكان للمهاجرين والانصار يوم السَّقيفة خطب طويل ، ومجاذبة في الإمامة ، وخرج سعد بن عبادة ولم يبايع ، فصار إلى الشام ، فقتل هناك في سنة خمس عشرة ، وليس كتابنا هذا موضعاً لخبر مقتله ولم يبايعه أحد من بني هاشم حتى ماتت فاطمة رضي الله عنها .

عدي بن حاتم الطائي : ولما ارتدت العرب إلا أهل المسجدين ، ومَنْ بينهما وأناساً من العرب ؛ قدم عدي بن حاتم بإبل الصدقة إلى أبي بكر رضي الله تعالى عنه ، ففي ذلك يقول الحارث بن مالك الطائي :

وَفينَا وفاء لم يَرَ الناسُ مثله ... وَسَرْبَلَنَا مجداً عديُّ بن حاتم

علته : وكان أبو بكر رضي الله عنه قد سمته اليهود في شيء من الطعام ؛ وأكل معه الحارث بن كَلَدَة فعمي ، وكان السم لسنة ، ومرض أبو بكر قبل وفاته بخمسة عشر يوماً .

كلام له : ولما احتُضِرَ قال : ما آسى على شيء إلا على ثلاث فعلتها وددت أني تركتها ، وثلاث تركتها وددت أني فعلتها ، وثلاث وددت أني سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عنها ؛ فأما الثلاث التي فعلتها ووددت أني تركتها ؛ فوددت أني لم أكن فتشت بيت فاطمة ، وذكر في ذلك كلاماً كثيراً ، ووددت أني لم أكن حرقت الفجاءة وأطلقته نجيحاً أو قتلته صريحاً ، ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة قذفت الامر

كتاب 26

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ خُلِقَتْ حُورِيَّةً فِي صُورَةٍ إِنْسِيَّةٍ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ ایسی حوریہ ہیں، جو انسانی قالب میں خلق ہوئی ہیں۔

حوالہ: مناقب الامام علی ابن المغازلی ص296.

فَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَتَّشْتُ بَيْتَ فَاطِمَةَ۔

حضرت ابوبکر کی وصیت کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر کی تفتیش نہ کرتا۔

كتاب
27

كتاب جمل
من
أنساب الأشراف

صنفه

الإمام أحمد بن يحيى بن جابر

البلاذري

المتوفى ٢٧٩هـ/٨٩٢م

الجزء الثاني

الشمائل النبوية وأخبار الإمام علي بن أبي طالب

حققه وقدم له

الأستاذ الدكتور سهيل زكار

الدكتور رياض زركلي

بإشراف

مكتب البحوث والدراسات

في

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

كتاب جمل من انساب الاشراف

امام احمد بن یحی بن جابر البلاذری المتوفی ۲۷۹ھ، الجزء الثانی، ص ۲۶۸

بيدك أبايعك . فبسط يده فبايعه . ثم قال للزبير : تقول أنا ابن عمة رسول الله وحواريه وفارسه وأنا أحق بالأمر ؟ لاها الله لأنا أحق به منك . فقال : لا تثريب يا خليفة رسول الله ، ابسط يدك ، فبسط يده فبايعه .

ـ المدائني ، عن مسلمة بن محارب ، عن سليمان التيمي ، وعن ابن عون

أن أبا بكر أرسل إلى عليّ يريد البيعة ، فلم يبايع . فجاء عمر ، ومعه قبس فتلقته فاطمة على الباب ، فقالت فاطمة : يا ابن الخطاب ، أتراك محرقاً عليّ بابي ؟ قال : نعم ، وذلك أقوى فيما جاء به أبوك . وجاء علي ، فبايع وقال : كنت عزمت أن لا أخرج من منزلي حتى أجمع القرآن .

ـ وقال أبو مخنف : لما استخلف عثمان ، دخل العباس على عليّ ، فقال : ما قدمتك إلا تأخرت ، قلت لك وقد احتضر النبي ﷺ : تعال ، فاسأله عن هذا الأمر لمن هو بعده ، فقلت : أكره أن لا يقول لكم . فلا تستخلف أبداً . ثم توفي ، فقلت : أبايعك ، فلا يختلف عليك اثنان . فأبيت . ثم توفي عمر ، فقلت : قد أطلق الله يدك ، وليس عليك تبعة . فلا تدخل في الشورى . فأبيت ، فما الحيلة ؟

ـ المدائني ، عن أبي جزي ، عن معمر ، عن الزهري ، عن عروة ، عن عائشة قالت :

لم يبايع عليّ أبا بكر حتى ماتت فاطمة بعد ستة أشهر . فلما ماتت ، ضرع إلى صلح أبي بكر ، فأرسل إليه أن يأتيه . فقال له عمر : لا تأته وحدك . فقال : وماذا يصنعون بي ؟ فأتاه أبو بكر . فقال علي : والله ما نفسنا عليك بما ساق الله إليك من فضل وخير ، ولكنا نرى أن لنا في الأمر

ـ ٧٧٠ ـ

كتاب 27

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): (فَاطِمَةُ حَوْرَاءُ آدَمِيَّةٌ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمَثْ).

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ انسانی قالب میں حور ہے، جس نے نہ خون حیض دیکھا اور نہ کوئی دوسرا خون۔

حوالہ: الصواعق المحرقۃ ص 160 / اسعاف الراغبین ص 188 / کنز العمال ج 13 ص 94 / منتخب کنز العمال ج5 ص97.

أَنَّ أَبَابَكْرٍ أَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ يُرِيدُ الْبَيْعَةَ فَلَمْ يُبَايِعْ فَجَاءَ عُمَرُ وَمَعَهُ قَبَسٌ فَتَلَقَّتْهُ فَاطِمَةُ عَلَى الْبَابِ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَتَرَاكَ مُحَرِّقًا عَلَيَّ بَابِي، قَالَ نَعَمْ

حضرت ابوبکر نے بھیجا جب علی علیہ السلام کی طرف بیعت لینے کے ارادے سے پس جب حضرت علیؑ نے بیعت نہیں کی پس حضرت عمر آیا ان کے ساتھ آگ کا شعلہ تھا، پس حضرت عمر سے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ملاقات دروازے پر ہوئی، پس شہزادی نے فرمایا: یا ابن خطاب! کیا تم میرے دروازے کو آگ لگانے والے ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔ (''لا'' نہیں کہا بلکہ ''نعم'' کہا ہے)

كتاب
28

ميزان الاعتدال
في نقد الرجال

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى سنة ٧٤٨ هجرية

تحقيق

علي محمد البجاوي

القسم الأول

دار إحياء الكتب العربية
عيسى البابي الحلبي وشركاه

ميزان الاعتدال فى نقد الرَجال

تاليف: أبي عبدالله محمد ابن احمد بن عثمان الذهبي، ص ١٣٩

— ١٣٩ —

...ث بها عن عبيدة بن حميد .

قال الدارقطني : لا يحتج به . وقال الخطيب . روى عنه محمد بن مخلد ، وما ... أحاديثه إلا مستقيمة .

٥٥٤ — أحمد بن محمد(١) بن السري بن يحيي بن أبي دارم المحدث . أبو بكر الكوفي الرافضي الكذاب .

مات في أول سنة سبع وخمسين وثلاثمائة .

وقيل : إنه لحق إبراهيم القصار .

حدث عن أحمد بن موسى والحمّار وموسى بن هارون وعدة .

روى عنه الحاكم ، وقال : رافضي ، غير ثقة .

وقال محمد بن أحمد بن حماد الكوفي الحافظ — بعد أن أرّخ موته : كان مستقيم ... عامّة دهره ، ثم في آخر أيامه كان أكثر ما يقرأ عليه المثالب ، حضرته ورجل ... عليه : إنّ عمر رفس فاطمة حتى أسقطت بمحسن . وفي خبر آخر في قوله تعالى: ... فرعون عمر وقبله أبو بكر والمؤتفكات عائشة وحفصة ، فوافقته على ذلك ؛ ثم ... حين أذّن الناس بهذا الأذان المحدث وضع حديثا مَتْنُه : تخرج نار من قَعْر عدن ... مُبْغضي آل محمد ، ووافقتُه عليه .

وجاءني ابن سعيد في أمر هذا الحديث ، فسألني ، فكبُر عليه ، وأكثر الذّكْر ... قبيح ، وتركت حديثه ، وأخرجت عن يدي ما كتبته عنه . ويحتجون به ... الأذان . زعم أنه سمع موسى بن هارون ، عن الحمّاني ، عن أبي بكر بن عياش ، ... عبد العزيز بن رفيع ، عن أبي مَحْذُورة ، قال : كُنْتُ غلاما ، فقال النبي صلى ... عليه وسلم : اجعل في آخر أذانك حَيَّ على خير العمل . وهذا حدثنا به جماعة عن ... ي ، عن يحيي الحمّاني . وإنما هو اجْعَلْ في آخر أذانك : الصلاة خير من النوم . ... ولم أحضر جنازته .

(١) هذه الترجمة لم ترد في خ .

کتاب 28

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَيَنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے غضب ناک کرتی ہے، وہ مجھے غضب ناک کرتی ہے اور جو چیز اسے محزون کرتی ہے وہ مجھے محزون کرتی ہے۔

حوالہ: مستدرک الصحیحین ج 3 ص 173/ سنن الترمذی ج 3 باب فضل فاطمہ ص 240/ کنز العمال ج 13 ص 93/ منتخب کنز العمال بہامش المسند ج 5 ص 96/ الصواعق المحرقۃ الفصل الثالث ص 190.

إنّ عُمَرَ رَفَسَ فَاطِمَةَ حَتّٰى أَسْقَطَتْ بِمُحْسِنٍ

بتحقیق حضرت عمر نے حضرت فاطمہؑ کے سینے پر مارا جس کے باعث محسنؑ ساقط ہوگیا۔

کتاب
29

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "الف"

لُغاتُ الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزّماں رحمۃ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لُغات وسعی مالاکلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

کتاب (الف) لغات الحدیث

تالیف: علامہ وحید الزمان، جلد اول، ص ۹۷

کتاب 29

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): (فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي يُغْضِبُنِي مَا يُغْضِبُهَا وَيَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا).

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے غضب ناک کرتی ہے، وہ مجھے غضب ناک کرتی ہے اور جو چیز اسے خوش حال کرتی ہے وہ مجھے خوش حال کرتی ہے۔

حوالہ: الصواعق المحرقۃ ص 188 / قریب من لفظہ فی مستدرک الصحیحین ج 3 ص 172 / الجامع الصغیر ج 2 ص 653 ح 5859.

۹۷   خل

جغرافیہ دانوں کی اصطلاح میں سمندر کے اُس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو دور تک خشکی میں چلا جائے (جیسے خلیج فارس، اسکندرونہ، خلیج سویس وغیرہ) کَانَ بَیْنَہُ خَلِیْجٌ - وہاں ایک گہرا نالہ تھا۔ لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِکَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِیْہِ النَّصْرَانِیَّۃَ - تیرے دل میں ایسا کوئی کھانا نہ چبھے جس میں تو نصارٰی کی مشابہت سمجھ (یعنی کھانے پینے میں نصارٰی یا اور کسی دوسری قوم والوں کی مشابہت سے کچھ نہ ڈرنا چاہیے۔ کیونکہ کھانا پینا پہننا وغیرہ دین سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب کے پکائے ہوئے کھانے بشرطیکہ وہ کوئی حرام چیز نہ پکائیں یا اُن کے یہاں جو اقسام کھانے کے طیار کئے جاتے ہیں اُن سب کا کھانا مسلمانوں کو درست ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے اگر تو ایسا کریگا تو نصارٰی کی مشابہت کریگا کیونکہ نصارٰی کے درویش (راہب) ہر شخص کا کھانا کھانے میں تامل کرتے ہیں جیسے ہندو تامل کرتے ہیں)۔ لَوْلَا عَھْدٌ عَھِدَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ لَاَوْرَدْتُ الْمُخَالِفِیْنَ خَلِیْجَ الْمَنِیَّۃِ - اگر آنحضرتؐ نے مجھ سے ایک عہد نہ لیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ اُتارتا (اُن کا کام تمام کر دیتا اصل میں خلیج گہرے نالے کو کہتے ہیں اور اس نہر کو جو بڑی نہر سے نکالی جائے) یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔ اِنَّ الْحِکْمَۃَ تَکُوْنُ فِیْ صَدْرِ الْمُنَافِقِ فَتَلَجْلَجُ فِیْ صَدْرِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ فَتَسْکُنَ اِلٰی صَوَاحِبِھَا فِیْ صَدْرِ الْمُؤْمِنِ - (حضرت علی رضؓ نے فرمایا حکمت کی بات (یعنی علم) جہاں ہو وہاں سے حاصل کرے یہ نہیں کہ علم حاصل کرنے میں شرم کرے اگر کافر کے پاس ہو تو اُس سے حاصل کرے مراد دنیوی علوم و فنون ہیں) بات یہ ہے کہ منافق کے دل میں حکمت کی بات کھٹکتی رہتی ہے یہانتک کہ نکل کر حکمت کی دوسری باتوں کیساتھ مل کر مومن کے دل میں آن کر ٹھہر جاتی ہے، دم لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن کا سینہ علم کا خزانہ ہے، مومن ہر طرف سے علم حاصل کرکے اپنے سینہ کو علم کا گنجینہ بناتا ہے اور اُس پر عمل کرتا ہے منافق کیا کرتا ہے اگر علم کی کوئی بات حاصل بھی کر لیتا ہے تو اُس پر عمل نہیں کرتا نہ وہ اُس کے دل میں جمتی ہے آخر اُسکے دل میں سے نکل کر مومن کے دل میں جا کر قرار پکڑتی ہے)۔

اِخْتِلَاجٌ - ایک بیماری ہے یعنی پھڑکنا۔
خَلَجَتْہُ اُمُوْرُ الدُّنْیَا - دنیا کے کاموں نے اُسکو مشغول کر دیا، پھنسا دیا۔
تَخَالَجَ فِیْ صَدْرِیْ مِنْہُ شَیْءٌ - اُسکی طرف سے مجھے کچھ شبہ ہے۔
ھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الْخَلَنْجِ تَقْشِیْرَۃٌ لِّعِلَّۃٍ عَنْ لِحَاءٍ حَتّٰی تَصِلَ اِلٰی جَوْھَرِہٖ - جو شخص اپنے باپ دادا پر فخر کرتا ہو اور خود کوئی جوہر نہ رکھتا ہو اُس کی مثال خلنج کی سی ہے (جو ایک درخت ہے) کہ اُس کو چھیلتا جاتا ہے ایک پوست کے اندر دوسرا پوست (مغز کا نام نہیں) بڑی مشکل سے کہیں مغز تک پہنچتا ہے۔
خَوْلَنْجَانٌ - ایک مشہور دوا ہے، حریری ذکر کیا فِیْ صِحَافِ الْخَلَنْجِ خلنج کے پیالوں میں۔
خَلْخَلَۃٌ - حرکت کرنا، متحرک ہونا۔

لَوْلَا عَھْدٌ عَھِدَہٗ رَسُوْلُ اللهِ اِلَیَّ لَاَوْرَدْتُ الْمُخَالِفِیْنَ خَلِیْجَ الْمَنِیَّۃِ.

ترجمہ: اگر آنحضرتؐ نے مجھ سے ایک عہد نہ لیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ اُتارتا (ان کا کام تمام کر دیتا، اصل میں خلیج گہرے نالے کو کہتے ہیں اور اس نہر کو جو بڑی نہر سے نکالی جائے یہ حضرت علیؑ کا قول ہے۔)

كتاب
30

الوافي بالوفيات

تأليف

صلاح الدين خليل بن أيبك

الصفدي

الجزء الرابع

طبعة جديدة منقحة مصححة

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

الوافى بالوفيات

الجزء الرابع۔تالیف: صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی۔ص ۲۳

ومنها أن القرآن ليس إعجازه من جهة فصاحته وإنّما إعجازه بالنظر إلى الأخبار عن الأمور الماضية والمستقبلة، قلت: وهذا ليس بشيء لأن الله تعالى أمره أن يتحدّى العرب بسورة من مثله وغالب السور ليس فيها أخبار عن ماض ولا مستقبل فدلّ على أن العجز كان عن الفصاحة.

ومنها أنه قال: الإجماع ليس بحجّة في الشرع وكذلك القياس ليس بحجّة وإنّما الحجّة قول الإمام المعصوم.

ومنها ميلُه إلى الرفض ووقوعُه في أكابر الصحابة رضي الله عنهم وقال: نصَّ النبيُّ ﷺ على أن الإمام عليٌّ وعيّنه وعرفت الصحابة ذلك ولكن كتمه عمر لأجل أبي بكر رضي الله عنهما، وقال: إنّ عمر ضرب بطن فاطمة يوم البيعة حتى ألقت المحسِّن من بطنها، ووقع في جميع الصحابة فيما حكموا فيه بالاجتهاد، فقال: لا يخلو إمّا أن جهلوا فلا يحلّ لهم أو أنهم أرادوا أن يكونوا أرباب مذاهب فهو نفاق، وعنده الجاهل بأحكام الذين كافر والمنافق فاسق أو كافر وكلاهما يوجب الخلود في النار.

ومنها أنّه قال: مَن سرق مائة درهم وتسعة وتسعين درهمًا أو ظلمها لم يفسق حتى يبلغ النصاب في الزكاة وهو مائتان. نعوذ بالله من هوًى مُضِلّ وعقل يؤدّي إلى التديّن بهذه العقائد الفاسدة.

وقد ذهب جماعة من العلماء إلى أن النظام كان في الباطن على مذهب البراهمة الذين ينكرون النبوّة وأنّه لم يظهر ذلك خوفًا من السيف، فكفّره معظم العلماء وكفّره جماعة من المعتزلة حتى أبو الهذيل والإسكافي وجعفر بن حرب كلّ منهم صنّف كتابًا في تكفيره، وكان مع ذلك فاسقًا مدمنًا على الخمر وكان آخر كلامه أن القدح كان في يده وهو سكران، فقال وهو في علّيّة له يشرب فيها [الكامل]:

اشربْ على طربٍ وقُلْ لمهدّدٍ   هوّنْ عليك يكون ما هو كائنُ

فلما فرغ من كلامه سقط من العليّة فمات من ساعته في سنة ثلاثين ومائتين تقريبًا. وشعره في غاية الجودة لكنه يبالغ في مقاصده حتى يُخرج كلامه إلى المحال، من ذلك قوله [الطويل]:

توهّمه طرفي فآلم خدّهُ   فصار مكان الوهم من نظري أثرُ

قال رسول الله {صلی الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ يَا عَلِيُّ وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے زیادہ محبوب ہیں اور آپ مجھے فاطمہ سے زیادہ عزیز ہیں۔

حوالہ: مجمع الزوائد ج 9 ص 202 / الجامع الصغیر ج 2 ص 654 ح 5761 / منتخب کنز العمال ج 5 ص 97 / اسد الغابۃ ج 5 ص 522 / ینابیع المودۃ ج 2 باب 56 ص 79 / الصواعق المحرقۃ الفصل الثالث ص 191.

انّ عمر ضرب بطن فاطمة يوم البيعة حتى القت المحسن من بطنها

حضرت عمر نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پیٹ پر مارا بیعت کے دن یہاں تک کے بچہ شکم مبارک میں ساقط ہو گیا۔

کتاب
31

وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

صحیح بخاری شریف مترجم

جلد دوم

جس کو رئیس المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمایا

ترجمہ: علامہ وحید الزماںؒ

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

صحیح بخاری شریف

جلد دوم، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ، ترجمہ علامہ وحید الزماں ص ۴۵۵ - ۶۷۵

کتاب 31

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي وَهِيَ قَلْبِي وَهِيَ رُوحِي الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيَّ}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور یہ میرے دونوں پہلوؤں میں موجود میرا دل اور میری روح ہے۔

حوالہ: نورالابصار ص 52.

۹۰۸– حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَ[illegible]هَا أَغْضَبَنِي)).

۹۰۸– ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا (جگر گوشہ) ہے جو شخص اس کو ناحق غصہ دلائے اس نے مجھ کو غصہ دلایا–

۹۰۹– حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ)).

((فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ)).

۹۰۹– ہم سے یحیٰی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مرض الموت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی صاحبزادی کو بلایا پہلے (کان میں) چپکے سے ان سے کچھ فرمایا وہ رونے لگیں، پھر ان کو بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں– حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا پہلے آپ نے فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں، میں رونے لگی پھر چپکے سے مجھ کو یہ فرمایا میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تو میرے پاس آئے گی اس وقت میں ہنس دی–

۳۹۶– بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت زبیر بن عوام کی فضیلت

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ((هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا وہ آنحضرت ﷺ کے حواری تھے اور حواریوں کو (جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے) حواری اس لئے کہتے ہیں کہ وہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے–

۹۱۰– حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ ((أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَى، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: اسْتَخْلِفْ. قَالَ: وَقَالُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَمَنْ؟ فَسَكَتَ. فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ – أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ – فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ. فَقَالَ عُثْمَانُ: وَقَالُوا؟

۹۱۰– ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ کو مروان بن حکم نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک سال میں نکسیر پھوٹنے کی بیماری عام ہو گئی تھی– نکسیر پھوٹی اور بہت سخت اتنی کہ وہ حج کو نہ جا سکے– اور انہوں نے وصیت کی اس وقت قریش کا ایک شخص (نام نامعلوم) ان کے پاس گیا کہنے لگا تم کسی کو خلیفہ بنا جاؤ– انہوں نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں؟ یہ سن کر وہ چپ ہو رہا پھر ایک دوسرا شخص گیا میں سمجھتا ہوں وہ حارث تھا– اس نے یہی کہا کسی کو خلیفہ بنا جاؤ– حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي۔

مسور بن مخرمہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: فاطمہؑ میرا ایک ٹکڑا (جگر گوشہ) ہے جو شخص اس کو ناحق غصہ دلائے، اس نے مجھ کو غصہ دلایا۔

رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ))، إنَّمَا یَأْکُلُ آلُ مُحَمَّدٍصَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِي ہَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللہ لاَ أُغَیِّرُ شَیْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِہَا الَّتِي کَانَ عَلَیْہَا فِي عَہْدِ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، وَلأَعْمَلَنَّ فِیہَا بِمَا عَمِلَ بِہِ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَبَی أَبُوبَکْرٍ أَنْ یَدْفَعَ إِلَی فَاطِمَةَ مِنْہَا شَیْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَی أَبِي بَکْرٍ فِي ذَلِکَ فَہَجَرَتْہُ فَلَمْ تُکَلِّمْہُ حَتَّی تُوُفِّیَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْہُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّیَتْ دَفَنَہَا زَوْجُہَا عَلِيٌّ لَیْلاً وَلَمْ یُؤْذِنْ بِہَا أَبَا بَکْرٍ وَصَلَّی عَلَیْہَا، وَکَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْہٌ حَیَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّیَتْ اسْتَنْکَرَ عَلِيٌّ وُجُوہَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَکْرٍ وَمُبَایَعَتَہُ، وَلَمْ یَکُنْ یُبَایِعُ تِلْکَ الأَشْہُرَ، فَأَرْسَلَ إِلَی أَبِي بَکْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلاَ یَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَکَ کَرَاہِیَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ : لاَ وَاللہ لاَ تَدْخُلُ عَلَیْہِمْ وَحْدَکَ، فَقَالَ أَبُو بَکْرٍ : وَمَا عَسَیْتَہُمْ أَنْ یَفْعَلُوا بِي وَاللہ لآتِیَنَّہُمْ، فَدَخَلَ عَلَیْہِمْ أَبُو بَکْرٍ فَتَشَہَّدَ عَلِيٌّ فَقَالَ : إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَکَ وَمَا أَعْطَاکَ اللہ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَیْکَ خَیْرًا سَاقَہُ اللہ إِلَیْکَ وَلَکِنَّکَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَیْنَا بِالأَمْرِ وَکُنَّا نَرَی لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَصِیبًا حَتَّی فَاضَتْ عَیْنَا

ہم مال واسباب چھوڑ جائیں' وہ سب صدقہ ہے۔ البتہ اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی اولاد اسی مال میں سے کھائیں گے اور میں تو آنحضرت ﷺ کی خیرات اسی حال پر رکھوں گا جیسے آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تھی اور جیسا آنحضرت ﷺ کیا کرتے تھے' میں بھی ویسا ہی کرتا رہوں گا۔ (جس جس کو آپؐ دیتے تھے میں بھی انہی کو دیتا رہوں گا) غرض ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ کو اس ترکہ میں سے کچھ بھی دینا منظور نہ کیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ابو بکر رضی اللہ عنہ پر غصہ آیا انہوں نے ان کی ملاقات ترک کر دی اور مرنے تک ان سے بات نہ کی۔ وہ آنحضرت ﷺ کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں جب ان کی وفات ہوئی ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رات ہی کو ان کو دفن کر دیا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی وفات کی خبر نہ دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان پر نماز پڑھی' اور جب تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا زندہ تھیں تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بہت توجہ رکھتے تھے (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خیال سے) جب ان کی وفات ہو گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا لوگوں کے منہ ان کی طرف سے پھرے معلوم ہوتے ہیں۔ اس وقت انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا اور ان سے بیعت کر لینا چاہا۔ اس سے پہلے چھ مہینے تک انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی تھی۔ پھر انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ تم اکیلے آؤ اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لاؤ' ان کو یہ منظور نہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ آئیں۔ حضرت عمر نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا خدا کی قسم تم اکیلے ان کے پاس نہ جانا۔ ابو بکر نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا کریں گے؟ میں تو خدا کی قسم ضرور ان کے پاس جاؤں گا۔ آخر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خدا کو گواہ کیا اور کہنے لگے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم کو تمہاری فضیلت اور بزرگی معلوم ہے جو اللہ نے تم کو عنایت فرمائی اور اللہ نے جو عزت تم کو دی (مسلمانوں کا حاکم بنایا) اس پر ہم کچھ حسد نہیں کرتے مگر ہم کو یہی برا معلوم ہوا کہ تم نے اکیلے ہی اکیلے خلافت اڑا لی (ہم سے صلاح نہ لی) ہم یہ خیال کرتے تھے کہ اس مشورے میں ہم لوگ ضرور شریک کئے جائیں گے کیونکہ ہم کو آنحضرت ﷺ سے رشتہ داری اور قرابت تھی۔ (حضرت علی رضی

فَلَمْ تُکَلِّمْہُ حَتّٰی تُوُفِّیَتْ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو حضرت ابوبکر پر غصہ آیا اُنھوں نے ان کی ملاقات ترک کر دی اور مرنے تک ان سے بات نہ کی۔

كتاب 32

شرح نهج البلاغة

لابن أبي الحديد

بتحقيق

محمد أبو الفضل ابراهيم

لسان المیزان جلد ۱ صـ ۲۹۴

الجزء الأول

دار احياء الكتب العربية
عيسى البابي الحلبي وشركاه

شرح نہج البلاغہ لا بن ابی الحدید

الجزء الاول، بتحقیق: محمد ابوالفضل ابراہیم، ص ۴۵۔

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری امت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

حوالہ: سیر أعلام النبلاء ج 2 ص 127 / صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب مناقب فاطمۃ / مجمع الزوائد ج 2 ص 201 / إسعاف الراغبین ص 187.

قال أحمد بن عبد العزيز : وحدّثني المغيرة بن محمد المهلّبيّ قال : ذاكرت إسماعيل ابن إسحاق القاضي بهــذا الحديث ، وأنّ أبا سفيان قال لعثمان : بأبي أنت ! أنفق ولا تــكنْ كأبي حجر ، وتداولوها يا بني أمية تداول الولدانِ الــكُرة ، فوالله ما من جنّة ولا نار ــ وكان الزّبير حاضرا ، فقال عثمان لأبي سفيان: اعْزُب ، فقال : يا بنيّ أهاهنا أحد! قال الزبير : نعم والله لا كتمتُها عليك ــ قال : فقال إسماعيل: هذا باطل. قلت: وكيف ذلك؟ قال : ما أنــكِر هذا من أبي سفيان، ولــكن أنــكِر أن يكون سمِعه عثمان، ولم يضرب عنقه.

وروى أحمد بن عبد العزيز ، قال : جاء أبو سفيان إلى عليّ عليــه السلام ، فقال : ولّيتم على هذا الأمر أذلّ بيت في قريش ، أما والله لئن شئت لأملأنّها على أبي فصيل خيلا ورجلا ، فقال عليّ عليه السلام : طالما غششتَ الإسلام وأهلَه فمــا ضررتَهم شيئا ! لا حاجة لنا إلى خيلك ورجلك ، لولا أنّا رأينا أبا بكر لها أهلا ، لما تركناه .

وروى أحمد بن عبد العزيز ، قال : لما بويع لأبي بكر كان الزبير والمقداد يختلفان في جماعة من الناس إلى عليّ وهو في بيت فاطمة، فيتشاورون ويتراجعون أمورهم، فخرج عمر حتى دخل على فاطمة عليها السلام ، وقال: يا بنتَ رسول الله، ما من أحد من الخلق أحبّ إلينا من أبيك ، وما من أحد أحبّ إلينا منك بعــد أبيك ، وايمُ الله ما ذاك بمانعي إن اجتمع هؤلاء النَّفر عندك أنْ آمرَ بتحريق البيت عليهم . فلــا خرج عمر جاءوها ، فقالت : تعلَمون أنّ عمر جاءني ، وحلف لي بالله إن عُدتم لَيحرقَنّ عليــكم البيت، وايمُ الله ليمضينّ لما حَلَف له ، فانصرفوا عنا راشدين . فلم يرجعوا إلى بيتها ، وذهبوا فبايعوا لأبي بكر .

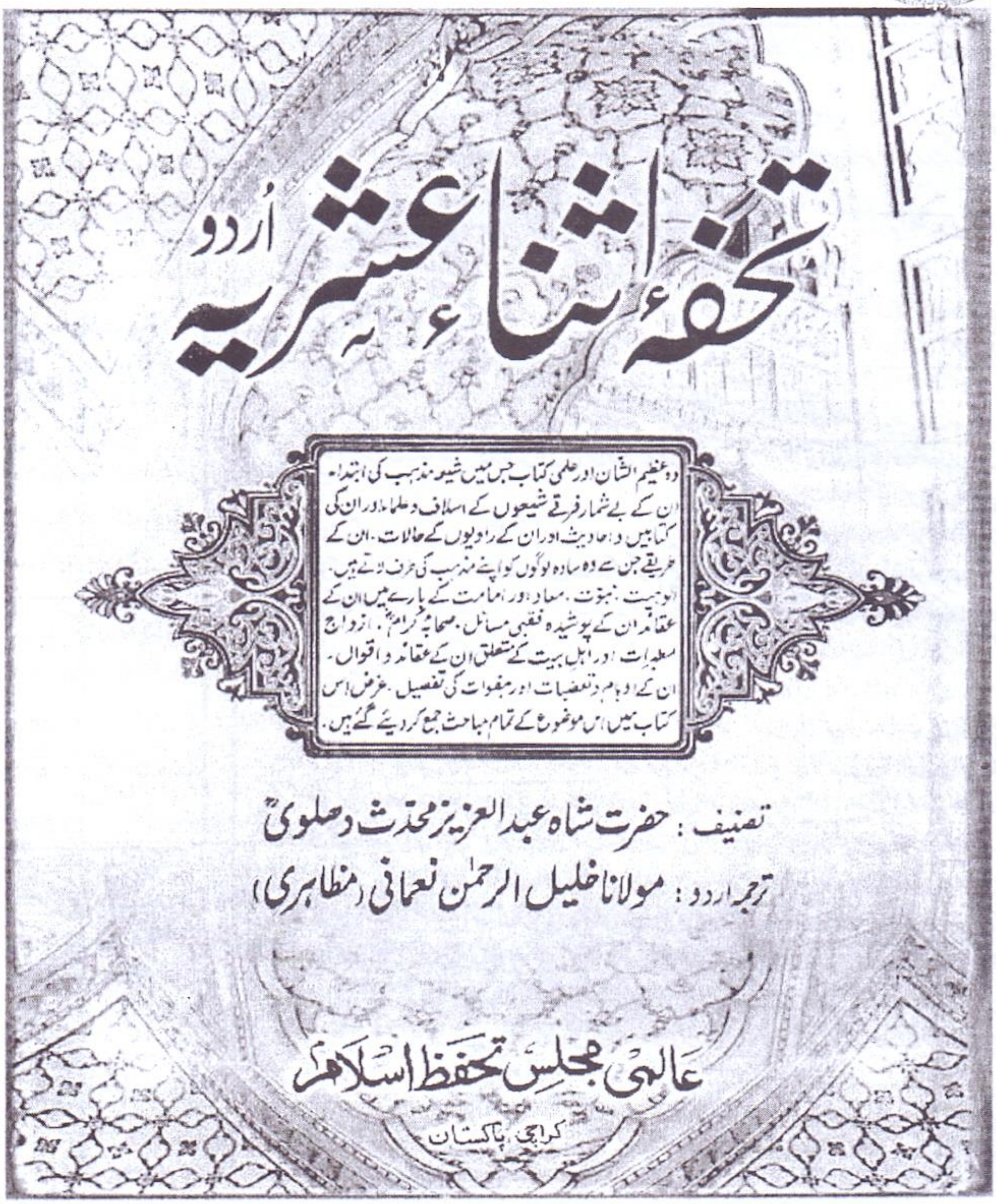
* * *

وروى أحمد ــ وروى المبرّد في " الــكامل " صدر هذا الخبر[1] ــ عن عبد الرحمن

(١) والخبر أيضاً في تاريخ الطبري : (٣ : ٢٣٤) وما بعدها .

وروى احمد بن عبد العزيز ، قال: لما بويع لأبي بكر كان الزبير و المقداد يختلفان في جماعة من الناس الى علي و هو في بيت فاطمة، فيتشاورون و يتراجعون امورهم. فخرج عمر حتى دخل على فاطمة عليها السلام، و قال: يا بنت رسول الله، ما من أحد من الخلق احب الينا من ابيك، و ما من احد احب الينا منك بعد ابيك، و ايم الله ما ذاك بمانعي ان اجتمع هولاء النفر عندك ان آمر بتحريق البيت عليهم. فلما خرج عمر جاء وها. فقالت: تعلمون ان عمر جاءني، وحلف لي بالله ان عُدتم لَيحرقن عليكم البيت، وايمُ الله ليمضين لما حَلَف له. فانصر فوا عنا راشدين. فلم يرجعوا الى بيتها، وذهبوا فبايعوا لابي بكر.

ترجمہ: جب حضرت ابوبکر کی بیعت لی گئی زبیر، مقداد کچھ لوگوں کے ہمراہ حضرت علیؑ کے پاس بی بی فاطمہؑ کے گھر رفت و آمد کر رہے تھے اور اپنے اُمور کے سلسلے میں باہم مشاورت کر رہے تھے۔ حضرت عمر بی بی فاطمہؑ کے گھر میں داخل ہوئے اور کہا: اے بنت رسول اللہ! مخلوق میں سے کوئی بھی آپ کے والد سے زیادہ ہمیں محبوب نہیں اور آپ کے والد کے بعد آپ سے زیادہ کوئی اور ہمیں محبوب نہیں۔ اگر یہ افراد دوبارہ اکٹھے ہوئے تو باخدا آپ کی یہ محبوبیت مجھے اس بات سے نہیں روک پائے گی کہ اس گھر کو اِن افراد سمیت جلا ڈالنے کا حکم صادر کروں۔ جب حضرت عمر چلے گئے تو یہ افراد بی بی سیدہؑ کے پاس آئے تو بی بی سیدہؑ نے ان سے کہا تمھیں معلوم ہے کہ حضرت عمر میرے پاس آئے تھے اور اللہ کی قسم کھائی ہے کہ اگر تم لوگ دوبارہ آئے تو وہ گھر کو تم سمیت جلا ڈالیں گے اور اللہ کی قسم وہ اپنی قسم ضرور پوری کریں گے۔ یہ سن کر وہ افراد چلے گئے، دوبارہ پلٹ کر نہیں آئے۔



تحفہ اثنا عشریہ (اُردو)

تصنیف: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ، ترجمہ اُردو: مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی (مظاہری) ۔ص ۵٦۸ تا ۵۷۰

کتاب
33

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): {فاطمة شُجْنَةٌ مِنّي يَبْسُطُني ما يَبْسُطُها وَيَقْبِضُني ما يَقْبِضُها}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری شاخ ہے۔ جو چیز اسے خوش کرتی ہے، وہ مجھے خوش کرتی ہے اور جو چیز اسے اذیت دیتی ہے، وہ مجھے اذیت دیتی ہے۔

حوالہ: مستدرک الصحیحین ج 3 باب مناقب فاطمہ ص 168 / کنز العمال ج 13 ص 96 / منتخب کنز العمال ج 5 ص 97 / سیر أعلام النبلاء ج 2 ص 132.

اور یہ قصہ مشہور عوام اور زبان زد خلق تھا۔ اگر اتنی پابندی، تاکید، شہرت اور تواتر کے باوجود بھی عمل نہ کریں تو چند حضرات کے سامنے لکھی ہوئی بھی تحریر ان پر کیا اثر ڈالتی۔

حاصل کلام یہ کہ کسی بھی صورت میں اس تحریر سے روک دینے سے امت کی حق تلفی نہیں ہوتی، نہ مہمات دینی پردۂ خفا میں رہتے ہیں۔ ان کا یہ خیال باطل بھی امام مہدی کی غیبت کے لغو خیال کا چربہ ہے۔ کہ اسکی حقیقت بھی وسوسہ اور وہم کے سوا کچھ نہیں اور وہم کی بیماری کا علاج کسی کے پاس بھی نہیں، حتیٰ کہ لقمان حکیم کے پاس بھی نہیں۔

اعتراض (۲) دوسرا طعن و اعتراض یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جناب سیدۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا مکان جلا دیا۔ اور آپ کے پہلوئے مبارک میں تلوار کا کچوکا دیا کہ اس کے صدمہ سے آپ کا حمل ساقط ہوگیا۔ یہ قصہ سراسر بہتان اور بدترین افترا اور جھوٹ ہے اسکی کوئی اصلیت نہیں۔ اس لئے امامیہ حضرات کی اکثریت اس قصہ کی قائل ہی نہیں۔ اتنا کہتے ہیں کہ گھر جلانے کا ارادہ کیا تھا مگر وہ ارادہ عمل میں نہیں آسکا۔ حالانکہ قصد و ارادہ دل کی کیفیت ہے جس پر خدا کے سوا کوئی مطلع نہیں ہو سکتا۔ اگر ان کی مراد یہ ہو کہ آپ نے زبانی طور پر ڈرایا دھمکایا اور کہا کہ میں اسکو جلا دوں گا تو یہ ڈراوا اور دھمکی بھی ان لوگوں کے لئے تھی جو جناب سیدہ کے مکان کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرتے، جو ہر خائن کا ملجا اور جائے پناہ تھا اور جسے انہوں نے حرم مکہ کا درجہ دے رکھا تھا، اور خلیفہ اول کی خلافت کے خلاف فساد انگیز مشورے کرتے اور منصوبے بناتے اور فتنہ و فساد برپا کرنے کی تدبیریں سوچتے۔ خود جناب سیدہ زہرا ان کی نشست اور فساد انگیز حرکات سے شاکی اور نالاں تھیں۔ مگر حسن خلق کے سبب کھلم کھلا ان کو اپنے یہاں آنے سے منع نہ کر سکتی تھیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان حالات کا علم ہوا اور حقیقت واقعہ سے آگاہی ہوئی، تو آپ نے ان جمع ہونے والے فسادیوں سے کہا کہ اگر تم اپنی فساد انگیز حرکات سے باز نہ آئے تو گھر سمیت تم کو جلا دوں گا۔ جلانے کی دھمکی کی تخصیص ایک لطیف و باریک استنباط پر مبنی ہے جو آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک سے فرمایا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو نماز کی جماعت میں شریک نہیں ہوتے اور امام کی اقتدا نہیں کرتے تھے اسی قسم کی دھمکی دی تھی کہ اگر یہ لوگ ترک جماعت کرتے رہے اور اس سے باز نہ آئے تو میں ان کو مع ان کے گھروں کے جلا دوں گا۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے مقرر فرمودہ پیش امام تھے، اور یہ سازشی لوگ امام حق کی اقتدا چھوڑنے کے منصوبے بنا رہے تھے اور مسلمانوں کی جماعت سے رشتۂ رفاقت توڑنے پر کام کر رہے تھے اس لئے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تہدید کے مستحق قرار پائے۔ لہذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل سے ملتا ہے جو فتح مکہ کے وقت ظہور میں آیا تھا جب فتح مکہ کے دن آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ابن خطل (جو کفار کا شاعر تھا جس نے بارہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہے اور روسیاہ ہوا۔) حرم کعبہ میں جا چھپا ہے اور اس کے پردوں میں لپٹا ہوا ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جہاں چھپا ہے وہیں اسکو قتل کر دو اور کسی بات کا لحاظ نہ کرو۔ تو ایسے لعنتی اور پھٹکار مارے راندۂ درگاہ الٰہی لوگوں کو خانۂ خدا میں بھی پناہ نہیں تو خانۂ زہرا رضی اللہ عنہا میں انکو امان کیسے مل سکتی ہے۔ اور جناب زہرا رضی اللہ عنہا کو ایسے فسادیوں کی سزا پر تکدر کیوں ہونے لگا۔ علاوہ ازیں خود ان سے بھی ایسی صحیح روایات منقول ہیں کہ جناب زہرا رضی اللہ عنہا خود بھی ان لوگوں کو اس طرح جمع ہونے سے منع فرماتی تھیں! اور اس سلسلہ میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فعل سے بدرجہا کم ہے، کہ شہادت ذوالنورین جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد جب آپ مسند آرائے خلافت ہوئے تو وہ لوگ جو آپ کی خلافت کا تختہ الٹنے کے

اتنا کہتے ہیں کہ گھر جلانے کا ارادہ کیا تھا مگر وہ ارادہ عمل میں نہیں آسکا۔ حالاں کہ قصد وارادہ دل کی کیفیت ہے جس پر خدا کے سوا کوئی مطلع نہیں ہوسکتا۔ اگر ان کی مراد یہ ہو کہ آپ نے زبانی طور پر ڈرایا دھمکایا اور کہا کہ میں اس کو جلا دوں گا تو یہ ڈراوا اور دھمکی بھی ان لوگوں کے لیے تھی جو جناب سیّدہ کے مکان کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرتے، جو ہر خائن کا ملجا اور جائے پناہ تھا اور جسے اُنھوں نے حکم مکہ کا درجہ دے رکھا تھا۔

منصوبے اپنے ذہنوں میں رکھتے تھے، مدینہ منورہ سے بھاگ کر حرم مکہ میں جا پہنچے۔ قاتلین عثمان سے قصاص کا مطالبہ
کرنے والوں کے ہمنوا ہو گئے اور حرم محترم جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو گئے تو ایسے لوگوں کو آپ نے قتل کیا اور
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم محترم اور اپنی ماں، بلکہ ام المؤمنین کی حرمت و عزت کا کوئی پاس نہ کیا۔ اس سلسلہ میں حرم
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تکلیف پہنچی، اور جو اہانت و ذلت اٹھائی واظہر من الشمس ہے: لیکن حقیقت یہ ہے کہ جناب علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو صواب و درست ہی کہیں گے۔ کیونکہ اس قسم کے اہم امور میں جو عام فتنہ و فساد کا سبب بن سکتے ہوں
مصلحتوں کو ملحوظ رکھنا اور فتنہ کے مبادی و مقدمات کو نظر انداز کر دینا ان کے دفعیہ کی کوشش نہ کرنا دین و دنیا کے
امور میں بے تدبیری سمجھی جائے گی۔ تو جس طرح سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی جائے قیام و سکونت لائق عزت تھی، اسی طرح ام
المؤمنین جو حرم محترم رسول، آپکی محبوب زوجہ، اور محبوبۃ النبی بھی تھیں۔ آپ بھی واجب الاحترام اور لائق تعظیم تھیں بلکہ حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے تو ڈرانے کی غرض سے اور تہدید و ترہیب کی بنا پر محض قول ہی صادر ہوا تھا۔ اور جناب امیر رضی اللہ عنہ نے تو
اس کو عمل کی بھی آخری حد تک پہنچا دیا۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق زبان طعن دراز کرنا تعصب و عناد پر مبنی ہے! حالانکہ
جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا قول جناب امیر رضی اللہ عنہ کے فعل سے باعتبار درجہ بہت ہی کم اور ہلکا تھا۔
اب اگر اہل سنت پر الزام دینے کی خاطر فرق پیدا کر کے یہ کہا جائے کہ چونکہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت برحق تھی لہٰذا انتظام مملکت
کی حفاظت ضروری اور اوّلیت رکھتی ہے، اس کے مقابلہ میں ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا پاس اور حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا
لحاظ وہاں ساقط ہو گا۔ اور خلافت جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چونکہ ناحق تھی اس لئے خلافت فاسدہ کے انتظام کی خاطر
کے لئے جناب سیدہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے احترام کا لحاظ نہ کرنا وبال اور قابل اعتراض بات ہو گی: تو یہ فرق ہمارے نزدیک
انتہائی حماقت نادانی اور بے عقلی کی بات ہے۔ اس لئے کہ اہل سنت تو دونوں خلافتوں کو برابر کہتے اور برحق مانتے اور جانتے ہیں
خصوصاً ایسے وقت کہ اعتراض حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر کیا جا رہا ہے کیونکہ ان کے نزدیک تو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کی حقیقت خلافت متعین ہو چکی تھی اور اس وقت جناب صدیق رضی اللہ عنہ کا کوئی ایسا مخالف اور ہمسر بھی میدان میں دعوائے
خلافت کے ساتھ موجود نہ تھا جس کی مخالفت کچھ بھی اہمیت رکھتی ہو تو منظم اور برحق خلافت کے خلاف سازشیں کرنا اور
منصوبے بنانا خصوصاً جبکہ جوش اسلام کی نشو و نما ہو رہی تھی اور دین و ایمان کے پودے نے جڑیں پکڑی تھی سزائے قتل کو واجب
کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے سازشیوں کو اس وقت قتل بھی کر دیتے تو یہ جائز اور حق تھا۔ انہوں نے تو صرف ڈرا دھمکا کر
ہی جان بخشی کر دی! اور تعجب تو ان شیعہ فضلاء پر ہوتا ہے جنہوں نے اس واقعہ کو نمک مرچ لگا کر اور بڑھا چڑھا کر اپنا خبث
و بغض سب پر عیاں کر دیا ہے کہ جن جوانوں کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ڈرا دھمکایا تھا ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے پھوپھی زاد بھائی جناب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اور اس کے بعد جناب سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا نے بنی ہاشم کے نوجوانوں
اور زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر پر مجلس برپا کرنے اور اکٹھے ہونے سے منع فرمایا!
سبحان اللہ! کیا انوکھی منطق ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے خلاف جناب زبیر رضی اللہ عنہ فساد کے منصوبے
بنائیں تو وہ معصوم، بے خطا اور واجب التعظیم ہوں۔ اور جب یہی زبیر رضی اللہ عنہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص طلب
کرنے میں بوجہ تند و درشت رکھیں تو واجب القتل قرار پائیں! جناب سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کے مکان میں جب لوگ فتنہ و فساد
برپا کرنے کے منصوبے بنائیں۔ سازشیں کریں تو وہ مقبول و پسندیدہ ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زوجہ

حضرت عمر ایسے سازشیوں کو اس وقت قتل بھی کر دیتے تو یہ جائز اور حق تھا۔ اُنھوں نے تو صرف ڈرا دھما کر ہی جان بخشی کر دی۔

جو بلا شبہ ام المؤمنین تھیں ۔ کی قیادت و سرکردگی میں قصاص کا دعویٰ یا قاتلین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شکایت میں زبان کھولیں، تو نامقبول اور مردود القول قرار دیے جائیں ! ایسا طرز اور واہیات فرق اصول شیعہ ہی پر مبنی ہو سکتا ہے ۔ اگر وہ اہل سنت پر اپنے ہی اصولوں سے الزام تھوپنا چاہیں، تو سیدھا سیدھا کہیں، اس ایچ پیچ کی کیا ضرورت ہے ! جب رسول اللہ علیہ وسلم نے ترک جماعت پر جو سنت مؤکدہ تھی، اور اس کا فائدہ صرف مکلفین تک محدود تھا۔ اس کے ترک سے عامۃ مسلمین کو کوئی خطرہ یا نقصان نہیں پہنچتا تھا۔ اس سبب کے باوجود ان تارکین جماعت کے گھروں کو جلانے کی تہدید فرمائی ۔ تو ایسے فتنہ و فساد پر جس سے پوری ملت اسلامیہ کے متاثر اور خونچکاں ہونے کا خطرہ ہو اور دین کو ملیا میٹ کرنے کا سامان ہو، تو ایسی سازش گاہ کو جلانے کی دھمکی کیوں جائز نہ ہو !

اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جناب سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کے مکان میں اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک دروازہ پر کے منقش و با تصویر پردہ نہ اتار لیا جائے ۔ یا خانۂ خدا حرم کعبہ میں اس وقت تک تشریف نہ لے جائیں جب تک وہاں موجود حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے مجسمے نہ نکلوا دیں ۔ تو اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی متبرک اور مکرم مقام کو جہاں فتنہ انگیز تدابیر سوچی جا رہی ہوں، حاضرین سمیت جلا دینے کی دھمکی دیں تو اس میں گناہ کی کیا بات ہے ۔ زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جا سکتی ہے وہ ادب کی رعایت نہ کرنے کی ہو سکتی ہے تو یہ معلوم ہو گیا ایسے اہم اور مہتم بالشان امور میں ادب کی رعایت اور لحاظ نہیں کیا جا سکتا، جناب امیر رضی اللہ عنہ کا اپنا رویہ اس کا ثبوت اور دلیل ہے ۔ کیا یہ شیعہ لوگ دنیا کو یہ باور کرانا اور جناب امیرؓ پر یہ الزام رکھنا چاہتے ہیں کہ آپ محبوبۂ رسول ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ادب نہیں فرماتے تھے اور آپ کی نظر میں آپ کے لئے کوئی اعزاز کوئی احترام نہیں تھا ! دنیا جانتی ہے کہ ایسا نہیں تھا ۔ اور جناب امیر رضی اللہ عنہ کے کبھی خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی ۔ اس کے باوجود آپ کا رویہ جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے ہمراہیوں کے ساتھ جو درشت ہوا تو وہ نظم ملکت کی حفاظت کا تقاضا تھا ۔ اس کو اہانت و بے قدری صدیقہؓ پر محمول شیعہ ذہن ہی کر سکتا ہے ! لہٰذا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایسا فعل سرزد ہو جو فعل معصوم سے ملتا ہو تو وہ کس منطق سے محل طعن و تشنیع ہو سکتا ہے !

اعتراض (۳) بطور طعن یہ کہتے ہیں کہ جناب فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا انکار کیا، اور قسم کھائی کہ آپ کا وصال نہیں ہوا، یہاں تک کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (تم بھی مرو گے اور وہ بھی مریں گے)۔

یہاں بھی بات سمجھ کے پھیر کی یا بغض و عناد کی ہے ۔ یا پھر اعتراض برائے اعتراض کا معاملہ ہے ! ورنہ کیا ایسے شخص پر ایسی حالت میں طعن کیا جا سکتا ہے جو محبت رسول میں سرتاپا غرق ہو، اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی شدت کے مشاہدہ اور اچانک رحلت کی اندوہناک خبر اور آپ کے فراق کے صدمہ سے اپنے ہوش و حواس عقل و فہم سے اتنا بیگانہ ہو گیا ہو کہ اسے اپنی سدھ بدھ بھی نہ رہی ہو حتیٰ کہ اسے اپنا اور اپنے باپ کا نام بھی یاد نہ آ رہا ہو نہ وہ یہ سمجھ پا رہا ہو کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے ۔ اگر ایسی مدہوشی و بے خبری میں انتہائے محبت کے باعث محبوب کی موت سے انکار کر بیٹھا ہو تو یہ طعن کا موقعہ نہیں تعریف کا مقام ہے !
(ایسی آنکھ پھوڑ دینے کے لائق ہے جو ہنر کو عیب دکھائے) اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسی حالت میں آیت بالا ذہن میں حاضر نہ کر پائے ہوں تو یہ کونسے تعجب کی بات ہے ۔ بہت سے لوگوں کو غم و اندوہ اور جزع فزع کے عالم میں آیات قرآنی یاد نہیں رہتیں لیکن بحکم بشریت یہ مستحق طعن اور لائق ملامت نہیں سمجھے ! خود انہیں شیعوں کی صحیح روایات سے جو سابقاً بیان ہو چکی ہیں

تو اگر حضرت عمر کسی متبرک اور مکرم مقام کو جہاں فتنہ انگیز تدابیر سوچی جا رہی ہوں، حاضرین سمیت جلا دینے کی دھمکی دیں تو اس میں گناہ کی کیا بات ہے ۔ زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جا سکتی ہے وہ ادب کی رعایت نہ کرنے کی ہو سکتی ہے ۔

کتاب 34

خوبصورت

الفاروق

سوانح عمری حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ

شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ ⊙ اردو بازار ○ لاہور

الفاروق سوانح عمری حضرت عمر فاروق

شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ، ص ۸۳

٨٣

خزرج اور ان میں باہم اتفاق نہ تھا، اس حالت میں ضرور تھا کہ انصار کے دعویٰ خلافت کو دبا دیا جائے اور کوئی لائق شخص فوراً انتخاب کر لیا جائے، مجمع میں جو لوگ موجود تھے ان میں سب سے با اثر اور بزرگ اور معمر حضرت ابوبکرؓ تھے اور فوراً ان کا انتخاب بھی ہو جاتا لیکن لوگ انصار کی بحث و نزاع میں پھنس گئے تھے اور بحث طول پکڑ کر قریب تھا کہ تلواریں میان سے نکل آئیں حضرت عمرؓ نے یہ رنگ دیکھ کر دفعتہً حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا کہ سب سے پہلے میں بیعت کرتا ہوں کہ ساتھ ہی حضرت عثمانؓ، ابو عبیدہ جراحؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے بھی ہاتھ بڑھائے اور پھر عام خلقت ٹوٹ پڑی، اس کارسوائی سے ایک اٹھتا ہوا طوفان رک گیا اور لوگ مطمئن ہو کر کاروبار میں مشغول ہو گئے صرف بنو ہاشم اپنے ادعا پر رکے رہے اور حضرت فاطمہؓ کے گھر میں وقتاً فوقتاً جمع ہو کر مشورے کرتے رہتے تھے حضرت عمرؓ نے بزور ان سے بیعت لینی چاہی لیکن بنو ہاشم حضرت علیؓ کے سوا اور کسی کے آگے سر نہیں جھکا سکتے تھے ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور علامہ طبری نے تاریخ کبیر میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا "یا بنت رسول اللہ خدا کی قسم آپ ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں تاہم اگر آپ کے یہاں لوگ اس طرح مجمع کرتے رہے تو میں ان لوگوں کی وجہ سے گھر میں آگ لگا دوں گا۔" اگرچہ سند کے اعتبار سے اس روایت پر ہم اپنا اعتبار ظاہر نہیں کر سکتے کیونکہ اس روایت کے رواۃ کا حال ہم کو معلوم نہیں ہو سکا تاہم درایت کے اعتبار سے اس واقعہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں حضرت عمرؓ کی تندی اور تیز مزاجی سے یہ حرکت کچھ بعید نہیں، حقیقت یہ ہے کہ اس نازک وقت میں حضرت عمرؓ نے نہایت تیزی اور سرگرمی کے ساتھ جو کارروائیاں کیں ان میں گو بعض بے اعتدالیاں پائی جاتی ہوں لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ انہی بے اعتدالیوں نے اٹھتے ہوئے فتنوں کو دبا دیا۔ بنو ہاشم کی سازشیں اگر قائم رہتیں تو اسی وقت جماعت اسلامی کا شیرازہ بکھر جاتا اور وہی خانہ جنگیاں برپا ہو جاتیں جو آگے چل کر جناب علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہؓ میں واقع ہوئیں۔

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی مدت سوا دو برس ہے کیونکہ انہوں نے جمادی الثانی ۱۳ھ میں انتقال کیا، اس عہد میں اگرچہ جس قدر بڑے بڑے کام انجام پائے حضرت عمرؓ ہی کی شرکت سے

؎ ابن الماوردی نے الاحکام السلطانیہ میں لکھا ہے کہ اول صرف پانچ شخصوں نے بیعت کی تھی۔

کتاب 34

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): (فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْلِمُهَا مَا يُؤْلِمُنِي وَيَسُرُّنِي مَا يَسُرُّهَا).

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے اذیت دیتی ہے، وہ مجھے اذیت دیتی ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے، وہ مجھے خوش کرتی ہے۔

حوالہ: مناقب الخوارزمی ص 353۔

ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور علامہ طبری نے تاریخ کبیر میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت فاطمہؑ کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا۔'' یا بنت رسولؐ اللہ خدا کی قسم، آپ ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں تاہم اگر آپ کے یہاں لوگ اس طرح مجمع کرتے رہے تو میں ان لوگوں کی وجہ سے گھر میں آگ لگا دوں گا۔'' اگرچہ سند کے اعتبار سے اس روایت پر ہم اپنا اعتبار ظاہر نہیں کر سکتے کیوں کہ اس روایت کے رواۃ کا حال ہم کو معلوم نہیں ہو سکا تاہم درایت کے اعتبار سے اس واقعے کے انکار کی کوئی وجہ نہیں، حضرت عمر کی تندی اور تیز مزاجی سے یہ حرکت کچھ بعید نہیں، حقیقت یہ ہے کہ اس نازک وقت میں حضرت عمر نے نہایت تیزی اور سرگرمی کے ساتھ جو کارروائیاں کیں ان میں گو بعض بے اعتدالیاں پائی جاتی ہوں لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ انھی بے اعتدالیوں نے اُٹھتے ہوئے فتنوں کو دبا دیا۔ بنو ہاشم کی سازشیں اگر قائم رہتیں تو اسی وقت جماعتِ اسلامی کا شیرازہ بکھر جاتا اور وہی خانہ جنگیاں برپا ہو جاتیں۔

کتاب 35

الأربعین :

اَلدُّرَّةُ البَیضَآء

فی مَناقبِ

فَاطِمَةَ الزَّهرَآء سلام اللہ علیہا

(سیدہِ کائنات سلام اللہ علیہا)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

الدرة البیضاء فی مناقب فاطمة الزہرا سلام اللہ علیہا

ڈاکٹر محمد طاہر القادری، منہاج القرآن پبلی کیشنز

كتاب 35

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جس کسی نے اسے اذیت دی، اُس نے مجھے اذیت دی۔

حوالہ: السنن الکبری ج 10 باب من قال: لا تجوز شہادة الوالد لولدہ ص 201/ کنز العمال ج 13 ص 96/ نور الابصار ص 52/ ینابیع المودة ج 2 ص 322.

فصل: ١٦

إن الله يغضب لغضب فاطمة و يرضى لرضاها

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی رضا اللہ کی رضا ..... اگر سیدہ سلام اللہ علیہا خفا تو اللہ خفا﴾

٤٣۔ عن عليّ ﷺ، قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة: إن الله يغضب لغضبک، و يرضى لرضاک۔(٤٣)

''حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔''

١٣۔ حسینی، البیان والتعریف، ١: ٢٧٥
١٤۔ مناوی، فیض القدیر، ٣: ٤٢١
١٥۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ٢: ١١٢، رقم: ١٨٣١

(٤٣) ١۔ حاکم، المستدرک، ٣: ١٦٧، رقم: ٤٧٣٠
٢۔ ابو یعلی، المعجم، ١٩٠، رقم: ٢٢٠
٣۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ٥: ٣٦٣، رقم: ٢٩٥٩
٤۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ١: ١٠٨، رقم: ١٨٢
٥۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٢٢: ٤٠١، رقم: ١٠٠١
٦۔ دولابی، الذریة الطاہرة، ١٢٠، رقم: ٢٣٥
٧۔ قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ٣: ١١
٨۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (٩: ٢٠٣)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔
٩۔ ابن جوزی، تذکرة الخواص، ٢٧٩
١٠۔ ابن اثیر، اسد الغابة فی معرفة الصحابة، ٧: ٢١٩
١١۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ١٢: ٤٦٨

انّ اللہ یغضب لغضب فاطمة و یرضی لرضاھا

سیّدہ سلام اللہ علیہا کی رضا اللہ کی رضا۔۔۔ اگر سیّدہ سلام اللہ علیہا خفا تو اللہ خفا۔

فصل : ١٧

من آذی فاطمة سلام اللہ علیہا فقد آذی النبی ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف ...... مصطفیٰ ﷺ کی تکلیف﴾

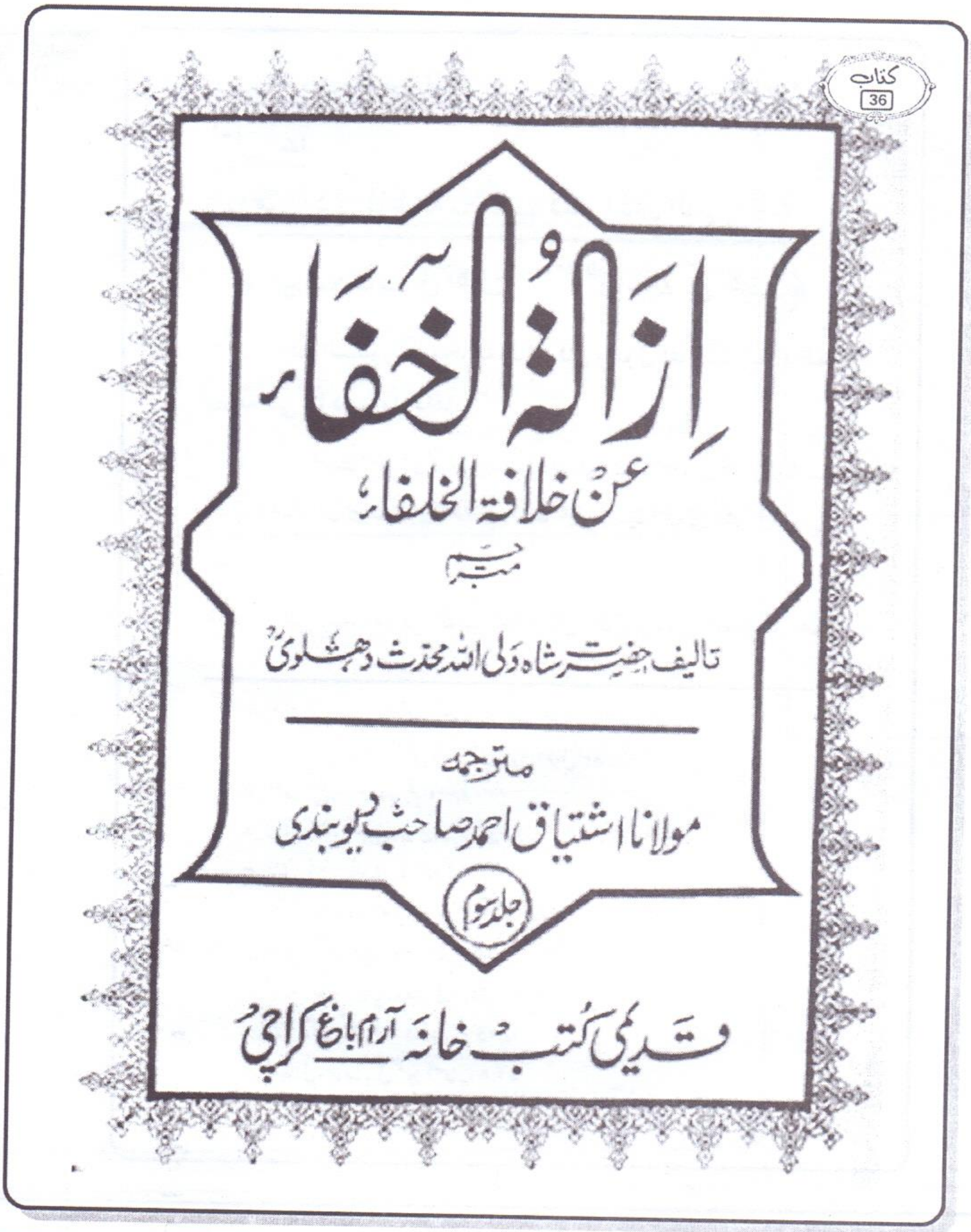
٤٤۔ عن المسور بن مخرمة، قال: قال رسول الله ﷺ إنما فاطمة بضعة مني، يؤذيني ما آذاها۔ (٤٤)

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا فاطمہ تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔''

٤٥۔ عن عبد الله بن الزبير رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: إنما

١٢۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ٨: ٥٧
١٣۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ٨٢
(٤٤) ١۔ مسلم، الصحیح، ٤: ١٩٠٣، رقم: ٢٤٤٩
٢۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ٥: ٩٧، رقم: ٨٣٧٠
٣۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ١٠: ٢٠١
٤۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ٥: ٣٦١، رقم: ٢٩٥٥
٥۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٢٢: ٤٠٤، رقم: ١٠١٠
٦۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ٢: ٤٠
٧۔ اندلسی، تحفۃ المحتاج، ٢: ٥٨٥، رقم: ١٧٩٥
٨۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ٨: ٥٦
٩۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ٢٧٩

من آذی فاطمة سلام اللہ علیہا فقد آذی النبی ﷺ
سیّدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف۔۔۔ مصطفیٰ ﷺ کی تکلیف۔


کتاب 36

ازالۃ الخفاء

عن خلافۃ الخلفاء

مترجم

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

مترجمہ

مولانا اشتیاق احمد صاحب دیوبندی

جلد سوم

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مترجمہ مولانا اشتیاق احمد صاحب دیوبندی، جلد سوم

قال رسول الله {صلی الله علیه وآله}: {فَاطِمَةُ بَهْجَةُ قَلْبِيْ وَابْنَاهَا ثَمَرَةُ فُؤَادِيْ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے دل کا سرور ہے اور اس کے دونوں بیٹے میری جان ہیں۔

حوالہ: ینابیع المودۃ ج 1 باب 15 ص 243.

یمشی الی جنبہ فمر بحسن بن علیؓ یلعب مع غلمان فاحتملہ علی رقبتہ و قال وابی شبیہ بالنبی لیس شبیھا بعلی و قال و علیؓ رضی اللہ یضحک اخرجہ احمد و عن عائشۃ ان فاطمۃ ارسلت الی ابی بکر تسألہ عن میراثھا من النبی صلے اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علی رسولہ من المدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل ال محمد من ھذا المال و انی واللہ لا اغیر شیئا من صدقۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن حالھا التی کانت علیھا فی عھد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولاعملن فیھا بما عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ منھا شیئا فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذلک فھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت بعد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ستۃ اشھر فلما توفیت دفنھا زوجھا علیؓ لیلا ولم یؤذن بھا ابابکر وصلے علیھا وکان لعلی من الناس وجہ حیوۃ فاطمۃ فلما توفیت استنکر علیؓ وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر و مبایعتہ ولم یکن بایع تلک الاشھر فارسل الی ابی بکر ان ائتنا ولا یاتنا معک احد

تو ابوبکرؓ نے اُن کو اُٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور کہا کہ میرا باپ اس پر قربان (یہ محاورہ کلام ہے) یہ مشابہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے علیؓ کے مشابہ نہیں ہے۔ کہا اور علیؓ ہنس رہے تھے۔ اس کو روایت کیا احمد نے۔ اور مروی ہے عائشہؓ سے کہ فاطمہؓ نے ابوبکرؓ کو بلا بھیجا اور اُن سے سوال کیا اپنے حصّہ وراثت کا جو اُن کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پہنچتا تھا اُس میں سے جو اللہ نے اپنے رسولؐ کو دیا تھا مدینہ میں سے اور فدک میں سے اور خیبر کے پانچویں حصّہ کے باقی ماندہ میں سے۔ تو ابوبکرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم (پیغمبر) جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ اس مال میں سے آلِ محمدؐ صرف کھائیں گے اور میں واللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں جس حال پر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اُس کی کسی چیز میں تغیر نہ کروں گا اور میں اس میں ضرور وہی عمل کروں گا جو عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ تو ابوبکرؓ نے اس سے انکار کر دیا کہ فاطمہؓ کو اس میں سے کچھ دیں۔ اس سے فاطمہؓ ابوبکرؓ سے ناراض ہوگئیں اور اُن کو چھوڑ دیا اور اُن سے کلام نہیں کیا یہاں تک کہ انتقال ہوگیا اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے زندہ رہیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے شوہر حضرت علیؓ نے ان کو رات میں ہی دفن کر دیا اور اس وفات کی اطلاع ابوبکرؓ کو نہیں دی اور ان پر نماز انھوں نے ہی پڑھی۔ اور علیؓ کی لوگوں میں عزت رہی فاطمہؓ کی زندگی تک۔ پھر جب ان کا انتقال ہوگیا تو علیؓ نے لوگوں کے رُخ بدلے ہوئے پائے تو ابوبکرؓ سے مصالحت اور ان سے بیعت کی درخواست کی اور ان مہینوں میں وہ بیعت نہیں کر رہے تھے پھر انھوں نے ابوبکرؓ

فاطمہؑ ابوبکر سے ناراض ہوگئیں اور اُن کو چھوڑ دیا اور اُن سے کلام نہیں کیا یہاں تک کہ انتقال ہوگیا۔

حضرت علیؑ نے ان کو رات میں ہی دفن کر دیا اور اس وفات کی اطلاع ابوبکر کو نہیں دی اور ان پر نماز اُنھوں نے ہی پڑھی۔

كتاب
37

تاريخ الأمم والملوك

للإمام أبي جعفر محمد بن جرير الطبري

الجزء الثاني

[قوبلت هذه الطبعة على النسخة المطبوعة]
[بمطبعة بريل بمدينة ليدن في سنة ١٨٧٩ م]

راجعه وصححه وضبطه

نخبة من العلماء الأجلاء

يطلب من المكتبة التجارية الكبرى بأول شارع محمد علي بمصر
لصاحبها : مصطفى محمد

مطبعة الاستقامة بالقاهرة
شارع نوبار باشا ١٤

١٣٥٧ — ١٩٣٩

تاريخ الامم و الملول

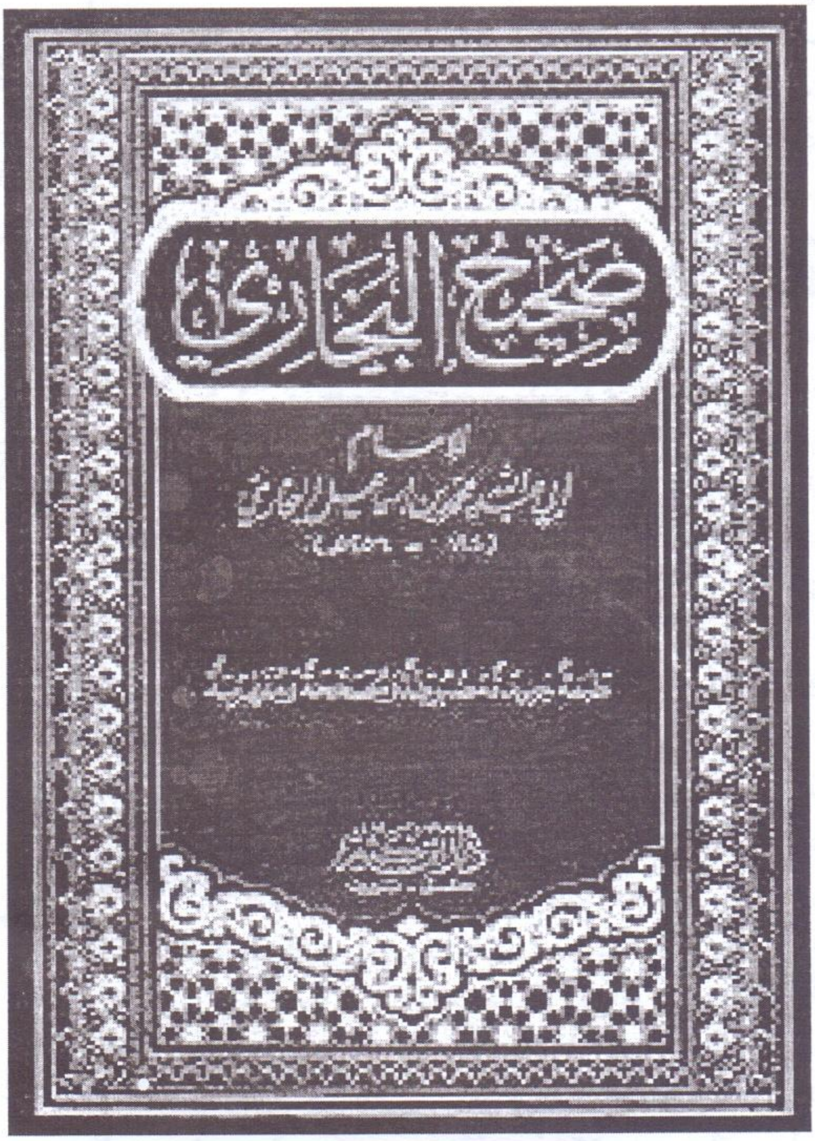
وقال أراك خفت أن يختلف الناس إن اختلفت نفسى فى غشيتى قال نعم قال جزاك
الله خيرا عن الإسلام وأهله فأقرها أبو بكر رضى الله تعالى عنه من هذا الموضع
حدثنا يونس بن عبد الأعلى قال حدثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثنا
الليث بن سعد قال حدثنا علوان عن صالح بن كيسان عن عمر بن عبد الرحمن
ابن عوف عن أبيه أنه دخل على أبى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه فى مرضه
الذى توفى فيه فأصابه مهتما فقال له عبد الرحمن أصبحت والحمد لله بارئا فقال
أبو بكر رضى الله تعالى عنه أتراه قال نعم قال إنى وليت أمركم خيركم فى نفسى
فكلكم ورم أنفه من ذلك يريد أن يكون له الأمر دونه ورأيتم الدنيا قد أقبلت
ولما تقبل وهى مقبلة حتى تتخذوا ستور الحرير ونضائد الديباج وتألموا
الاضطجاع على الصوف الأذرى كما يألم أحدكم أن ينام على حسك والله لأن يقدم
أحدكم فتضرب عنقه فى غير حد خير له من أن يخوض فى غمرة الدنيا وأنتم أول
ضال بالناس غدا فتصدونهم عن الطريق يمينا وشمالا يا هادى الطريق إنما هو
الفجر أو البحر فقلت له خفض عليك رحمك الله فإن هذا يهيضك فى أمرك إنما
الناس فى أمرك بين رجلين إما رجل رأى ما رأيت فهو معك وإما رجل
خالفك فهو مشير عليك وصاحبك كما تحب ولا نعلمك أردت إلا خيرا ولم تزل
صالحا مصلحا وأنك لا تأسى على شىء من الدنيا قال أبو بكر رضى الله تعالى
عنه أجل إنى لا آسى على شىء من الدنيا إلا على ثلاث فعلتهن وددت أنى تركتهن
وثلاث تركتهن وددت أنى فعلتهن وثلاث وددت أنى سألت عنهن رسول الله
صلى الله عليه وسلم فأما الثلاث اللاتى وددت أنى تركتهن فوددت أنى لم أكشف
بيت فاطمة عن شىء وإن كانوا قد غلقوه على الحرب ووددت أنى لم أكن حرقت
الفجاءة السلمى وأنى كنت قتلته سريحا أو خليته نجيحا ووددت أنى يوم سقيفة
بنى ساعدة كنت قذفت الأمر فى عنق أحد الرجلين يريد عمر وأبا عبيدة فكان
أحدهما أميرا وكنت وزيرا وأما اللاتى تركتهن فوددت أنى يوم أتيت بالأشعث
ابن قيس أسيرا كنت ضربت عنقه فإنه تخيل إلى أنه لا يرى شرا إلا أعان عليه ووددت

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ لَيْسَتْ كَنِسَاءِ الْآدَمِيِّينَ}.
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ عام عورتوں جیسی نہیں ہیں۔

حوالہ: مجمع الزوائد ج9 ص202.

فَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكْشِفْ بَيْتَ فَاطِمَةَ
اے کاش میں فاطمہ کا گھر نہ کھلواتا (بے حرمتی نہ کرتا)۔

کتاب
38



صحیح البخاری

کتاب مغازی، ص1040، مطبوعہ دار ابن کثیر، دمشق

٤٢٤٠ ـ ٤٢٤١ ـ حدَّثنا يحيى بنُ بُكيرٍ حدَّثنا اللَّيثُ عن عُقَيلٍ عن ابنِ شهابٍ عن عُروةَ عن عائشةَ رضيَ اللهُ عنها: «أنَّ فاطمةَ عليها السلامُ بنتَ النبيِّ ﷺ أرسلتْ إلى أبي بكرٍ تسألُهُ ميراثَها من رسولِ اللهِ ﷺ ممّا أفاءَ اللهُ عليهِ بالمدينةِ وفَدَكَ وما بقيَ من خُمسِ خيبرَ، فقالَ أبو بكرٍ: إنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: لا نُورَثُ، ما تركنا صدقةٌ، إنما يأكلُ آلُ محمدٍ ﷺ من هذا المالِ، وإنِّي واللهِ لا أُغيِّرُ شيئاً من صدقةِ رسولِ اللهِ ﷺ عن حالِها التي كانت عليها في عهدِ رسولِ اللهِ ﷺ، ولأعملنَّ فيها بما عملَ به رسولُ اللهِ ﷺ. فأبى أبو بكرٍ أن يدفعَ إلى فاطمةَ منها شيئاً. فوجدتْ فاطمةُ على أبي بكرٍ في ذلكَ فهجرتْهُ فلم تُكلِّمْهُ حتى تُوُفِّيَتْ، وعاشتْ بعدَ النبيِّ ﷺ ستةَ أشهرٍ. فلما تُوُفِّيَتْ دفنَها زوجُها عليٌّ ليلاً، ولم يُؤذِنْ بها أبا بكرٍ، وصلَّى عليها. وكانَ لعليٍّ من الناسِ وجهٌ حياةَ فاطمةَ، فلما تُوُفِّيَتْ استنكرَ عليٌّ وجوهَ الناسِ، فالتمسَ مصالحةَ أبي بكرٍ ومبايعتَهُ، ولم يكنْ يُبايعُ تلكَ الأشهرَ، فأرسلَ إلى أبي بكرٍ أنِ ائتِنا ولا يأتِنا أحدٌ معكَ، كراهيةً لمحضرِ عمرَ. فقالَ عمرُ: لا واللهِ لا تدخلُ عليهم وحدَكَ. فقالَ أبو بكرٍ: وما عسيتَهم أن يفعلوا بي؟ واللهِ لآتينَّهم. فدخلَ عليهم أبو بكرٍ، فتشهَّدَ عليٌّ فقالَ: إنّا قد عرفنا فضلَكَ وما أعطاكَ اللهُ، ولم ننفسْ عليكَ خيراً ساقَهُ اللهُ إليكَ، ولكنكَ استبددتَ علينا بالأمرِ، وكنا نرى لقرابتِنا من رسولِ اللهِ ﷺ نصيباً، حتى فاضتْ عينا أبي بكرٍ. فلما تكلَّمَ أبو بكرٍ قالَ: والذي نفسي بيدِهِ، لَقرابةُ رسولِ اللهِ ﷺ أحبُّ إليَّ أن أصِلَ من قرابتي. وأما الذي شجرَ بيني وبينكم من هذهِ الأموالِ فلم آلُ فيها عنِ الخيرِ، ولم أتركْ أمراً رأيتُ رسولَ اللهِ ﷺ يصنعُهُ فيها إلا صنعتُهُ. فقالَ عليٌّ لأبي بكرٍ: موعدُكَ العشيةَ للبيعةِ. فلما صلَّى أبو بكرٍ الظهرَ رقيَ على المنبرِ فتشهَّدَ، وذكرَ شأنَ عليٍّ وتخلُّفَهُ عنِ البيعةِ وعذرَهُ بالذي اعتذرَ إليهِ، ثم استغفرَ. وتشهَّدَ عليٌّ فعظَّمَ حقَّ أبي بكرٍ، وحدَّثَ أنهُ لم يحملْهُ على الذي صنعَ نفاسةً على أبي بكرٍ، ولا إنكاراً للذي فضَّلَهُ اللهُ بهِ، ولكنّا نرى لنا في هذا الأمرِ نصيباً فاستبدَّ علينا، فوجدْنا في أنفسِنا. فسُرَّ بذلكَ المسلمونَ وقالوا: أصبتَ. وكانَ المسلمونَ إلى عليٍّ قريباً حينَ راجعَ الأمرَ بالمعروفِ».

[الحديث ٤٢٤٠] انظر الحديث: ٣٠٩٢، ٣٧١١، ٤٠٣٥.

[الحديث ٤٢٤١] انظر الحديث: ٣٠٩٣، ٣٧١٢، ٤٠٣٦.

٤٢٤٢ ـ حدَّثني محمدُ بنُ بشّارٍ حدَّثني حَرَميٌّ حدَّثنا شُعبةُ قالَ أخبرَني عُمارةُ عن عِكرمةَ عن عائشةَ رضيَ اللهُ عنها قالتْ: «لما فُتحتْ خيبرُ قلنا: الآنَ نشبعُ منَ التمرِ».

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِّنِّي يَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا وَيَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے اذیت دیتی ہے، وہ مجھے اذیت دیتی ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے، وہ مجھے خوش کرتی ہے۔

حوالہ: السنن الکبری ج 7 ص 64 باب الأنساب کلہا منقطعۃ یوم القیامۃ / منتخب کنز العمال بہامش مسند أحمد ج 5 ص 96.

حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عَنْ عائشۃ أَنَّ فَاطِمَۃَ سلام اللہ علیہا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلٰی أَبِي بَکْرٍ تَسْأَلُہُ مِیْرَاثَہَا مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِالْمَدِینَۃِ وَفَدَکَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَکْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِیَاءِ لَا نُوَرِّثُ مَا تَرَکْنَاہُ فَہُوَ صَدَقَۃٌ إِنَّمَا یَأْکُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ ہٰذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللّٰہِ لَا أُغَیِّرُ شَیْئًا مِنْ صَدَقَۃِ رَسُولِ اللّٰہِ عَنْ حَالِہَا الَّتِي کَانَتْ عَلَیْہَا فِي عَہْدِ رَسُولِ اللّٰہِ وَلَأَعْمَلَنَّ فِیْہَا بِمَا عَمِلَ بِہٖ رَسُولُ اللّٰہِ فَأَبٰی أَبُو بَکْرٍ أَنْ یَدْفَعَ إِلٰی فَاطِمَۃَ مِنْہَا شَیْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَۃُ عَلٰی أَبِي بَکْرٍ فِي ذٰلِکَ فَہَجَرَتْہُ فَلَمْ تُکَلِّمْہُ حَتّٰی تُوُفِّیَتْ.

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؑ بنت نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر کی طرف پیغام بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کے اُس مال کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بطور فئے عطا فرمایا تھا جو کچھ مدینے میں تھا اور باغ فدک اور خیبر کے خمس کا باقی حصہ۔ اس پر حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بے شک محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل اسی مال سے کھاتی تھی اور خدا کی قسم میں بھی رسول اللہ ﷺ کے صدقے میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور یہ اسی حالت میں رہے گا، جس حالت میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تھا اور میں ضرور اسی طرح اس کو خرچ کروں گا، جس طرح آنحضرت ﷺ خرچ فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے اس میں سے حضرت فاطمہؑ کو کچھ بھی حصہ دینے سے منع کر دیا، پس حضرت فاطمہؑ کو حضرت ابوبکر کی یہ بات ناگوار گزری، پھر ان کے پاس سے چلی گئیں اور آخری وقت تک اُن سے کلام نہ فرمایا۔

كتاب 39

المستدرك
على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مع تضمينات الإمام الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي
في أماليه والمناوي في فيض القدير وغيرهم من العلماء الأجلاء

أول طبعة مرقمة الأحاديث ومقابلة على عدة مخطوطات

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

كتاب الهجرة، كتاب المغازي والسرايا، كتاب معرفة الصحابة

الجزء الثالث

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

مستدرک علی الصحیحین

ج ۳، ص 178، کتاب معرفۃ الصحابۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت

کتاب
39

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ اِنَّ اللّٰهَ يَغْضِبُ لِغَضَبِكِ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! تیرے غضب ناک ہونے پر اللہ غضب ناک ہوتا ہے۔

حوالہ: الصواعق المحرقۃ ص 175 / مستدرک الحاکم، باب مناقب فاطمہ / مناقب ال إمام علی لابن المغازلی ص 351.

متبسمة بعد أبيها إلا يومئذ ثم حملناها ودفناها ليلاً.

٤٧٦٤/ ٣٦٢ ـ أخبرنا أبو إسحاق إبراهيم بن محمد بن يحيى، وأبو الحسين بن يعقوب الحافظ قالا: ثنا أبو العباس محمد بن إسحاق، ثنا قتيبة بن سعيد، ثنا الليث، عن عقيل، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة قالت: دفنت فاطمة بنت رسول الله ﷺ ليلا

٣/١٦٣ دفنها علي ولم يشعر بها أبو بكر رضي الله عنه حتى دفنت وصلى عليها علي / بن أبي طالب رضي الله عنه.

٤٧٦٥/ ٣٦٣ ـ أخبرنا أبو الحسين بن يعقوب الحافظ، أنا أبو العباس الثقفي، حدثني علي بن عقيل بن عبدالله بن محمد بن عقيل، حدثني عيسى بن عبدالله العلوي، عن أبيه، عن أم الحسن بنت أبي جعفر محمد بن علي، عن أخيها جعفر بن محمد قال: ماتت فاطمة رضي الله عنها وهي ابنة إحدى وعشرين وولدت على رأس سنة إحدى وأربعين من مولد النبي ﷺ.

٤٧٦٦/ ٣٦٤ ـ حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا محمد بن علي بن حمدان الوراق، ثنا موسى بن داود الضبي، ثنا عبدالله بن المؤمل، عن ابن أبي مليكة، عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان بين النبي ﷺ وبين فاطمة شهرين.

٤٧٦٧/ ٣٦٥ ـ حدثناه أبو بكر بن إسحاق، أنا محمد بن سليمان الواسطي، ثنا أبو نعيم، وأبو غسان قالا: ثنا عبدالله بن المؤمل المخزومي المكي.

وأخبرني محمد بن المؤمل، عن أبي الزبير، عن جابر رضي الله عنه أن فاطمة لم تمكث بعد رسول الله ﷺ إلا شهرين.

٤٧٦٨/ ٣٦٦ ـ حدثني أبو جعفر أحمد بن عبيد الأسدي الحافظ بهمدان، ثنا إبراهيم بن الحسين، ثنا إسماعيل بن أبي أويس، ثنا موسى بن جعفر بن محمد بن علي، عن أبيه، عن جده أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين، عن أبيه، عن علي رضي الله عنهم أن فاطمة رضي الله عنها لما توفي رسول الله ﷺ كانت تقول: وا أبتاه من ربه ما أدناه وا أبتاه جنان الخلد مأواه وا أبتاه ربه يكرمه إذا أتاه وا أبتاه الرب ورسله يسلم عليه حين يلقاه فلما

٤٧٦٤ ـ انظر رقم (٤٧٦١).
٤٧٦٥ ـ انظر رقم (٤٧٦١).
٤٧٦٦: ٤٧٦٩ ـ ساق الذهبي هذه الروايات ولم يعلق عليها.

أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَأَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ قَالا: ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "دُفِنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا دَفَنَهَا عَلِيٌّ، وَلَمْ يَشْعُرْ بِهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى دُفِنَتْ، وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ".

ترجمہ: حضرت بی بی فاطمہ کو حضرت علیؑ نے شب میں دفن کیا اور حضرت ابوبکر کو اس بات کا پتا نہ چلا اور حضرت علیؑ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

كتاب 40 الموسوعة الحديثية

مُسْنَد
الإمام أحمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

الجزء الأول

حقّقه وخرّج أحاديثه وعلّق عليه

شعيب الأرنؤوط عادل مرشد

مؤسسة الرسالة

مسند الامام احمد بن حنبل

ج 1، ص 205-204، حديث 25، مطبوعه مؤسسة الرسالة، بيروت

٢٤ ـ حدثنا يعقوب، حدثنا أبي، عن صالح، قال: قال ابنُ شهاب: أخبرني رجل من الأنصار غيرُ متَّهم

أنـه سمـع عثمان بن عفان يحدث: أن رجالاً من أصحاب النبيِّ ﷺ، حين تُوفِّي رسـولُ الله ﷺ، حَزِنـوا عليه، حتى كاد بعضُهم أن يُوَسْوِسَ. قال عثمانُ: فكنتُ منهم... فذكر معنى حديث أبي اليمان عن شعيب[1].

٢٥ ـ حدثنا يعقوب، قال: حدثنا أبي، عن صالح، قال ابن شهاب: أخبرني عروة بن الزبير، أن عائشة زوجَ النبي ﷺ، أخبرته:

أن فاطمةَ بنتَ رسولِ الله ﷺ سألت أبا بكر بعد وفاة رسول الله ﷺ

= ـ وهو ابن أبي زياد ـ، وعلي بن زيد ـ وهو ابن جدعان ـ.

وأخرجه البزار (٢١)، والمروزي (٢٢)، وأبو يعلى (١٨)، والطبري ٥/٢٩٤ من طرق عن عبد الوهّاب بن عطاء، بهذا الإسناد.

وأخـرجـه بنحـوه بأطول مما هنا عبد بن حميد (٧)، والترمذي (٣٠٣٩)، والبزار (٢٠)، والمروزي (٢٠)، وأبو يعلى (٢١) من طريق موسى بن عبيدة، عن مولى ابن سباع، عن ابن عمر، عن أبي بكر. قال الترمذي: هذا حديث غريب، وفي إسناده مقال، موسى بن عبيدة يُضعَّف في الحديث، ضعفه يحيى بن سعيد وأحمد بن حنبل، ومولى ابن سباع مجهول، وقد رُوي هذا الحديث من غير هذا الوجه عن أبي بكر، وليس له إسناد صحيح أيضاً.

وانظر (٦٨) و(٦٩) و(٧٠) و(٧١).

(١) حديث صحيح بشواهده. وانظر رقم (٢٠).

وأخـرجـه المـروزي (١٤)، والبـزار (٤)، وأبو يعلى (١٠) من طريق يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

٢٠٤

كتاب 40

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ إِنَّ اللهَ غَيْرُ مُعَذِّبِكِ وَلَا أَحَدٍ مِّنْ وُلْدِكِ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ تمہیں اور تمہاری اولاد میں سے کسی ایک فرد کو بھی عذاب نہیں دے گا۔

حوالہ: کنز العمال ج13 ص96 / منتخب کنز العمال بہامش مسند احمد ج5 ص97 / إسعاف الراغبين بهامش نور الأبصار ص118.

حدثنا: يعقوب، قال: حدثنا: أبي، عن صالح، قال ابن شهاب، أخبرني: عروة ابن الزبير أن عائشة زوج النبي (ص) أخبرته: أن فاطمة بنت رسول الله (ص) سألت أبابكر (ر) بعد وفاة رسول الله (ص) أن يقسم لها ميراثها مما ترك رسول الله (ص) مما أفاء الله عليه، فقال لها أبو بكر: أن رسول الله (ص)، قال: لا نورث ما تركنا صدقة فغضبت فاطمة (ع) فهجرت أبابكر فلم تزل مهاجرته حتى توفيت.

أن يَقسِمَ لها ميراثَها مما تركَ رسولُ اللهِ ﷺ مما أفاء الله عليه، فقال لها أبو بكر: إن رسولَ اللهِ ﷺ، قال: «لا نُورَثُ، ما تركْنا صدقةٌ»، فَغَضِبَتْ فاطمةُ، عليها السلام، فهجرتْ أبا بكرٍ رضيَ الله عنه، فلم تزلْ مُهَاجِرَتَه حتى تُوفيت، قال: وعاشت بعدَ وفاةِ رسولِ الله ﷺ ستةَ أشهرٍ.

قال: وكانت فاطمةُ رضي الله عنها تسأل أبا بكر نصيبَها مما تركَ رسولُ اللهِ ﷺ من خَيْبَرَ وفَدَكَ، وصدقته بالمدينة، فأبى أبو بكر عليها ذٰلك وقال: لستُ تاركاً شيئاً كان رسولُ الله ﷺ يَعمَلُ به إلا عَمِلْتُ به، إني أخشى إنْ تركتُ شيئاً من أمرِه أن أزيغَ.

فأما صدقتُه بالمدينة فدفعها عمرُ إلى عليّ وعباس، فغلَبَه عليها عليٌّ، وأما خيبرُ وفَدَكُ فأمسكهما عمرُ رضي الله عنه، وقال: هما صَدَقَةُ
٧/١
رسولِ الله ﷺ، كانتا لحقوقه التي تَعْرُوه، ونوائِبه، وأمرُهما إلى مَنْ ولي الأمرَ. قال: فهما على ذٰلك اليومَ[1].

٢٦ - حدثنا حسن بن موسى وعَفَّان، قالا: حدثنا حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، عن القاسم بن محمد

عن عائشة: أنها تمثَّلَت بهٰذا البيت وأبو بكر رضي الله عنه يَقْضي:

(١) إسناده صحيح على شرط الشيخين. يعقوب: هو ابن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف الزهري، وصالح: هو ابن كيسان.

وأخرجه مسلم (١٧٥٩)، وأبو داود (٢٩٧٠)، وأبو يعلى (٤٣) من طريق يعقوب بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه البخاري (٣٠٩٢)، والبيهقي ٦/٣٠٠ من طريق عبد العزيز بن عبد الله الأويسي، عن إبراهيم بن سعد، به. وقد تقدم برقم (٩).

ترجمہ: حضرت عائشہ نے خبر دی ہے کہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر سے فئے کے مال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترکے میں سے اُن (بی بیؑ) کے میراث کی تقسیم کی بابت بات کی، تو وہ بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہے، جو کچھ ہم اپنے پیچھے چھوڑ جائیں، وہ صدقہ ہے۔ اس بات پر حضرت فاطمہؑ غضب ناک ہوئیں اور حضرت ابوبکر کے پاس سے اُٹھ کر چلی گئیں۔ پھر آپ سلام اللہ علیہا اُن سے لاتعلق رہیں، یہاں تک کہ آپ سلام اللہ علیہا وفات پا گئیں۔

پیش کردہ مسوّدہ اُن کتابوں کے عکس ہیں جو برادرانِ
اہلِ سنّت کے نزدیک معتبر یا معروف ہیں۔ جناب محترم ڈاکٹر
محمد طاہر القادری نے سیّدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا
سلام اللہ علیہا پر گزرنے والے حالات اور مصائب کا یکسر انکار
ہی نہیں بلکہ اہلِ تشیُّع علماء و ذاکرین کو نامناسب اور ناگوار الفاظ
سے یاد کیا، جبکہ ان مصائب کا ذکر کرنے والے مختلف ممالک
میں ہمارے علمائے کرام تقویٰ، پرہیزگاری اور علم و دانش میں
کوہِ گراں سے کم نہیں ہیں اور ان میں سے بعض کو اولیائے الٰہی
کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔ بہت جلد مفصّل جواب حضرت
مولانا سیّد سفیر سجاد شیرازی دامت برکات کی زبانی سوشل
میڈیا کے ذریعے ہی دیا جائے گا جبکہ ہمارا یہ مختصر جواب
تعارفِ کتب کی صورت میں سوشل میڈیا پر موجود ہے۔